e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

وارانسی کی خصوصی عدالت میں چار ستمبر کو ہوگی راہل معاملے کی سماعت

وارانسی۔وارانسی کے ایم پی۔ایم ایل اے عدالت نے پیر کو کانگریس ایم پی راہل گاندھی کے ذریعہ امریکی یاترا کے دوران سکھ سماج کے بارے میں دیئے گئے بیان کے حوالے سے سماعت ہوئی۔عدالت نے اگلی سماعت کی تاریخ 4 ستمبر طے کی ہے۔وکیل وویک شنکر تیواری نے بتایا کہ راہل گاندھی کے وکیل انج یادو نے عدالت میں اپنے موکل کے حوالے سے ایک آبجیکشن لیٹر داخل کیا ہے۔اس لیٹر کو پڑھنے کے بعد چار ستمبر کو ان کی طرف سے جواب داخل کیا جائے گا۔قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال ستمبر میں اپنے امریکی دورے کے دوران راہول گاندھی نے سکھ برادری کے حوالے سے بیان دیا تھا۔وارانسی کے تلماپور کے رہنے والے ناگیشور مشرا نے اس بیان کے خلاف عرضی داخل کی تھی۔مسٹر تیواری نے کہا کہ ناگیشور مشرا نے جوڈیشل مجسٹریٹ (II) کی عدالت میں ایک مقدمہ دائر کیا تھا، جسے ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ (ایم پی/ایم ایل اے) کی عدالت نے سماعت کے بعد خارج کر دیا۔

سنجے کمار کو سپریم کورٹ سے ملی بڑی راحت

نئی دہلی۔سپریم کورٹ نے انتخابی تجزیہ کار سنجے کمار کی گرفتاری پر روک لگا دی ہے۔دراصل سوشل میڈیا پر پوسٹ کے ذریعہ مہاراشٹر کی ووٹر لسٹ سے متعلق غلط معلومات پھیلانے کے الزام میں الیکشن کمیشن کی جانب سے ان کے خلاف 2 ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے۔چیف جسٹس آف انڈیا بی آر گوئی اور جسٹس این وی انجاریہ کی بنچ نے سینئر وکیل وویک تنکھا اور وکیل سمیر سودھی کی اس دلیل پر غور کیا کہ انتخابی تجزیہ کار کی جانب سے عوامی طور پر معافی مانگنے کے باوجود ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔سی جے آئی نے کہا کہ "نوٹس جاری کریں، اس درمیان کوئی سزا کی کارروائی نہیں کی جائے گی۔" سنٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز (سی ایس ڈی ایس) میں لوک نیتی کے شریک ڈائریکٹر سنجے کمار نے مہاراشٹر میں اپنے خلاف درج 2 ایف آئی آر کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے۔

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 320 Tuesday , August 26 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۳۲۰) لکھنؤ، بروز منگل ۲۶-اگست ۲۰۲۵ء، مطابق ۲/ربیع الاول -۱۴۴۷ھ صفحات-۸

اسرائیلی جارحیت کی وجہ سے فلسطینیوں کو نسل کشی کی بدترین سطح کا سامنا ہے: او آئی سی

اسلامی ممالک صرف بیانات نہیں، عملی اقدامات کریں، فلسطینی عوام کو ہماری اجتماعی کارروائی کی ضرورت ہے: ترک وزیر خارجہ، اسرائیل کے اقدامات کی مذمت کرنے میں ہچکچانے والے ممالک اپنے موقف پر نظر ثانی کریں: سعودی عرب

ریاض (ایجنسی) سعودی عرب کے وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے اس بات پر زور دیا ہے کہ فلسطینی عوام آج اسرائیلی جارحیت کی وجہ سے ظلم اور نسل کشی کی بدترین سطح کا سامنا کر رہے ہیں۔ یہ بین الاقوامی قانون کی ایک واضح اور بے مثال خلاف ورزی ہے۔شہزادہ فیصل بن فرحان نے اس بات پر زور دیا کہ اسرائیلی قبضے کے جرائم پر بین الاقوامی خاموشی انسانی المیے کو مزید بڑھا رہی ہے اور خطے اور دنیا میں امن وسلامتی کے مواقع کو کمزور کر رہی ہے۔ یہ بیان جدہ میں اسلامی تعاون تنظیم کی وزرائے خارجہ کونسل کے 21 ویں غیر معمولی اجلاس میں سعودی عرب کے خطاب کے دوران دیا گیا۔اس اجلاس میں فلسطینیوں پر جاری اسرائیلی جارحیت کے نتائج پر غور کیا جا رہا ہے۔سعودی وزیر نے اسرائیلی بستیوں اور قبضے کے منصوبوں کو بھی مسترد کر دیا اور عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ قبضے کے جرائم کو ختم کرے اور اسرائیل کو اس کی جارحانہ پالیسیوں سے روکے۔انہوں نے کہا کہ یہ مسلسل خلاف ورزیاں امن کے کسی بھی راستے میں رکاوٹ ہیں اور علاقائی و بین الاقوامی سطح پر مزید ہنگامہ آرائی کو ہوا دے رہی ہیں۔

انہوں نے فلسطینی ریاست کے قیام اور دو ریاستی حل پر سعودی عرب کے مستقل موقف پر زور دیا اور کہا کہ سعودی عرب فلسطینیوں کے 4 جون 1967 کی سرحدوں پر ایک ایسی آزاد فلسطینی ریاست قائم کرنے کی مکمل حمایت کرتا ہے جس کا دارالحکومت مشرقی القدس ہو۔استحکام کے حصول کے لیے دو ریاستی حل ہی واحد اور منصفانہ آپشن ہے۔شہریوں کے خلاف اسرائیل کے مسلسل جرائم اور اس کی سزا سے بچ نکلنے کی صورتحال بین الاقوامی امن وسلامتی کی بنیادوں کو کمزور کر رہی ہے۔انہوں نے ان ممالک سے جو ابھی تک ان اقدامات کی مذمت کرنے میں ہچکچا رہے ہیں اپنے موقف پر نظر ثانی کرنے کا مطالبہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے والے ممالک کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ یہ صورت حال اس مقصد کی حقانیت کے بارے میں بین الاقوامی یقین کی عکاسی کرتا ہے۔انسانی امداد اور فلسطینی اتھارٹی کی حمایت انہوں نے غزہ کے باشندوں تک بلا روک ٹوک فوری انسانی امداد پہنچانے اور فلسطینی اتھارٹی کی اصلاحات کے عمل میں اور فلسطینی عوام کے جائز نمائندے کے طور پر اس کے کردار کو مستحکم کرنے میں مدد کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔

ترکی کے وزیر خارجہ حکان فیدان نے پیر کو سعودی عرب میں اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کے ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی ممالک پر زور دیا کہ وہ فلسطینیوں کے حق میں صرف اظہار یکجہتی تک محدود نہ رہیں بلکہ باہمی ہم آہنگی کے ساتھ عملی اقدامات کریں۔فیدان نے جدہ میں وزرائے خارجہ کے غیر معمولی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا: "فلسطینی عوام کو ہماری اجتماعی کارروائی کی ضرورت ہے۔انہوں نے زور دیا کہ اگرچہ او آئی سی کے رکن ممالک فلسطینی کاز کی زبانی حمایت جاری رکھے ہوئے ہیں، لیکن غزہ کے جاری بحران کے پیش نظر صرف بیانات ناکافی ثابت ہوئے ہیں۔ترک وزیر خارجہ کے مطابق اس ہنگامی اجلاس میں اسلامی ممالک کی اعلیٰ سطحی شرکت اس بات کا "واضح ثبوت ہے کہ ہم متحد ہیں"۔

(تفصیلی خبر صفحہ 2 پر)

پی ایم مودی کی ڈی یو ڈگری عام نہیں کی جائے گی

دہلی ہائی کورٹ نے مرکزی اطلاعاتی کمیشن کا فیصلہ کالعدم قرار دیا

نئی دہلی۔(ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی کی گریجویشن ڈگری سے متعلق جانکاری ظاہر کرنے کے معاملے کو عدالت نے آج نمٹارہ کر دیا۔سنٹرل انفارمیشن کمیشن (سی آئی سی) نے یہ جانکاری ظاہر کرنے کا حکم دیا تھا، لیکن دہلی ہائی کورٹ نے اس حکم کو رد کر دیا ہے۔دہلی یونیورسٹی نے سی آئی سی کے حکم کو چیلنج پیش کیا تھا، اور اسی عرضی پر سماعت کرتے ہوئے دہلی ہائی کورٹ نے یہ حکم صادر کیا ہے۔سی آئی سی نے 2016 میں داخل ایک آر ٹی آئی عرضی کی بنیاد پر دہلی یونیورسٹی کو وزیر اعظم کی گریجویشن ڈگری سے متعلق جانکاری کا انکشاف کرنے کی ہدایت دی تھی۔آج دہلی ہائی کورٹ کے جج سچن دتہ کے حکم کے مطابق تعلیمی ریکارڈ اور ڈگری کا انکشاف کرنا لازمی نہیں ہے۔پی ایم مودی کے اکیڈمک ریکارڈ کے انکشاف سے متعلق یہ قانونی جنگ سالوں سے چل رہی تھی۔آر ٹی آئی کے تحت درخواست داخل کرنے کے بعد سی آئی سی نے 1978 میں بی اے کا امتحان پاس کرنے والے سبھی طلبا کے ریکارڈ کے جائزہ کی اجازت 21 دسمبر 2016 کو دی تھی۔پی ایم مودی نے بھی یہ امتحان پاس کیا تھا۔یونیورسٹی نے تیسرے فریق سے متعلق جانکاری شیئر نہ کرنے کے اصولوں کا حوالہ دیتے ہوئے اسے نامنظور کر دیا۔حالانکہ سی آئی سی نے اس دلیل کو منظور نہیں کیا اور دسمبر 2016 میں دہلی یونیورسٹی کو تجزیہ کی اجازت دینے کا حکم صادر کیا۔سی آئی سی نے کہا کہ کسی بھی عوامی شخصیت، خصوصاً وزیر اعظم کی تعلیمی اہلیت میں شفافیت ہونی چاہیے۔سی آئی سی نے یہ بھی کہا کہ اس جانکاری والے رجسٹر کو ایک عوامی دستاویز تصور کیا جائے گا۔اسی حکم کے خلاف یونیورسٹی نے ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا، جہاں اس کی نمائندگی ہندوستان کے سالیسٹر جنرل تشار مہتا اور ان کی قانونی ٹیم نے کی۔

آئینی ترمیمی بل پر لفظی جنگ، سیاست میں ہلچل

اپوزیشن جیل کو وزیر اعظم و وزیر اعلیٰ ہاؤس بنانا چاہتی ہے، جے پی سی کے بائیکاٹ کے باوجود حکومت بل کے ساتھ آگے بڑھے گی: امت شاہ

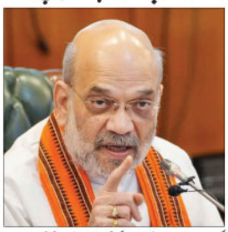

نئی دہلی۔(ایجنسی) پارلیمنٹ میں پیش کیے گئے آئینی ترمیمی بل نے سیاسی ماحول کو گرما دیا ہے۔حکومت اور اپوزیشن ایک دوسرے پر الزام تراشی میں مصروف ہیں۔ان قیاس آرائیوں کے درمیان کہ کچھ سیاسی جماعتیں اس بل کے لیے تشکیل دی گئی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) میں شامل نہیں ہوں گی جس میں وزیر اعظم، وزرائے اعلیٰ اور وزراء کو ان کی گرفتاری کے بعد ہٹانے کا بندوبست کیا گیا ہے، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے پیر کو واضح کیا کہ اگر کوئی پارٹی جے پی سی کا بائیکاٹ کرتی ہے تو حکومت کے پاس بل کو پاس کرنے کے علاوہ کوئی آپشن نہیں ہے۔شاہ نے یہ بھی واضح کیا کہ یہ بل نہ صرف اپوزیشن کے لیے ہے بلکہ حکمراں پارٹی کے وزرائے اعلیٰ کے لیے بھی ہے۔انہوں نے کہا کہ اپوزیشن یہ کہہ کر عوام کو گمراہ کر رہی ہے کہ حکومت کے لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج نہیں ہوتی۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ یہ بل منظور ہو جائے گا۔وزارت داخلہ نے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ شاہ کا ماننا ہے کہ ملک میں کوئی وزیر، وزیر اعلیٰ یا وزیر اعظم جیل میں رہتے ہوئے حکومت نہیں چلا سکتا۔انہوں نے کہا کہ 130 ویں آئینی ترمیم میں یہ سہولت فراہم کی گئی ہے کہ اگر وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، حکومت ہند کے وزیر یا ریاستی حکومت کے وزیر کو کسی سنگین الزام میں گرفتار کیا جاتا ہے اور انہیں 30 دن تک ضمانت نہیں ملتی ہے تو انہیں ان کے عہدے سے فارغ کر دیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں منتخب حکومت کی طرف سے لائے گئے کسی بل یا آئینی ترمیم پر اپوزیشن کی طرف سے مخالفت نہیں ہونی چاہیے۔انہوں نے کہا کہ اس بل کو منظور کرنے کے لیے دو تہائی اکثریت درکار ہے اور جب اس پر ووٹنگ ہوگی تو تمام جماعتیں اس پر اپنی رائے دے سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جے پی سی بنانے کے فیصلے کے بعد بھی اگر کوئی پارٹی اس کا بائیکاٹ کرتی ہے تو حکومت کے پاس کوئی آپشن نہیں ہے۔ بل کو اہم بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمام پارٹیوں کے ممبران سے مشورہ کرنے کے بعد جے پی سی کے سامنے ایک اچھی سوچی سمجھی رائے آنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپوزیشن کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیتی ہے لیکن اگر اپوزیشن اپنا موقف پیش نہیں کرنا چاہتی تو ملک کے عوام بھی یہ سب دیکھ رہے ہیں۔وزیر داخلہ نے کہا کہ اگر کسی کی گردن کرپشن میں پھنسی ہے تو اسے گرفتار کیا جائے گا، جیل جانا پڑے گا اور استعفیٰ بھی دینا پڑے گا۔انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ بل پاس ہو جائے گا اور اپوزیشن میں بہت سے لوگ ہوں گے جو اخلاقی بنیادوں پر اس کی حمایت کریں گے۔

وزیر داخلہ نے کہا کہ یہ بل صرف اپوزیشن کے لیے نہیں بلکہ حکمران جماعت کے وزرائے اعلیٰ کے لیے بھی ہے۔انہوں نے کہا کہ اپوزیشن یہ کہہ کر عوام کو گمراہ کر رہی ہے کہ حکومت کے لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ اس میں 30 دن کی ضمانت کی گنجائش ہے اور اگر جھوٹا کیس ہوا تو ملک کی عدالتیں آنکھیں بند کر کے نہیں بیٹھیں گی، کسی بھی صورت میں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کو ضمانت دینے کا حق ہے اور اگر ضمانت نہ دی گئی تو اس شخص کو استعفیٰ دینا پڑے گا، کیا جیل میں رہ کر کوئی وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم یا وزیر حکومت چلا سکتا ہے، کیا یہ جمہوریت کیلئے اچھا ہے؟ شاہ نے کہا کہ قید کا انتظام ان کی حکومت نے نہیں کیا، یہ برسوں سے موجود ہے۔انہوں نے کہا کہ 130 ویں آئینی ترمیم سنگین جرم کی وضاحت کرتی ہے کہ جہاں سزا پانچ سال سے زیادہ ہو وہاں اس شخص کو استعفیٰ دینا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندگی ایکٹ میں یہ شق ہے کہ اگر کسی منتخب نمائندے کو دو سال یا اس سے زیادہ کی سزا ہوئی تو وہ رکن اسمبلی کے عہدے سے فارغ ہو جائے گا۔

یہ بل اپوزیشن لیڈروں کو گرفتار کرنے کا ذریعہ ہے: کانگریس

نئی دہلی۔کانگریس نے کہا ہے کہ حکومت کا مقصد 130 ویں آئینی ترمیمی بل کے ذریعے اپوزیشن کو نشانہ بنانا اور اپوزیشن جماعتوں کے لیڈروں کو گرفتار کرنا ہے۔کانگریس کے کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیرا نے 130 ویں آئینی ترمیمی بل کو لے کر وزیر داخلہ امت شاہ اور ان کی حکومت پر پیر کو حملہ کیا اور کہا کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ-ای ڈی، سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن، سی بی آئی ان کی پالتو ایجنسیاں ہیں اور ان کے ذریعے وہ اپوزیشن لیڈروں کو گرفتار کریں گے۔انہوں نے کہا کہ وہ بہانے بناتے رہیں گے اور اپوزیشن لیڈروں کو گرفتاری کے 30 دن کے اندر ضمانت نہیں دیں گے اور پھر 31 ویں دن انہیں خود اس قانون کے مطابق استعفیٰ دینا پڑے گا۔بی جے پی کا کہنا ہے کہ یہ قانون وزیر اعظم پر بھی لاگو ہوتا ہے لیکن کوئی بتائے کہ گزشتہ 11 برسوں میں ای ڈی یا سی بی آئی نے ایک وزیر کے خلاف بھی کوئی کارروائی کی ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ لوگ بے قصور نہیں ہیں۔

کیجریوال کا شاہ پر حملہ: بدعنوان لیڈروں کو پارٹی میں شامل کرنے والے بھی استعفیٰ دیں

نئی دہلی۔دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا کہ جو لوگ بدعنوان سیاست دانوں کو اپنی پارٹی میں جگہ دیتے ہیں، انہیں بھی استعفیٰ دینا چاہیے۔کیجریوال نے کہا کہ آج وہی لوگ عام آدمی پارٹی کی حکومت کو یاد کر رہے ہیں جنہوں نے کبھی اس کی مخالفت کی تھی۔شاہ کے بیان پر جوابی حملہ کرتے ہوئے کیجریوال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (X) پر لکھا کہ اگر کوئی لیڈر سنگین جرائم کے مجرم سیاست دانوں کو اپنی پارٹی میں شامل کرے، ان کے مقدمات ختم کرائے اور انہیں وزیر، نائب وزیر اعلیٰ یا وزیر اعلیٰ بنائے تو کیا ایسے لیڈر کو بھی استعفیٰ نہیں دینا چاہیے؟ انہوں نے سوال کیا کہ ایسے لیڈروں کو کتنے برس کی سزا ہونی چاہیے؟ کیجریوال نے مزید سوال کیا کہ اگر کسی کو جھوٹے مقدمے میں جیل بھیج دیا جائے اور بعد میں وہ بے قصور ثابت ہو جائے تو جھوٹا مقدمہ درج کرنے والے وزیر کو کتنے سال کی سزا ملنی چاہیے؟

گروپ کیپٹن شوبھانشو شکلا کے نام پر اسکالرشپ کا اعلان

سی ایم یوگی نے شوبھانشو کا کیا گرمجوشی سے استقبال

لکھنؤ۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اسپیس ٹیکنالوجی کے شعبے میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے لیے شوبھانشو شکلا کے نام پر اسکالرشپ کا اعلان کیا۔لوک بھون میں منعقدہ پروقار تقریب میں انہوں نے کہا، "یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہ موقع ریاست کے دارالحکومت لکھنؤ میں پیدا ہوئے گروپ کیپٹن شوبھانشو شکلا کو ملا۔ وہ ایک کامیاب سفر کے بعد پہلی بار لکھنؤ آئے ہیں۔ ایسے حالات میں ان کی آمد ہم سب کو خوش کرنے والی ہے۔ان کا خلائی سفر ہم سب کے لیے بہت خوشی کا باعث تھا۔ہر ہندوستان بڑے اعتماد اور توقع بھری نگاہوں سے ان کے خلائی سفر کو دیکھ رہا تھا۔پروگرام میں نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے گروپ کیپٹن شوبھانشو شکلا کی والدہ آشا شکلا، نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے ان کے والد شمبھو دیال شکلا اور میئر سشما کھرکوال نے گروپ کیپٹن کی اہلیہ کامنا شکلا کو شال اور یادگاری تحفہ دے کر اعزاز سے نوازا۔چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے خلاباز گروپ کیپٹن شوبھانشو شکلا کو شال اور یادگاری تحفہ دے کر ان کو اعزاز سے نوازہ۔اس دوران محکمہ اطلاعات وتعلقات عامہ کی جانب سے گروپ کیپٹن کے خلائی سفر پر مبنی ایک مختصر فلم بھی دکھائی گئی۔یوگی آدتیہ ناتھ نے ریاست کے سائنس اور ٹکنالوجی محکمہ سے کہا کہ وہ محکمہ میں خلاباز گروپ کیپٹن شوبھانشو شکلا کے تجربے کا استعمال کرے۔اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ تین چار سال قبل ریاست کی کسی یونیورسٹی یا انسٹی ٹیوٹ میں خلائی ٹیکنالوجی کے حوالے سے کوئی کورس، کوئی نصاب، کوئی ڈگری، کوئی ڈپلومہ اور کوئی سرٹیفکیٹ کورس نہیں تھا۔ اس وقت ریاست کے ایک درجن سے زیادہ تکنیکی اداروں میں خلائی ٹیکنالوجی سے متعلق کورسز کرائے جا رہے ہیں، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ریاست کے ادارے ہندوستان کی ترقی کے سفر میں برابر کے شریک بن رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہندوستان کے عوام کو سال 2047 تک ملک کو ایک ترقی یافتہ ملک بنانے کا ہدف دیا ہے، اس کو حقیقت بنانے کے لیے ہمیں ترقی کے ان تمام شعبوں کے لیے اپنے دروازے کھلے رکھنے ہوں گے جہاں ترقی کے امکانات ہوں۔ یوگی نے کہا کہ شوبھانشو شکلا کے والد ریاستی حکومت کے سکریٹریٹ انتظامیہ میں افسر تھے۔

حکومتوں کی بلڈوزر پالیسی کے خلاف چیف جسٹس آف انڈیا نے رکھی اپنی بے باک رائے

نئی دہلی۔(ایجنسی) چیف جسٹس آف انڈیا بی آر گوئی نے حکومتوں کی بلڈوزر پالیسی کے خلاف گزشتہ دنوں ایک تقریب کے دوران بے باک رائے رکھی ہے۔انھوں نے گوا کی راجدھانی پنجی میں 23 اگست کو گوا ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی طرف سے منعقد تقریب میں شرکت کی، جہاں کی گئی اپنی تقریر میں بلڈوزر کارروائی سے متعلق کچھ اہم باتیں کہیں۔انھوں نے تقریب میں موجود لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "مجھے خوشی ہے، قانونی طریقۂ کار پر عمل کیے بغیر ملزم اشخاص کے گھروں کو منہدم کرنے کے خلاف سپریم کورٹ کے فیصلے نے شہریوں کے حقوق کو برقرار رکھا ہے۔" قابل ذکر ہے کہ بی آر گوئی سپریم کورٹ کی اس بنچ کا حصہ تھے، جس نے گزشتہ سال فوری بلڈوزر کارروائی کی مذمت کی تھی اور جائیدادوں کے انہدام پر ملک بھر کے لیے گائیڈ لائن مقرر کی تھی۔بنچ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ ایگزیکیوٹیو جج نہیں بن سکتا اور کسی ملزم کو قصوروار قرار نہیں دے سکتا، اور نہ ہی اس کا گھر منہدم کر سکتا ہے۔بہرحال، گوا ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چیف جسٹس آف انڈیا نے ریزرو طبقہ میں 'کریمی لیئر' پر اپنے تاریخی فیصلے کے پیچھے موجود کچھ دلیلوں کو بھی سمجھایا۔انھوں نے کہا کہ "میرے فیصلے کی تنقید میری ہی کمیونٹی کے لوگوں نے کی لیکن میں ہمیشہ مانتا ہوں کہ مجھے اپنا فیصلہ عوام کی خواہشات یا دباؤ کے حساب سے نہیں، بلکہ قانون کی سمجھ اور اپنے ضمیر کی آواز کی بنیاد پر لکھنا چاہیے۔"

اشوکا یونیورسٹی کے پروفیسر علی خان محمودآباد کو بڑی راحت

ایک مقدمہ بند اور دوسرے میں کارروائی پر سپریم کورٹ کی عبوری روک

نئی دہلی۔اشوکا یونیورسٹی کے پروفیسر علی خان محمود آباد کو سپریم کورٹ سے بڑی راحت ملی ہے۔عدالت نے ہریانہ پولیس کی جانب سے درج کی گئی ایف آئی آر پر روک لگا دی ہے، ساتھ ہی ضلع مجسٹریٹ کو اس معاملہ میں نوٹس لینے سے منع کیا ہے۔ایس آئی ٹی نے سپریم کورٹ کو بتایا ہے کہ اس نے اشوکا یونیورسٹی کے ایسوسی ایٹ پروفیسر کے خلاف درج ایک معاملہ میں کلوزر رپورٹ داخل کر دی ہے۔ دوسرے معاملہ میں چارج شیٹ داخل کی گئی ہے۔ واضح ہو کہ یہ معاملہ 'آپریشن سندور' کو لے کر پروفیسر علی خان کے ذریعہ کی گئی سوشل میڈیا پوسٹ سے منسلک ہے۔جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیہ باغچی کی بنچ نے نچلی عدالت میں معاملہ سے متعلق کوئی بھی الزام طے کرنے پر بھی روک لگا دی ہے۔ پروفیسر علی خان کے خلاف ان کی متنازعہ سوشل میڈیا پوسٹ کو لے کر درج کردہ 2 ایف آئی آر کی تحقیقات کے لیے سپریم کورٹ نے ایس آئی ٹی تشکیل دی تھی۔ایس آئی ٹی نے بنچ کو مطلع کیا کہ ایک معاملہ میں اس نے کلوزر رپورٹ داخل کر دی ہے، جبکہ دوسرے معاملہ میں 22 اگست کو چارج شیٹ داخل کی گئی، کیونکہ یہ پایا گیا کہ کچھ جرائم کیے گئے تھے۔علی خان کی جانب سے پیش سینئر وکیل کپل سبل نے چارج شیٹ داخل کیے جانے کو 'انتہائی بدقسمتی' قرار دیا اور کہا کہ "ان پر بی این ایس کی دفعہ 152 (غداری) کے تحت معاملہ درج کیا گیا ہے، جس کی درستگی کو چیلنج کیا گیا ہے۔" بنچ نے کپل سبل سے چارج شیٹ کا مطالعہ کرنے اور مبینہ جرائم کا چارٹ تیار کرنے کو کہا۔ساتھ ہی کہا کہ وہ آئندہ سماعت پر ان دلیلوں پر غور وخوض کرے گی۔سپریم کورٹ نے کہا کہ محمودآباد کے خلاف ایک ایف آئی آر میں کلوزر رپورٹ داخل کر دی گئی اور معاملہ سے متعلق تمام کارروائی منسوخ کرنے کا حکم دیا ہے۔اس سے قبل 16 جولائی کو سپریم کورٹ نے معاملہ میں ہریانہ ایس آئی ٹی کی تحقیقات پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا تھا کہ 'یہ بے سمت ہے'۔

جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ بحال کرنے کا معاملہ

سپریم کورٹ نے مقررہ تاریخ سے پہلے سماعت سے کیا انکار

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے مقررہ تاریخ سے پہلے جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کرنے سے متعلق دائر درخواستوں پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ یہ معاملہ پہلے ہی 10 اکتوبر کو درج ہے۔ایک وکیل نے یہ معاملہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بی آر گوائی اور جسٹس این وی انجاریا کی سربراہی والی بنچ کے سامنے اٹھایا۔وکیل نے کہا کہ وہ آرٹیکل 370 کی منسوخی سے متعلق توہین عدالت کی درخواست کی جلد فہرست کا مطالبہ کر رہے ہیں۔انہوں نے کہا، "جموں و کشمیر کو ریاست کا درجہ دیا جانا تھا..."۔چیف جسٹس نے کہا کہ یہ معاملہ پہلے ہی 10 اکتوبر کو سماعت کے لیے درج ہے۔بنچ نے وکیل کو اشارہ کیا کہ وہ معاملے کی سماعت کو آگے بڑھانے کے لیے مائل نہیں ہے۔سی جے آئی گوائی نے کہا، ہم ایک آئینی بنچ کی سماعت کے بیچ میں ہیں (بنچ گورنروں اور صدر کے لیے ٹائم لائنز طے کرنے پر صدارتی ریفرنس کی سماعت کر رہی ہے)۔سپریم کورٹ نے 14 اگست کو مرکز کے زیر انتظام علاقے کو ریاست کا درجہ بحال کرنے کی ایک الگ درخواست پر مرکزی حکومت سے آٹھ ہفتوں کے اندر جواب طلب کیا تھا۔ 14 اگست کو، جموں و کشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کرنے کی درخواستوں پر سماعت کرتے ہوئے، سپریم کورٹ نے کہا کہ زمینی حقائق کو دھیان میں رکھنا ہوگا اور پہلگام میں جو کچھ ہوا ہے اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اسرائیل کو غزہ پر قبضہ نہیں کرنے دیں گے: او آئی سی

اسرائیل پر حملوں کی قیمت ادا کرنا پڑے گی: نیتن یاہو کی حوثیوں کو دھمکی □ اسرائیلی بلڈوزروں نے مغربی کنارے کے گاؤں میں سینکڑوں درخت اکھاڑ پھینکے □ یرغمالیوں کی ڈیل تیار، اسے قبول کرلینا چاہیے: اسرائیلی چیف آف سٹاف کا نیتن یاہو کو پیغام

ریاض، 25 اگست (یواین آئی) تنظیم اسلامی کانفرنس (او آئی سی) چیئرمین حقان فیدان نے واضح طور پر کہا ہے کہ اسرائیل کو غزہ پر قبضہ کرنے نہیں دیں گے اس عہد کا اظہار انہوں نے سعودی عرب میں جاری وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں کیا چیئرمین او آئی سی اور ترک وزیر خارجہ حقان فیدان نے دوٹوک موقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل کو غزہ پر قبضہ نہیں کرنے دیں گے۔ مسئلہ فلسطین کے حل کے لیے اسرائیل پر مربوط دباؤ ڈالنا ہوگا۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں مسئلہ فلسطین کے حل اور غزہ کی صورتحال کے حوالے سے آرگنائزیشن آف اسلامک کوآپریشن (او آئی سی) وزرائے خارجہ کونسل کا 21 واں خصوصی اجلاس چیئرمین حقان فیدان کی زیر صدارت ہو رہا ہے۔ اجلاس میں تمام رکن ممالک کے وزرائے خارجہ شریک ہیں۔ پاکستان کی نمائندگی وزیر خارجہ و نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار کر رہے ہیں۔ چیئرمین او آئی سی نے مزید کہا کہ اسرائیلی حملوں نے غزہ کو تباہی اور قحط کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔ اس وقت فلسطینی عوام کو ہماری اجتماعی کارروائی کی ضرورت ہے۔ اسرائیل کو جارحانہ کارروائیوں سے روکنا ہوگا۔ حقان فیدان نے مسئلہ فلسطین پر او آئی سی کے تمام رکن ممالک کے درمیان مشترکہ حکمت عملی اور یکساں موقف پر زور دیتے ہوئے کہا کہ فلسطین کے مسئلے کا دو ریاستی حل ضروری ہے۔ مستقل حل کیلئے اسرائیل پر مربوط دباؤ ڈالنا ہوگا۔ اجلاس سے سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گریٹر اسرائیل کا خواب خطے کے استحکام کے لیے سنگین خطرہ ہے اور گریٹر اسرائیل وژن کسی صورت قبول نہیں۔ اب فلسطینی ریاست کا قیام ناگزیر ہو چکا ہے اور دو ریاستی حل ہی واحد اور منصفانہ راستہ ہے۔ عالمی برادری بھی اسرائیل کی غزہ پر حاکمیت کے کسی بھی دعوے کو رد کرے۔ سعودی وزیر خارجہ نے کہا کہ اسرائیلی حملے بین الاقوامی قوانین کی سنگین خلاف ورزی ہے اور فلسطینی عوام بدترین جبر اور نسل کشی کا شکار ہیں۔ اسرائیلی پالیسیوں اور غزہ پر قبضے کی کوششوں کو روکنا ہوگا۔ شہزادہ فیصل بن فرحان

اسرائیلی جرائم خطے اور دنیا کے امن کے لیے خطرہ ہیں جب کہ عالمی برادری کی خاموشی سانحے کو بڑھا رہی ہے۔ عالمی برادری غزہ کا محاصرہ توڑنے کے لیے فوری اقدام کرے اور اسرائیلی جارحیت کی مذمت، جرائم روکنے کیلیے فیصلہ کن اقدام کیا جائے۔ انہوں نے غزہ میں فوری انسانی امداد کی فراہمی یقینی بنائی بنانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ فلسطینی پناہ گزینوں کیلیے اونروا اور یواین اداروں کی حمایت ضروری ہے۔ انسانی امداد غزہ تک بلا رکاوٹ پہنچائی جائے۔ اجلاس سے فلسطینی نمائندے نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ غزہ پر قحط مسلط کردیا گیا ہے۔ فلسطین کی سرزمین مسلمانوں کو پکار رہی ہے اور فلسطینیوں کو یقین ہے کہ مسلم امہ ہمارے ساتھ کھڑی ہے۔

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے یمن میں حوثی گروپ کو اسرائیل پر حملوں کی قیمت ادا کرنے کی دھمکی دی ہے۔ ایک سکیورٹی میٹنگ کے دوران ایک ویڈیو پیغام میں انہوں نے کہا کہ حوثی اسرائیل پر حملوں کی قیمت ادا کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران کی حمایت یافتہ اس تنظیم کو آج ایک سخت سبق ملا ہے۔ نیتن یاہو نے وضاحت کی کہ اسرائیلی فوج نے ایک بار پھر یمن میں اسٹریٹجک اہداف پر حملہ کیا ہے۔ حملوں میں صنعاء کے قلب میں واقع صدارتی محل، شہر کے پاور سٹیشن اور اسے ایندھن فراہم کرنے والے ٹینک کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ اسرائیلی فوج نے اتوار کو صنعا میں حوثیوں کے فوجی ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کا اعلان کیا جن میں صدارتی محل، پاور سٹیشنز اور ایک ایندھن ذخیرہ کرنے کی جگہ کے قریب واقع مقام بھی شامل

تھے۔ اسرائیلی فوج نے ایک بیان میں کہا کہ یہ حملے حوثیوں کی طرف سے اسرائیل اور اس کے شہریوں پر کیے جانے والے بار بار کے حملوں کے جواب میں کیے گئے ہیں۔ حوثیوں کی وزارت صحت نے بتایا کہ اتوار کو یمن کے دارالحکومت صنعاء پر اسرائیلی فضائی حملوں کے نتیجے میں چار افراد جاں بحق اور 67 زخمی ہو گئے ہیں۔

اسرائیلی بلڈوزروں نے اتوار کے روز مغربی کنارے کے گاؤں المغیر میں اسرائیلی فوج کی موجودگی میں سینکڑوں درخت اکھاڑ پھینکے۔ یہ منظر دیکھنے والے صحافیوں نے بتایا۔ کٹے ہوئے پودوں میں زیادہ تر زیتون کے درخت تھے جو مغربی کنارے کی معیشت اور ثقافت کے لیے ضروری ہیں جبکہ زیتون کے باغ بھی طویل عرصے سے کسانوں اور اسرائیلی آباد کاروں کے درمیان پرتشدد جھڑپوں کا ایک نکتۂ اشتعال رہے ہیں۔ رام اللہ کے قریب گاؤں کے ایک مقامی کسان عبداللطیف محمد ابو عالیہ نے بتایا کہ وہ تقریباً ایک ایکڑ زمین پر 70 سال سے زیادہ پرانے زیتون کے درختوں سے محروم ہو گئے۔ انہوں نے درخت مکمل طور پر اکھاڑ پھینکے اور جھوٹے حیلے بہانوں سے زمین برابر کردی۔" انہوں نے وضاحت کی اور بتایا کہ رہائشیوں نے پہلے ہی اکھڑے ہوئے درختوں کو دوبارہ لگانا شروع کر دیا تھا۔ اے ایف پی کے فوٹوگرافرز نے کھدی ہوئی مٹی، زمین پر پڑے زیتون کے درخت اور گاؤں کے قریبی پہاڑیوں پر کئی بلڈوزر چلتے ہوئے دیکھے۔ ایک بلڈوزر پر اسرائیل کا پرچم تھا اور قریب ہی اسرائیلی فوجی گاڑیاں کھڑی تھیں۔ ایک مقامی زرعی ایسوسی ایشن

کی قیادت کرنے والے غسان ابو عالیہ نے کہا، مقصد کنٹرول کرنا اور لوگوں کو وہاں سے نکلنے پر مجبور کرنا ہے۔ یہ صرف شروعات ہے اور یہ پورے مغربی کنارے میں پھیل جائے گا۔" رہائشیوں نے بتایا کہ بلڈوزنگ جمعرات کو شروع ہوئی۔ ایک فلسطینی این جی او نے بتایا کہ گزشتہ تین دنوں کے دوران گاؤں میں 14 افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ اس واقعے کے بارے میں سوال پر اسرائیلی فوج نے کہا کہ وہ اس معاملے کا جائزہ لے رہے ہیں۔ ایک بیان میں فوج نے کہا کہ اس نے المغیر سے ایک شخص کو گرفتار کیا تھا جس پر قریبی علاقے میں دہشت گردانہ حملے کی ذمہ داری کا الزام لگایا گیا۔

اسرائیلی فوج کے چیف آف اسٹاف ایال زامیر نے وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کو ایک براہ راست پیغام بھیجا ہے جس میں انہوں نے غزہ کی پٹی میں یرغمال بنائے گئے افراد کی رہائی کے لیے موجودہ دستیاب موقع سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ چیف آف سٹاف نے کہا ہے کہ غزہ پر مکمل قبضے کی طرف کوئی بھی قدم یرغمالیوں کی زندگیوں کو شدید خطرے میں ڈال دے گا۔ آپریشنل اور سکیورٹی وجوہات کی بنا پر اس مسئلے سے انتہائی احتیاط کے ساتھ نمٹنا ضروری ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں واضح کیا کہ فوج گزشتہ مہینوں میں زمینی اور سکیورٹی کے ایسے سازگار حالات پیدا کرنے میں کامیاب رہی ہے جو ایک ڈیل کو ممکن بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے سیاسی قیادت سے اس لمحے سے فائدہ اٹھانے اور اسے ضائع نہ کرنے کی اپیل کی۔ اسرائیلی وزیر اعظم پر غزہ کی پٹی میں باقی ماندہ یرغمالیوں کی رہائی کو یقینی بنانے اور فوج کے غزہ شہر پر حملے سے پہلے جنگ

بندی تک پہنچنے کے لیے دباؤ بڑھ رہا ہے۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان بالواسطہ جنگ بندی مذاکرات کے کئی مہینے اب تک کوئی نتیجہ نہیں نکال سکے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق نیتن یاہو کی حکومت کے دائیں بازو کے ارکان حماس کے ساتھ کسی بھی معاہدے تک پہنچنے کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ دائیں بازو کے وزیر خزانہ سموٹریچ نے یرغمالیوں کے رشتہ داروں سے کہا ہے کہ اگر نیتن یاہو جنگ بندی پر راضی ہوجاتے ہیں تو وہ حکمران اتحاد سے باہر آجائیں گے۔ ایک متبادل حل کے طور پر ایک نمایاں اسرائیلی اپوزیشن شخصیت، بینی گانٹز نے ہفتے کو ایک معاہدے کو ممکن بنانے کے لیے چھ ماہ کے لیے یرغمالیوں کی رہائی کے لیے حکومت بنانے کی تجویز پیش کی۔ گانٹز، جو ایک سابق وزیر دفاع ہیں، نے 2024 میں کئی مسائل پر اختلافات کی وجہ سے نیتن یاہو کی حکومت چھوڑ دی تھی۔ بینی گانٹز نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ اگر نیتن یاہو راضی نہیں ہوتے تو ہم جان لیں گے کہ ہم نے سب کچھ کردیا ہے۔ مبصرین کے مطابق نیتن یاہو کے اس تجویز کو قبول کرنے کا امکان نہیں ہے کیونکہ وہ اپنی سیاسی بقا کے لیے سموٹریچ جیسے دائیں بازو کے شراکت داروں کی حمایت پر انحصار کر رہے ہیں۔ بینی گانٹز نے کہا ہے کہ قومی اتحاد کی حکومت کو ایک ایسے معاہدے تک پہنچ کر اپنا کام شروع کرنا چاہیے جو غزہ میں اب بھی قید تمام 50 یرغمالیوں کو واپس لے آئے۔ خیال کیا جارہا ہے کہ ان بچاس یرغمالیوں میں سے 20 زندہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کے بعد اگلے سال باہمی طور پر طے شدہ تاریخ پر نئے انتخابات کرلیے جائیں۔ اسی طرح یرغمالیوں کے رشتہ داروں نے بھی حکومت سے ایک معاہدہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے کیونکہ انہیں اپنے پیاروں کی قید میں زندگیوں کا خوف ہے۔ پیر کے روز حماس نے کہا تھا کہ اس نے مذاکرات کاروں کو ایک نئی جنگ بندی تجویز پر مثبت ردعمل" دیا ہے۔ کہا جاتا ہے یہ نئی تجویز امریکی خصوصی نمائندے سٹیو وٹکوف کیطرف سے پہلے کی تجویز کا ایک ترمیم شدہ ورژن ہے۔ اس نئی تجویز میں 60 دن کی جنگ بندی کی شرط ہے جس کے دوران 10 زندہ یرغمالیوں کو فلسطینی قیدیوں کے بدلے میں رہا کیا جائے گا۔

اسرائیل اور امریکہ مسلمانان کو خطے میں ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کرنے کی کوشش میں: مسعود پزشکیان

ترجمان وزارت خارجہ: تمام اسلامی ممالک کی ذمہ داری ہے کہ وہ نسل کشی کو روکنے کے لیے فوری اقدام کریں

ایران و مصر، مشترکہ تعاون پر زور

سحر نیوز/ایران: اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے آج ہفتہ دولت کی مناسبت سے بانی انقلاب اسلامی حضرت امام خمینی رح کی مرقد پر خطاب کرتے ہوئے عدل و انصاف کو ترجیح دینے پر تاکید کی اور کہا کہ مختلف گروہوں اور قوموں کے ساتھ عدل و انصاف سے پیش آنا چاہیے۔ صدر پزشکیان نے کہا کہ ملک کو دشمنوں کے حملوں سے بچانے کا سب سے مؤثر ذریعہ داخلی اور علاقائی یکجہتی ہے۔ صدر ایران نے صیہونی حکومت اور امریکہ کی سازشوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل اور امریکہ ہمیں آپس میں لڑانے اور مسلمانان کو خطے میں ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لہذا ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ ہمیں ایک دوسرے سے اختلاف نہیں کرنا چاہیے اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش نہیں آنا چاہیے کیونکہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فاصلہ اور اختلاف پیدا کرنا امپریالیزم اور تسلط پسندن قوتوں کا طریقہ ہے لہذا ہمیں متحد رہنا چاہئے اور اپنے ملک یا اسلامی ممالک میں اختلاف پیدا کرنا اسرائیل کی خدمت کرنا ہے۔ صدر ایران مسعود پزشکیان نے رہبر انقلاب اسلامی کی گزشتہ روز کی ہدایات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہم ان کی رہنمائی اور حمایت کے لیے شکرگزار ہیں اور اس بھاری ذمہ داری کا بوجھ محسوس کرتے ہیں۔

ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے مظلوم فلسطینی عوام کے لیے یمنی عوام کی یکجہتی اور حمایت کو سراہتے ہوئے کہا کہ تمام اسلامی ممالک کی ذمہ داری ہے کہ وہ نسل کشی کو روکنے کے لیے فوری اقدام اور پر صیہونی حکومت کی طرف سے مسلط کردہ قحط کے خلاف غزہ کے عوام کی مدد کریں۔ اسماعیل بقائی نے کہا کہ یہ تمام حکومتوں بالخصوص اسلامی ممالک کا قانونی اور اخلاقی فرض بھی ہے اور توقع ہے کہ جدہ میں اسلامی تعاون تنظیم کے وزرائے خارجہ کا غیر معمولی اجلاس اس معاملے پر خاص توجہ دے گا۔

ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور ان کے مصری ہم منصب بدر عبدالعاطی نے جدہ میں اسلامی تعاون تنظیم کے وزرائے خارجہ کے اجلاس کے موقع پر ملاقات میں باہمی اور کثیرالجہتی سطح پر صلاح و مشورہ جاری رکھنے، خطے اور بین الاقوامی فورمز میں تعاون بڑھانے، اور بحرانوں کی شدت کم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ایران و مصر کے وزرائے خارجہ نے ملاقات کے دوران علاقائی اور عالمی حالات بالخصوص غزہ کی صورت حال پر تبادلہ کیا سید عباس عراقچی اور عبدالعاطی نے غزہ میں انسانی بحران پر خاص توجہ دی جو اسرائیلی محاصرہ اور حملوں کی شدت کے منصوبوں کی وجہ سے سنگین ہے۔ عراقچی اور عبدالعاطی نے زور دیا کہ اسلامی حکومتوں کو فوری اور مؤثر اقدامات کرنا چاہیے تاکہ نسل کشی رک سکے اور انسانی امداد علاقے میں داخل ہو سکے۔

غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ جنگی جرم ہے: ایہود اولمرٹ

تل ابیب، 25 اگست (یواین آئی) سابق اسرائیلی وزیر اعظم ایہود اولمرٹ نے کہا کہ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ جنگی جرم ہے۔ عرب میڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے سابق اسرائیلی وزیر اعظم ایہود المرٹ نے کہا کہ مارچ 2025ء کے جنگ بندی معاہدے کے بعد اب غزہ کی جنگ ایک غیر قانونی جنگ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس غیر قانونی جنگ کو 70 فیصد اسرائیلیوں کی حمایت حاصل نہیں ہے۔ ایہود المرٹ 2006ء سے 2009ء تک اسرائیل کے وزیر اعظم رہے۔ انہوں نے اکتوبر 2023 میں شروع ہونے والی جنگ کا دفاع کرتے ہوئے کہا، 'بے شک اس وقت جنگ جائز تھی کیونکہ وہ حماس کا اقدام تھا لیکن مارچ 2025ء میں سیز فائر معاہدہ ہوجانے کے بعد یہ جنگ غیر قانونی ہے اور اسرائیل کے لیے ایک پھندہ ہے، اس جنگ میں بہت سے اسرائیلی فوجی مارے جا رہے ہیں۔' انہوں نے مزید کہا، 'میں موجودہ اسرائیلی حکومت پر جنگی جرائم کا الزام لگاؤں گا۔' سابق اسرائیلی وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ بیشتر اسرائیلیوں کا خیال ہے کہ یہ اس وقت نیتن یاہو صرف اپنے فائدے کا سوچ رہے ہیں، انہوں یرغمالیوں کے خاندانوں، قومی سلامتی اور اسرائیلی معاشرے کی کوئی فکر نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، 'غزہ ایک بڑی آبادی ہے، جہاں 10 لاکھ سے زائد لوگ ہیں، جہاں حماس درمیان میں موجود ہے وہاں جنگ کرنا اسرائیلی کے لیے موت کا پھندہ ہے اور یہ جنگ ایسی ہے جس سے کوئی قومی خدمت نہیں ہوگی۔' اولرٹ نے اسرائیلی قومی سلامتی کے وزیر اتمار بن گویر اور وزیر خزانہ بذلیل اسموٹرچ کو دہشت گرد قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ انتہاپسند ہیں۔

پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریاں، متعدی وبائیں پھیلنے کا خطرہ

اسلام آباد، 25 اگست (یواین آئی) شمالی پاکستان میں مسلسل بارشوں اور شدید سیلاب نے پہلے ہی انفراسٹرکچر اور زرعی زمینوں کا ایک بڑا حصہ تباہ کردیا ہے، جس میں سینکڑوں گھر، سڑکیں اور پل شامل ہیں، اور مویشی بہہ گئے ہیں۔ متاثرہ لوگوں کو اب نفسیاتی صدمے کے علاوہ اس سے بھی بدتر آزمائش کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، پانی سے پیدا ہونے والی بیماریاں اور دیگر بیماریاں۔ متوقع وبا کی وجہ سے سرکاری صحت کے حکام اور غیر سرکاری امدادی تنظیموں نے پانی سے پیدا ہونے والی اور جلد کی بیماریوں کے بڑے پیمانے پر پھیلنے سے نمٹنے کے لئے خاص طور پر شمال مغربی صوبہ خیبر پختونخوا میں عارضی کلینک اور طبی کیمپ قائم کیے ہیں۔ صوبائی ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی کے مطابق 15 اگست سے اب تک صوبے بھر میں بارشوں اور سیلاب سے متعلق حادثات میں 400 سے زائد افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبدالغفور شورو نے خبردار کیا ہے کہ سیلاب کے بعد کی صورتحال اور بھی خطرناک ہے کیونکہ سیلاب کے مقابلے میں وبا پھیلنے کا خطرہ زیادہ افراد کی جان لے سکتا ہے۔ اناڈولو سے بات کرتے ہوئے شورو نے اس خطرے کو کم کرنے کے لئے پینے کے صاف پانی اور حفظان صحت سمیت صحت کی بنیادی ضروریات کی فراہمی پر فوری طور پر "روک تھام کے منصوبے" پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ حفظان صحت کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم وبا اور ممکنہ اموات کو مکمل طور پر روک نہیں سکتے لیکن ایک سمارٹ روک تھام کا منصوبہ ثانوی آفت کے حجم کو کافی حد تک کم کرسکتا ہے۔ ملک کی سب سے بڑی غیر سرکاری امدادی تنظیم الخدمت فاؤنڈیشن کے شعبہ صحت کے سربراہ محمد زاہد لطیف نے کہا کہ سیلاب زدہ علاقوں میں پانی سے پیدا ہونے والی اور جلد کی بیماریوں میں پہلے ہی اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہزاروں افراد، جن میں زیادہ تر بچے ہیں، اسہال، گیسٹرو اینٹرائٹس، ڈینگی بخار، ملیریا اور جلد کے مسائل کی شکایات لے کر پہنچے ہیں۔ سڑکوں کی ناکہ بندی اور پلوں کے بہہ جانے کی وجہ سے ہزاروں لوگ (اسی طرح کی شکایات کے ساتھ) اب بھی مضافات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ لطیف نے نشاندہی کی کہ ذہنی صحت کی ضروریات ایک اور بڑا مسئلہ ہے، جس سے متاثرہ آبادی نبرد آزما ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے متاثرہ افراد کو شدید صدمے اور تناؤ کی خرابی کے ساتھ ہمارے پاس لایا گیا ہے کیونکہ وہ اس آفت سے گزرے ہیں۔" انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ جسمانی درد اور چوٹیں ہفتوں یا مہینوں میں ٹھیک ہوجائیں گی، لیکن ذہنی صدمے کو دور ہونے میں کافی وقت لگے گا۔

یوکرینی ڈرون حملوں سے روسی ایٹمی پلانٹ میں آگ لگ گئی

ماسکو، 25 اگست (یواین آئی) یوکرین کے ڈرون حملوں سے روس کے ایک جوہری پلانٹ اور دیگر پاور پلانٹس میں آگ لگ گئی۔ مقامی حکام نے اتوار کو یہ اطلاع دی۔ علاقائی آپریشنل ہیڈکوارٹر نے کہا کہ کل علی الصبح ایک یوکرینی ڈرون کا ملبہ کرسک نیوکلیئر پاور پلانٹ کے ایک ٹرانسفارمر پر گرا، جس سے آگ لگ گئی اور پلانٹ کو نقصان پہنچا۔ جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے، نیز بتایا گیا ہے کہ آگ پر قابو پالیا گیا ہے۔ پلانٹ اور آس پاس کے علاقے میں تابکاری کی سطح میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

بنگلہ دیش اور پاکستان کا تعلقات مضبوط بنانے پر اتفاق

وزارت خارجہ بنگلہ دیش کا اعلان

ڈھاکہ، 25 اگست (یواین آئی) بنگلہ دیشی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ بنگلہ دیش اور پاکستان نے تعلقات مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کرلیا، اسحاق ڈار اور مشیر خارجہ نے ڈھاکہ میں ملاقات کی تفصیلات کے مطابق وزارت خارجہ بنگلہ دیش نے پاکستان اور بنگلہ دیش کے مضبوط تعلقات پر بیان جاری کیا ہے، ترجمان وزارت خارجہ بنگلہ دیش نے کہا کہ نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار اور مشیر خارجہ بنگلہ دیش نے ڈھاکہ میں ملاقات کی، باہمی ملاقات میں تعاون کو مزید مضبوط کرنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ وزارت خارجہ بنگلہ دیش نے کہا کہ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان 6 دوطرفہ معاہدوں پر دستخط کیے گئے، ڈھاکہ میں ہونے والے مذاکرات دوطرفہ تعلقات میں اہم پیشرفت ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان اور بنگلہ دیش نے مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا، اعلیٰ سطحی ملاقات میں خطے کی صورتحال اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کی گئی، دونوں ملک اپنے عوام کی بہتری کے لیے دوطرفہ تعلقات مزید مضبوط کریں گے۔ اعلامیہ میں کہا گیا کہ نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار نے بنگلہ دیش کے ہم منصب کی دعوت پر دورہ کیا، گرمجوشی اور نیک نیتی سے دوطرفہ اجلاس کا انعقاد کیا گیا وزارت خارجہ بنگلہ دیش نے مزید کہا کہ نائب وزیر اعظم کا دورہ، ملاقاتیں دونوں ملکوں میں برادرانہ تعلقات کی عکاس ہیں، خطے اور عالمی صورتحال پر باہمی تعاون سمیت دیگر امور پر گفتگو کی گئی۔ اعلامیہ میں کہا گیا کہ تجارت، زراعت، تعلیم، صحت، توانائی سمیت دیگر شعبوں میں تعاون پر تبادلہ خیال کیا گیا، مشیر خارجہ بنگلہ دیش نے دوطرفہ مضبوط تعلقات کی اہمیت پر زور دیا۔ مشیر خارجہ بنگلہ دیش نے دونوں ملکوں میں نجی شعبے کی اہمیت پر گفتگو کی، پاکستان بنگلہ دیش ویزہ عمل کو آسان بنانے پر اتفاق کیا گیا، پاکستان بنگلہ دیش کے درمیان بحری امور میں بہتری پر گفتگو کی گئی۔ وزارت خارجہ بنگلہ دیش نے کہا کہ اسحاق ڈار نے بتایا "پاکستان بنگلہ دیش نالج کوریڈور" کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے، اسحاق ڈار نے بتایا بنگلہ دیش کے 500 طلبا کو اسکالرشپ دی جائیں گی، اسحاق ڈار نے بتایا کہ میڈیکل شعبے میں بھی بنگلہ دیش کے طلبا کو اسکالرشپ دیں گے۔ اعلامیہ میں کہا گیا کہ نائب وزیر اعظم نے کہا کہ جدید طبی سہولتیں بھی فراہم کی جائیں گی، پاکستان جولائی کی طلبا تحریک میں زخمیوں کو بھی علاج کی سہولت دے گا۔ وزارت خارجہ بنگلہ دیش نے مزید کہا کہ تحریک میں زخمی طلبا سمیت 40 افراد کا پاکستان میں جدید علاج کیا جائے گا، پاکستان نے بنگلہ دیش کی ہاکی ٹیم کو ٹریننگ دینے کی بھی پیش کش کی ہے۔ اعلامیہ میں کہا گیا کہ روہنگیا میں نسل کشی کے خلاف پاکستان سے حمایت جاری رکھنے کی درخواست کی گئی، پاکستان اور بنگلادیش نے میانمار روہنگیا میں نسل کشی کی مذمت کی ہے، اسحاق ڈار نے مشیر خارجہ کو دورہ پاکستان کی دعوت دی۔

غزہ میں قحط سے اموات کی تعداد 300 سے متجاوز، ناصر میڈیکل کمپلیکس پر بمباری

غزہ، 25 اگست (یواین آئی) غزہ کے خان یونس میں ناصر میڈیکل کمپلیکس پر اسرائیلی فورسز کے حملے کے نتیجے میں کم از کم 14 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کی منتقلی کے دوران ہلاک ہونے والوں میں صحافی، ایمبولینس عملہ اور سول ڈیفنس کے ارکان بھی شامل ہیں۔ اسرائیلی طیاروں نے صبح سے غزہ کے وسیع علاقوں پر شدید فضائی اور توپ خانے سے حملے کیے۔ اس سے پہلے خان یونس میں پناہ گزینوں کے خیمے کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں کئی افراد ہلاک ہوئے۔ اسرائیلی فوج نے جنوبی اور مشرق صبرا اور مشرقی التفاح میں دھماکہ خیز روبوٹ نصب کیے اور شہر کے جنوب مشرقی علاقے زیتون میں رہائشی مکانات کو نشانہ بنایا۔ شمالی غزہ کے جبالیا کیمپ میں بھی مکانات کی تباہی کا سلسلہ جاری ہے۔ غزہ کی وزارت صحت نے اعلان کیا کہ 300 افراد بھوک سے مر چکے ہیں، جن میں 117 بچے شامل ہیں۔ چند ہفتے پہلے اسرائیل نے امدادی سامان کی محدود مقدار داخل کرنے کی اجازت دی، جس کی تقسیم "غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن" کے زیر نگرانی ہوئی، لیکن اقوام متحدہ کی تنظیموں کو شامل نہیں کیا گیا، جس پر عالمی سطح پر شدید تنقید کی گئی۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے ترجمان ریک پیپر کورن نے کہا کہ غزہ میں غذائی قلت کی حالت اب مشرق وسطیٰ میں پہلی تصدیق شدہ قحط کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اقوام متحدہ کے فوڈ سکیورٹی مانیٹرنگ ماہرین نے شمالی غزہ کی صورتحال کو پہلی بار رسمی طور پر قحط کے درجے میں قرار دیا۔

شنگھائی تعاون تنظیم میں شمولیت کے لیے کئی ممالک کی دلچسپی بڑھ گئی: چین

ماسکو، 25 اگست (یواین آئی) روس میں چین کے سفیر ژانگ ہنموئی نے کہا ہے کہ مستقبل میں شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) میں توسیع ہوسکتی ہے کیونکہ زیادہ سے زیادہ ممالک اس میں شامل ہونے میں دلچسپی ظاہر کررہے ہیں۔ مسٹر ژانگ نے اسپوتنک نیوز ایجنسی کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہا، "فی الحال، زیادہ سے زیادہ ممالک تنظیم میں شمولیت یا تعاون کو مضبوط کرنے میں دلچسپی ظاہر کررہے ہیں۔ یہ ایس سی او کے تصور کے بارے میں ان کی گہری سمجھ اور اس کے ترقی کے امکانات پر ان کے یقین کی مکمل تصدیق کرتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ ایس سی او کی توسیع تنظیم کی مجموعی طاقت اور علاقائی اثر و رسوخ کو مضبوط کرتی ہے لیکن یہ کبھی بھی بامقصد عمل نہیں رہا بلکہ ترقی کا قدرتی نتیجہ ہے۔ سفیر نے کہا، "تنظیم کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ مستقبل میں نئے اراکین ایس سی او کے بڑے خاندان میں شامل ہوں گے۔" قابل ذکر ہے کہ ایس سی او ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو 2001 میں قائم ہوئی تھی۔ اس میں ہندوستان، ایران، قازقستان، چین، کرغزستان، روس، تاجکستان، پاکستان اور ازبکستان شامل ہیں۔ بیلاروس نے 4 جولائی 2024 کو آستانہ اجلاس میں باضابطہ طور پر اس تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ اس میں مبصر ممالک افغانستان اور منگولیا ہیں، جب کہ ایس سی او کے ڈائیلاگ پارٹنر ممالک آذربائیجان، آرمینیا، بحرین، مصر، کمبوڈیا، قطر، کویت، مالدیپ، میانمار، نیپال، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، سری لنکا اور ترکی ہیں۔

شام اور اسرائیل سیکورٹی معاہدے سے متعلق بات چیت میں آگے بڑھ رہے ہیں: الشرع

دمشق، 25 اگست (یواین آئی) شام کے صدر احمد الشرع نے اعلان کیا ہے کہ شامی اور اسرائیلی وفود دوطرفہ سیکورٹی معاہدے سے متعلق مذاکرات میں آگے بڑھ رہے ہیں الشرع نے اتوار کو صحافیوں سے ایک ملاقات کے دوران کہا کہ دوطرفہ معاہدے کی طرف پیش رفت ہو رہی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ملک کے مفاد میں کسی بھی معاہدے یا فیصلے کو اپنانے میں ہچکچاہٹ نہیں ہو گی شامی صدر نے مزید وضاحت کی کہ زیر بحث معاہدہ 1974 میں طے شدہ شامی اور اسرائیلی افواج کے درمیان جولان کی مقبوضہ شامی پہاڑیوں پر کنٹرول لائن کی واپسی پر مبنی ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے مشرق وسطیٰ کے ممالک کے درمیان معاشی انضمام کی اہمیت پر بھی زور دیا اور کہا کہ وہ کسی ایسے فیصلے یا معاہدے کو قبول کرنے میں ہچکچاہٹ نہیں کریں گے جو شام اور خطے کے مفاد میں ہو۔ یہ بات مقامی میڈیا نے بتائی۔ لبنان کے بارے میں بات کرتے ہوئے شامی صدر نے کہا کہ "ایسے لوگ موجود ہیں جو حزب اللہ کے ساتھ حساب چکانے کے لیے نئے شام کا سہارا لینا چاہتے ہیں"، تاہم نئی قیادت اس سے دور ہے۔ الشرع کا کہنا تھا" میں لبنانی - شامی تعلقات کی نئی تاریخ رقم کرنے اور ماضی کی وراثت سے یادداشت کو آزاد کرنے کا خواہاں ہوں۔ کچھ ہمیں دہشت گرد اور وجودی خطرہ بنا کر پیش کرتے ہیں اور کچھ نئے شام کو حزب اللہ کے خلاف حساب چکانے کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں، لیکن ہم نہ یہ ہیں اور نہ وہ۔" یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایران کی حمایت یافتہ حزب اللہ، سابق صدر بشار الاسد کے بڑے حامیوں میں شامل رہی اور برسوں تک خانہ جنگی میں شامی حکومت اور اس کی اتحادی ملیشیاؤں کے شانہ بشانہ لڑتی رہی۔ یاد رہے کہ شامی وزیر خارجہ اسعد الشیبانی نے 20 اگست کو پیرس میں اسرائیلی وزیر برائے تزویراتی منصوبہ بندی رون ڈیرمر سے ملاقات کی تھی۔ گزشتہ سات ماہ سے اسرائیلی فوج جبل الشیخ اور جنوبی شام کے بعض علاقوں میں 15 کلومیٹر چوڑی ایک سکیورٹی پٹی پر قابض ہے اور 40 ہزار سے زائد شامی باشندوں پر مشتمل علاقے پر کنٹرول قائم کیے ہوئے ہے۔ واضح رہے کہ اسرائیل 1967 سے جولان کی پہاڑیوں کے بیشتر حصے پر قابض ہے اور 2024 کے اواخر میں سابق شامی حکومت کے خاتمے کے بعد اس نے اپنے قبضے کی حدود کو مزید وسعت دی۔

بلندشہر: ارنیا تھانہ میں المناک سڑک حادثہ 9 کی موت

42لوگ زخمی □ پولیس نے ہلاکین کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج کر کنٹینر کو تحویل میں لے لیا ھے

بلندشہر 25 اگست (پریس ریلیز) کوتوالی خورجہ کے ارنیا تھانہ علاقہ میں نیشنل ہائی وے پر عقیدت مندوں کو لے کر جارہے ٹریکٹر ٹرالی میں ایک تیز رفتار کنٹینر نے ٹکر ماردی۔ ٹکر لگنے سے ٹریکٹر ٹرالی پلٹ گئی۔ اس حادثہ میں 9 لوگوں کی موت ہو گئی جبکہ 42 لوگ زخمی ہوگئے۔ جنھیں مختلف اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس نے مہلوکین کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج کر کنٹینر کو تحویل میں لے لیا ہے۔ حادثہ کی خبر ملتے ہی ڈی ایم اور ایس ایس پی سمیت دیگر افسران نے موقع پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لیا۔

اطلاع کے مطابق کاسگنج کے تھانہ سوروں علاقہ کے گاؤں رفعت پور کے رہنے والے تقریبا 60 عقیدت مند ٹریکٹر ٹرالی میں سوار ہوکر راجستھان کے جاہرویر (گوگا میڑی) میں درشن کرنے جارہے تھے۔ اتوار کی رات تقریبا دو بجے جب وہ تھانہ ارنیا علاقہ میں نیشنل ہائی وے 34 پر پہنچے تو گھٹال گاؤں کے پاس پیچھے سے آنے والے تیز رفتار کنٹینر نے ٹریکٹر ٹرالی میں زوردار ٹکر ماردی۔ جس کی وجہ سے ٹریکٹر ٹرالی پلٹ گئی۔ حادثے میں 9 عقیدت مندوں کی موت ہوگئی، جبکہ 42 لوگ زخمی ہوگئے۔ راہگیروں نے اس کی اطلاع پولیس کودی۔ موقع پر پہنچی پولیس نے آنا فانا میں تمام زخمیوں کو مختلف اسپتالوں میں پہنچایا، جہاں کچھ لوگوں کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے ہائر میڈیکل سینٹر کے لیے ریفر کردیا گیا۔

ضلع مجسٹریٹ شروتی اور ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ نے بھی جائے حادثہ پر پہنچ کر تمام جانکاری حاصل کی اور اسپتال میں پہنچ کر زخمیوں کا حال دریافت کیا۔ ایک اطلاع کے مطابق حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی شناخت مرنے والوں کی شناخت کاس گنج کے رہائشی اپو بابو (40)، رام بیٹی (65) اہلیہ سوران سنگھ، چاندنی (12) دختر کالی چرن، دھنی رام (40)، موکشی (40)، شیوانش (6) ولد اجے، یوگیش (50) ولد رام پرکاش، لیکھ راج (40) ولد نیم سنگھ اور ونود (45) ولد سوران سنگھ کے طور پر کی گئی ہے۔

بعد ازاں کمشنر میرٹھ زون ہریکیش یشود اور ڈی آئی جی میرٹھ زون کلاندھی نیتھانی بھی موقع پر پہنچے اور مقامی افسران سے تمام معلومات کے بعد اسپتال میں زیر علاج زخمیوں کا حال دریافت کیا۔ وہیں یوپی کے وزیر اعلی آدتیہ ناتھ یوگی نے حادثہ پر اظہار غم کرتے ہوئے مہلوکین میں فی کس کو دو لاکھ روپے اور زخمیوں کو فی کس پچاس ہزار روپے کی مالی مدد دینے کی بات کہی ہے۔ اس موقع پر ایس پی دیہات ڈاکٹر تیجویر سنگھ، ایس پی سٹی شنکر پرساد، اے ڈی ایم انتظامیہ پرمود کمار پانڈے، سی او خورجہ پورنیما سنگھ، ایس ڈی ایم خورجہ پرتیکشا پانڈے وغیرہ افسران بھی موقع پر موجود تھے۔

ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ نے کہا کہ ہلاک شدگان کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کرانے کے بعد ان کے آبائی وطن کے لیے روانہ کردیا گیا ہے۔ ساتھ ہی کچھ زخمیوں کو علاج کے بعد اسپتال سے ڈسچارج کردیا گیا ہے۔ جن کی حالت نازک بنی ہوئی ہے وہ ابھی زیر علاج ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس نے کنٹینر کو تحویل میں لے کر ملزم ڈرائیور کی تلاش شروع کردی ہے۔

فرش عزا ہمارے لیے اللہ کی طرف سے نعمت ہے: مولانا صدف

غنچہ مظلومیہ کی شب بیداری کا آغاز

لکھنؤ: انجمن غنچہ مظلومیہ کی تین روزہ سالانہ شب بیداری کا آغاز امام باڑہ ابوطالب حسن پوریا میں ہوا۔ شب بیداری کی مجلس میں مولانا غلام حسین صدف جونپوری نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ فرش عزا ہمارے لیے اللہ کی طرف سے نعمت ہے، جہاں ہمیں انسانیت کا پیغام ملتا ہے۔ مجلس کے بعد انجمن حسینیہ قدیم، غریب العزا، محبان حسین، نیر الاسلام، رضائے حسین اور تصویر العزا نے انجمن کی طرح "شبیرؑ کا غم سب کے مقدر میں نہیں ہے" پر اپنے سلام پیش کیے، جسے سن کر لوگوں نے خوب داد دی۔ اسی دوران انجمنوں کی جانب سے پڑھے گئے نوحوں کو سن کر کربلا کے شہیدوں کی یاد میں آنکھوں سے آنسو بہائے گئے۔ انجمن کے سیکریٹری عمران اختر نے بتایا کہ منگل کی مجلس میں مولانا یعسوب عباس رات 9 بجے خطاب کریں گے۔

شب بیداری میں آج

انجمن معراج الاسلام، ناصر العزا، غلامان حسین، مقصد حسین، شہید فرات اور غنچہ مہدیہ نوحہ خوانی کریں گے۔ امام باڑہ سرکار حسین کشمیری محلہ میں انجمن مرج البحرین موئمنین کی شب بیداری کی مجلس میں مولانا ثقلین عابدی نے خطاب کیا۔ شب بیداری میں انجمن دستہ حسین، برق حیدری، معصومیہ حسینیہ، شہید فرات اور عابدیہ کاظمیہ نے نوحہ خوانی کی۔ امام باڑہ میران صاحب مفتی گنج میں انجمن غلامان حسین کی شب بیداری کی مجلس میں مولانا حسن ظہیر نے خطاب کیا۔ انجمن گلزار پنجتن کی شب بیداری کا انعقاد بنگل والا ٹیلا مفتی گنج میں کیا گیا۔ یہاں مجلس میں مولانا حیدر عباس اور آصف باقری نے خطاب کیا۔ امام باڑہ حیدری مصاحب گنج میں انجمن گلدستہ حیدری کی شب بیداری کی مجلس کے بعد انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔

انجمن قدیم معصومین اصغر کی 35 سالہ شب بیداری کا آغاز آج سے

لکھنؤ: احاطہ برہان صاحب کاظمین میں منگل سے تین روزہ شب بیداری کا آغاز ہوگا۔ پہلی مجلس مولانا عباس ناصر اور دوسری مجلس مولانا بلال کاظمی رات 9 بجے خطاب کریں گے، جبکہ آخری مجلس شام 5 بجے ہوگی جس میں مولانا محمد عسکری خطاب کریں گے۔ شب بیداری میں 12 انجمنوں کی نوحہ خوانی ہوگی۔

لکھنؤ کرکٹ اکیڈمی میں حسین ڈے کا انعقاد

لکھنؤ: دنیا کو انسانیت کا پیغام دینے والے نواسہ رسول حضرت امام حسین (علیہ السلام) کی عظیم قربانی کی یاد میں اس سال لکھنؤ کرکٹ اکیڈمی کے طلبا ہاسٹل، ہرڈوئی روڈ ٹھاکر گنج میں حسین ڈے کا انعقاد کیا گیا۔ اس کی صدارت مولانا معزز عباس زیدی نے کی اور مجلس کو خطاب کیا۔ پروگرام کے منتظم اعجاز زیدی اور نگران حسن نیئر مجیدی نے کیا، جبکہ آغاز قاری ندیم نجفی نے قرآن کی تلاوت سے کیا۔ احمد عباس زیدی، تیرتھ راج مشرا، شاہکار عباس زیدی، مولانا رحمت خالصوی، مولانا شبیر علی نقوی، فرقان لکھنوی، حیدر رضا لکھنوی، آصف حسین نظم لکھنوی نے تقریر کی اور اپنے کلام پیش کیے۔

رسول کی سیرت ہماری رہبری وکامیابی کی ضمانت ہے: مولانا کفیل ندوی

فیض نبی ہال دوبگا میں جلسہ سیرت النبی ومشاعرہ نعت ومنقبت کا انعقاد

لکھنؤ پریس ریلیز۔ مرکزی سیرت صحابہ کمیٹی کے زیر اہتمام فیض نبی ہال وقف نور جہاں بیگم ہردوئی روڈ دوبگا میں حسب دستور سابق ماہ ربیع الاول کا پہلا جلسہ سیرت النبی وسیرت صحابہ اور مشاعرہ نعت و منقبت کا انعقاد ہوا۔ حسین الدین خان بلون کی سرپرستی و فاروق جاذب لکھنوی کی صدارت میں ہونے والے آج کے پروگرام میں بحیثیت مہمان خصوصی معید رہبر لکھنوی نے شرکت کی۔ حافظ ارشد طالب کی تلاوت کلام ربانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ نظامت کے فرائض خلیل اختر نے انجام دیے۔ اس موقع پر خصوصی مقرر مولانا کفیل احمد ندوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رسول کی سیرت ہماری رہبری اور انسانیت کی کامیابی کی ضمانت ہے اللہ تعالی نے آپ کو کوثر یعنی خیر کثیر عطا فرمائی جس میں آپ کی تمام خصوصیات و کمال اور آپ کی امت داخل ہو گئی۔ پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

کوئی نبی کے محاسن کو جب بھی تولے گا
شعور و فکر کی میزان ٹوٹ جائے گی
فاروق جاذب لکھنوی

منتظر تھا یہ زمانہ جن کی بعثت کے لئے
آ گئے وہ غم کے ماروں کی حمایت کے لئے
معید رہبر لکھنوی

بازار محمد میں توحید کے سکوں سے
مل جائے گا بخشش کا سامان مدینے میں
اعظم صدیقی

مر رہے تھے زندگی کی تلخیوں کے زہر سے
ان کا در پایا تو جینے کا قرینہ مل گیا
ڈاکٹر رضوان الرضا

مجھے آقا کے روضے کا اگر دیدار ہو جائے
مری بےچین ہستی کا چمن گلزار ہو جائے
ارشد طالب

سر عرش معلی مظہر نور خدا بن کر
گئے آئینہ گر کے سامنے وہ آئینہ بن کر
خلیل اختر لکھنوی

جو دیکھتا ہوں تصور میں روضہ اقدس
رسول پاک کو پیہم سلام کرتا ہوں
ثابت لکھنوی

باندھ کر پتھر شکم پر شکر کے سجدے کئے
صبر کی وہ انتہا ہیں سرور کون و مکاں
جلال لکھنوی

ان کے علاوہ صاحبان بیاض میں محمد اسامہ، محمد عرشی، محمد شعیب وغیرہ نے کلام پیش کیا شرکا میں، انور خاں، بھیو، عبدالکبیر، یحیی کفیل، راجا بابر، فیروز، طاہر، مٹرو، غالب، شہاب الدین، ونود، ظہیر حسن، وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ آخر میں صدر مرکزی سیرت صحابہ کمیٹی حسین الدین خاں نے تبرک تقسیم کرتے ہوئے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا

شاہ مسعود حیات غزالی صوفی پروگرام رنگ وارث پہنچے

لکھنؤ/ ایودھیا: ایس پی لیڈر شاہ مسعود حیات غزالی نے سماج وادی پارٹی کے دفتر لکھنؤ میں صوفی خدمت فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام صوفی پروگرام رنگ وارث پہنچ کر درگاہ شریف رودولی اور درگاہ صابر پاک کلیار شریف کی نمائندگی کی۔ مشہور ہے کہ مسعود حیات غزالی کا تعلق صوفی خاندان اور ملک کی کئی بڑی خانقاہوں (درگاہوں) سے ہے۔ درگاہ شریف رودولی، درگاہ صابر پاک کلیار شریف، گنگوہ شریف سہارنپور اہم ہیں۔ شیخ سلیم چشتی فتح پور سیکری ان کے سسرال ہیں۔ درگاہ صابر پاک کلیار شریف جس کا شمار ملک کی بڑی درگاہوں میں ہوتا ہے، غزالی کے دادا کے گدی نشین تھے، درگاہ رودولی کے سجادہ نشین ان کے نانا تھے۔ رنگ وارث پروگرام کے مہمان خصوصی سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو تھے۔ پروگرام کی نظامت ہلال مجیب الرزاقی نے کی۔ اس پروگرام میں خانقاہوں کے سجادہ نشینوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام میں قوال علی وارث نے ہندی میں صوفی کلام سنایا۔ غزالی نے کہا کہ رنگ وارث پروگرام کا مقصد صوفیوں کے پیار، ہم آہنگی اور اتحاد کے پیغام کو عام کرنا ہے۔

دیکھ کے حُسن کی تمازت کو □ دھوپ کروٹ بدل رہی ہے ابھی

بزم ایوانِ غزل کے زیرِ اہتمام عظیم الشان ماہانہ طرحی مشاعرہ

بارہ بنکی: (ابوشحمہ انصاری) سعادت گنج کی نہایت ہی فعال ادبی تنظیم "بزمِ ایوانِ غزل" کے زیرِ اہتمام ایک شاندار اور کامیاب ماہانہ طرحی مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ اس یادگار اور پُر رونق مشاعرے کی صدارت بزرگ شاعر بشر مسولوی نے فرمائی۔ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے عدیل منصوری، مہمانِ ذی وقار کے طور پر عاصی چوکھنڈوی اور مہمانِ اعزازی کی حیثیت سے ماسٹر طفیل زیدپوری شریک ہوئے۔ اس دلکش مشاعرے کی نظامت طنز و مزاح کے مشہور شاعر بیڈھب بارہ بنکوی نے اپنے منفرد اور دلنشیں انداز میں انجام دی۔ مشاعرے کا آغاز مشتاق بزمی نے نعتِ رسول ﷺ سے کیا جس نے محفل کو روحانی فضا سے معمور کر دیا۔ اس کے بعد مصرعِ طرح: شمعِ امید جل رہی ہے ابھی، پر باقاعدہ طرحی مشاعرے کا آغاز ہوا۔ مشاعرہ انتہائی کامیاب رہا اور سامعین نے شعراء کے کلام کو بے حد پسند کیا۔ ذیل میں منتخب اشعار ملاحظہ فرمائیں:

جی رہا ہوں مگر یہ لگتا ہے
موت ہے سر پہ ٹل رہی ہے ابھی
بشر مسولوی

ہم نے کب کی تھی اس پہ بمباری
پاک کی دھرتی جل رہی ہے ابھی
بیڈھب بارہ بنکوی

عشق کامل نہیں ہوا میرا
آزمائش ہی چل رہی ہے ابھی
ذکی طارق بارہ بنکوی

حالتِ جاں کنی میں ہے شاید
روح اُس کی نکل رہی ہے ابھی
عدیل منصوری

اک محبت جو میں نے پائی تھی
میرے پیکر میں ڈھل رہی ہے ابھی
عاصی چوکھنڈوی

پیاس نے رگڑیں ایڑیاں تو زمیں
آبِ زمزم اُگل رہی ہے ابھی
ماسٹر طفیل زیدپوری

سلطنت خاک میں ملا دے گی
آفتِ جان پل رہی ہے ابھی
دانش رامپوری

وجہِ شرمندگی نہ بن جائے
رائے میری جو کھل رہی ہے ابھی
ظہیر رامپوری

بزمیؔ آ جاؤ کہ تمہارے بغیر
ماں کی حالت بدل رہی ہے ابھی
مشتاق بزمی

تیرگی کا حصار ہے پھر بھی
شمعِ امید جل رہی ہے ابھی
راشد ظہور

تھوڑا سا رُک کے کیجیے تکفین
جاں بدن سے نکل رہی ہے ابھی
اسلم سیدنپوری

ابھی کچھ دیر اور ٹھہرو تم
دل کی حسرت نکل رہی ہے ابھی
قیوم بہٹوی

دیکھ کے حُسن کی تمازت کو
دھوپ کروٹ بدل رہی ہے ابھی
شفیق رامپوری

پیار ممکن نہیں کہ نفرت کی
ہر طرف آندھی چل رہی ہے ابھی
سحر ایوبی

نیند آنکھوں میں اب نہیں آتی
رات یادوں میں ڈھل رہی ہے ابھی
قمر سکندرپوری

اس کی باتوں سے ایسا لگتا ہے
زہر جیسے اُگل رہی ہے ابھی
نعیم سکندرپوری

گلستاں خاک کر کے مانے گی
یہ سیاست جو چل رہی ہے ابھی
عاصم اقدس

سانس ہلکی سی چل رہی ہے ابھی
شمعِ امید جل رہی ہے ابھی
ماہر بارہ بنکوی

پیار میں میرے اس کے دیر ہے کچھ
میرے سانچے میں ڈھل رہی ہے ابھی
ابوذر انصاری

ان شعراء کے علاوہ مصباح رحمانی، آفتاب جامی، اظہار حیات، طالب نور وغیرہ نے بھی اپنا اپنا طرحی کلام پیش کیا اور شعراء و سامعین سے خوب داد و تحسین حاصل کی۔ مشاعرہ بے حد کامیاب رہا۔ سامعین میں ماسٹر وسیم، ماسٹر قسیم، ماسٹر حلیم اور ماسٹر راشد کے نام بھی قابلِ ذکر ہیں۔ مشاعرے کے اختتام پر بزم کے صدر ذکی طارق بارہ بنکوی نے مشاعرے میں شرکت کرنے والے تمام شعراء اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ "بزمِ ایوانِ غزل" کا آئندہ ماہ ہونے والا طرحی مشاعرہ نعتِ پاک کے درج ذیل مصرع پر 28 ستمبر بروز اتوار منعقد ہوگا:

غازی پور میں سڑک کی تعمیر کے کام کے لیے 42.119 لاکھ روپے منظور کیے گئے۔

لکھنؤ: 25 اگست۔ ریاستی حکومت نے مالی سال 26-2025 میں کوئیک اکنامک ڈیولپمنٹ اسکیم کے تحت غازی پور ضلع میں سڑک کی تعمیر کے کام کے لیے 119.42 لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔ منظور شدہ رقم غازی پور ضلع کے ضلع مجسٹریٹ کے اختیار میں رکھی گئی ہے۔ اس سلسلے میں جاری سرکاری حکم نامے کی ایک کاپی ضلع غازی پور کو بھیج دی گئی ہے۔ سرکاری حکم کے مطابق غازی پور ضلع کے جسدیو پور موڑ سے سکھڈیرہ گاؤں تک رابطہ سڑک کی تعمیر کا کام منظور شدہ رقم سے کیا جائے گا۔ حکم نامے میں یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ جاری ہونے والی رقم کو متعلقہ ضلع کے ڈسٹرکٹ اکنامکس اینڈ سٹیٹسٹکس آفیسر کے ذریعے ضلع مجسٹریٹ کی اجازت سے خزانے سے نکالی جائے گی اور قواعد کے مطابق عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کو دستیاب کرائی جائے گی۔

ایس پی کے حمایت یافتہ مافیا کر سکتے ہیں میرا قتل: پوجا پال

پریاگ راج کی اہم سڑکوں پر گھنٹوں تک اے کے 47 سے فائرنگ کرکے دہشت پھیلائی گئی

لکھنؤ: 25 اگست (یو این آئی) کوشامبی ضلع کے چایل اسمبلی حلقہ سے ایم ایل اے پوجا پال نے سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے صدر اکھلیش یادو پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے اس بات کو دہرایا کہ ان کی جان کو ایس پی کے پالے ہوئے مافیا اور غنڈوں سے خطرہ ہے۔ اپنے شوہر راجو پال کے قتل کے درد کو یاد کرتے ہوئے، پوجا پال نے اکھلیش یادو کو ایک خط کے ذریعے مخاطب کیا، جس میں انہوں نے مجرموں کو تحفظ دینے پالیسی اور ایس پی سے اپنے اخراج کو حوالے سے سخت حملہ کیا۔ یہ خط سوشل میڈیا پر وائرل ہوا ہے، جس میں پوجا نے اپنی حفاظت کو لے کر شدید خدشات کا اظہار کیا اور کہا کہ جب میرے شوہر کا قتل ہوا، اس وقت ریاست میں سماج وادی پارٹی کی حکومت تھی، اس لیے مجھے خدشہ ہے کہ سماج وادی پارٹی کے پالے ہوئے مافیا غنڈے میرا بھی قتل کر سکتے ہیں۔ خط میں لکھا گیا کہ 2005 میں ایس پی کے دور میں ان کے شوہر راجو پال کا دوڑا دوڑا کر قتل کیا گیا تھا۔ اس وقت پریاگ راج کی اہم سڑکوں پر گھنٹوں تک اے کے 47 سے فائرنگ کرکے دہشت پھیلائی گئی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایس پی نے مافیا عتیق احمد کے بھائی اشرف کو تین انتخابات میں امیدوار بنا کر ان کی اور اس کے شوہر کی مخالفت کی۔ پال نے کہا، جب مجھے حمایت کی ضرورت تھی، ایس پی نے میرے شوہر کے قاتل کو میرے خلاف میدان میں اتارا، لیکن میرے علاقے اور پال برادری کے لوگوں نے میرا ساتھ دیا اور ایس پی کے مجرم امیدواروں کو شکست دی۔" پوجا نے اس حمایت کے لیے لوگوں اور پال برادری کا شکریہ ادا کیا۔ پال نے اکھلیش یادو کی کچھ دنوں قبل ہوئی پریس کانفرنس میں ان بیان کا حوالہ دیتے ہوئے، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ایس پی نے پوجا کو ٹکٹ دے کر ایم ایل اے بنایا، لیکن بی جے پی نے ان کی مخالفت کی، پوجا نے واضح کیا کہ ان کی وزیر بننے کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ میرا مقصد اپنے شوہر کے قاتلوں کو سزا دلانا تھا۔ یوگی حکومت نے مجھے انصاف دیا اور قاتلوں کو دفن کر دیا۔ لیکن ایس پی آج بھی مجرموں کو دودھ پلا کر گناہ کر رہی ہے جسے آنے والی نسلیں معاف نہیں کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ سماج میں یہ غلط فہمی ہے کہ راجیہ سبھا انتخابات میں کراس ووٹنگ کی وجہ سے انہیں ایس پی سے نکال دیا گیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ انہوں نے کہا، "جب میں نے ایوان میں مافیا عتیق احمد کا نام لیا تو مجھے نکال دیا گیا، ایس پی مجرموں کی برائی برداشت نہیں کر سکی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس قدم سے عتیق احمد کے خاندان کے حوصلے بلند ہوئے ہیں، جس میں اب بھی درجنوں مجرم موجود ہیں، اگرچہ وہ موجودہ یوگی حکومت کے دباؤ میں خاموش ہو سکتے ہیں لیکن ایس پی کے اس قدم سے ان کی ہمت میں اضافہ ہوا ہے جس سے مجھے اپنی جان کو خطرہ ہے۔ ایس پی کے پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیت) فارمولے پر طنز کرتے ہوئے پوجا پال نے کہا کہ اکھلیش بار بار اس کا مطلب بدلتے ہیں۔ وہ پال برادری کی ایک چھوٹی، بدقسمت، بے بس بیٹی ہیں جبکہ اکھلیش قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ہیں، پھر بھی وہ پی ڈی اے پر قائم نہیں رہ پا رہے ہیں۔ ایس پی کے ریاستی صدر نریش اتم پٹیل کی طرف سے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو لکھے گئے خط کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ بھی انکوائری کا مطالبہ کرتی ہیں۔ مجھے وزیر داخلہ پر اٹل اعتماد ہے۔ اس کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ اکھلیش کے اس بیان پر کہ وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے بعد پوجا کو خطرہ کیسے بڑھ گیا، پوجا نے جوابی وار کیا۔ میرے شوہر کا قتل ایس پی کے دور میں ہوا تھا۔ اس کے بعد کسی حکومت میں ایسا کوئی جرم نہیں ہوا۔ مجھے ڈر ہے کہ ایس پی کے ذریعے پرورش پانے والے مافیا میرا قتل کرا سکتے ہیں۔ ایس پی پر مجرموں کے دلدادہ ہونے کا الزام لگاتے ہوئے پوجا نے کہا کہ جب انہوں نے مافیا کا نام لیا تو پوری پارٹی ان کے پیچھے پڑ گئی۔ پوجا پال نے اکھلیش کے اس بیان پر بھی سوال اٹھایا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ بی جے پی کو چاہیے کہ وہ ان ایم ایل اے کو جو ایس پی سے اختلاف رکھتے ہیں انہیں وزیر بنائے۔

اتر پردیش کی اقتصادی اور ثقافتی طاقت کو ایک نئی شناخت دے گا یوپی آئی ٹی ایس

لکھنؤ: 25 اگست (یو این آئی) گریٹر نوئیڈا میں انڈیا ایکسپو مارٹ میں 25 ستمبر سے شروع ہونے والے یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو (UPITS) کا تیسرا ایڈیشن اتر پردیش کی اقتصادی اور ثقافتی خوشحالی کو ایک نئی شناخت دے گا۔ باوثوق ذرائع نے پیر کو بتایا کہ 25 سے 29 ستمبر کے درمیان منعقد ہونے والی اس عظیم الشان تقریب میں مختلف اسٹالز کے لیے کل 37085 مربع میٹر رقبہ مختص کیا گیا ہے جس میں سے اب تک 28649 مربع میٹر جگہ بک ہو چکی ہے۔ اس سے واضح ہے کہ اس بار یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو واقعی ریکارڈ توڑ شرکت کے ساتھ ریاست کی اقتصادی اور ثقافتی طاقت کو ایک نئی شناخت دے گا۔ شو میں انوسٹ یوپی، یوپی سیڈا، جیبیڈا، ایڈا اور نوئیڈا جیسے صنعتی ڈیولپمنٹ سے جڑے محکمہ خاص طور سے اہم پرکشش مقامات ہوں گے۔ اس کے ساتھ، آئی ٹی اور الیکٹرانکس، توانائی اور اضافی توانائی کے محکمے بھی اپنی اسکیمیں دکھائیں گے۔ سیاحوں کو راغب کرنے کے لیے شہری ترقی، سیاحت اور ثقافت اور کلین گنگا مشن سے متعلق خصوصی اسٹال بھی لگائے جائیں گے۔

ریل مسافر برائے مہربانی توجہ دیں!
ضروری معلومات
وندے بھارت ایکسپریس ٹرین سروس کی توسیع
مسافروں کی باسہولت آمد ورفت کیلئے اتر ریلوے کے دریعہ 22490/22489 میرٹھ سٹی۔ لکھنؤ جنکشن۔ میرٹھ سٹی وندے بھارت ایکسپریس سروس کو مورخہ 27-08-2025 سے وارانسی سٹیشن تک بڑھایا جارہا ھے، جس کی مفصل تفصیلات مندرجہ ذیل مطابق ھے:۔
22490/22489 میرٹھ سٹی۔ وارانسی۔ میرٹھ سٹی
وندے بھارت ایکسپریس ٹرین (ھفتہ میں 6 دن)

ریل گاڑی نمبر 22489			ریل گاڑی نمبر 22490	
روانگی	آمد	سٹیشن	روانگی	آمد
--	21:05	میرٹھ سٹی	06:35	--
20:12	20:10	ھاپوڑ	07:10	07:08
18:55	18:50	مرادآباد	08:40	08:35
17:15	17:13	بریلی	10:06	10:04
13:50	13:40	لکھنؤ جنکشن	13:55	13:45
11:42	11:40	ایودھیادھام جنکشن	15:55	15:53
09:10	--	وارانسی جنکشن	--	18:25

چلنے کی تاریخ: 22490 میرٹھ سٹی سے اور 22489 وارانسی سے مورخہ 27-08-2025 سے روزانہ منگلوار کو چھوڑکر
مفصل معلومات کیلئے برائے مہربانی ریل مدد ھیلپ لائن نمبر 139 ڈائل کریں یا ریلوے انکوائری ویب سائٹ www.enquiry.indianrail.gov.in دیکھیں
ریل مدد ھیلپ لائن نمبر 139
ریل مدد ویب سائٹ دیکھیں: www.railmadad.indianrailways.gov.in
ریل مدد ایپ ڈاون لوڈ کریں
اتر ریلوے
ھمیشہ آپ کی خدمت میں
www.nr.indianrailways.gov.in
پڑھیں فالو کریں
2578/25
گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

کیا ایران-اسرائیل جنگ دوبارہ شروع ہوسکتی ہے؟

اسد مرزا

جون میں ایران اور اسرائیل کے درمیان 12 روزہ تنازعے کے بعد حالات ایک بار پھر کشیدہ ہوتے نظر آرہے ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل ایران کے جوہری پروگرام پر حملے کی دھمکیاں دے رہے ہیں جب کہ تہران نے یورینیم کی افزودگی جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ اس دوران دونوں طرف سے جنگ کی دھمکیاں اور جوابی بیانات آرہے ہیں، گزشتہ ہفتے ایران کے سپریم لیڈر علی خامنہ ای کے قریبی فوجی افسر نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ اپنی اقتصادی اور فوجی حدود کی وجہ سے ایران پر حملہ کرنے سے قاصر ہے۔

دریں اثنا، ایران کی سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل کے سکریٹری علی لاریجانی نے لبنان کے المیادین چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ اگر امریکہ یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ جنگ کے ذریعے ایران کو شکست نہیں دے سکتا اور حقیقی حل کے لیے مذاکرات کرنا چاہتا ہے تو ہم مثبت جواب دیں گے لیکن اگر مذاکرات جنگ کی تیاری کا بہانہ ہیں تو یہ ہمارے لیے بے سود ہے۔ لاریجانی کا بیان ایک طرف سفارتی حل کا امکان ظاہر کرتا ہے تو دوسری طرف اس سے امریکہ کے ارادوں پر بھی سوالات اٹھتے ہیں۔

دوسری جانب فرانس، برطانیہ اور جرمنی نے ایران کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے اگست کے آخر تک جوہری مذاکرات دوبارہ شروع نہ کیے اور ٹھوس نتائج برآمد نہ ہوئے تو اقوام متحدہ کی پابندیاں دوبارہ عائد کی جاسکتی ہیں۔ جون میں اسرائیل کی طرف سے شروع کیے گئے فوجی حملوں اور نویں دن تین ایرانی جوہری تنصیبات پر امریکی بمباری کے بعد ٹرمپ انتظامیہ نے دعویٰ کیا تھا کہ ایران کا جوہری پروگرام ختم ہوگیا ہے۔ تاہم ایران نے بارہا کہا ہے کہ اس کا جوہری پروگرام صرف پرامن مقاصد کے لیے ہے اور اس کا جوہری بم بنانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

لیکن حقیقت میں اس وقت ایٹمی مذاکرات کے تعطل اور فوجی کشیدگی کے خدشات کے درمیان دونوں فریق جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ایران نے اپنی فوجی تیاریوں کو مضبوط کیا ہے، جب کہ اسرائیل اور امریکہ مسلسل فوجی کارروائی کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ تاہم امریکہ اور اس کے اتحادی توانائی کے بحران اور عالمی معاشی دباؤ کے پیش نظر فوجی کارروائی سے گریز کر سکتے ہیں۔

ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بغائی نے پیر (۱۸ اگست) کے روز تہران میں ایک پریس کانفرنس میں خبردار کیا کہ اسرائیل کی توسیع پسندی کو اگر روکا نہ گیا تو مشرق وسطیٰ کے خطے کو نہ ختم ہونے والی جنگوں میں مبتلا کیا جاسکتا ہے۔ بغائی نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے نام نہاد "عظیم تر اسرائیل" کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کے بارے میں حالیہ دعوؤں پر تنقید کی، جسے نیتن یاہو نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں اور پڑوسی عرب ریاستوں کے کچھ حصوں کو شامل کرنے کے طور پر بیان کیا ہے۔ بغائی نے مزید کہا کہ اس "عظیم تر اسرائیل" کے خیال نے اسرائیل کی تسلط پسندانہ اور توسیع پسندانہ فطرت کو واضح کر دیا ہے۔

پریس کانفرنس میں بغائی نے یہ بھی کہا کہ بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی (IAEA) کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل کے اس ماہ کے شروع میں دورہ ایران کا مقصد جون میں ایران کی پرامن جوہری تنصیبات پر اسرائیل اور امریکی حملوں کے بعد ایران-IAEA کے تعلقات کے لیے رہنما اصول قائم کرنا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آنے والے دنوں میں ایران اور اقوام متحدہ کے جوہری نگراں ادارے کے درمیان مزید مذاکرات ہونے والے ہیں۔

دریں اثنا، ایرانی مسلح افواج کے جنرل اسٹاف، جو کہ ایران کا اعلیٰ ترین فوجی ادارہ ہے، جو کہ ایرانی فوج اور IRGC دونوں کو کنٹرول کرتا ہے، نے امریکہ اور صیہونی حکومت کو اسلامی جمہوریہ کے خلاف کسی بھی نئی جارحیت کے خلاف سخت تنبیہ کرتے ہوئے تاکید کی ہے کہ اس طرح کی حماقت کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا جو جون میں 12 روزہ جارحیت کے مقابلے میں زیادہ سخت ہوگا۔ یہ بیان اتوار (17 اگست) کو ایران کے سپریم لیڈر کے اعلیٰ فوجی مشیر کے اس انتباہ کے بعد دیا گیا تھا کہ اسرائیل یا امریکہ کے ساتھ ایک اور جنگ کا امکان ابھی بھی موجود ہے۔ پاسداران انقلاب (IRGC) کے سینئر جنرل یحییٰ رحیم صفوی نے کہا، "ہم جنگ بندی میں نہیں ہیں؛ ہم جنگ کے مرحلے میں ہیں۔ ہمارے اور امریکہ یا اسرائیل کے درمیان کوئی پروٹوکول، ضابطہ یا معاہدہ نہیں لکھا گیا۔" صفوی نے مزید کہا: "میرے خیال میں ایک اور جنگ ہوسکتی ہے، اور اس کے بعد شاید مزید جنگیں نہ ہوں۔"

صفوی کا یہ تبصرہ دونوں طرف کے فوجی رہنماؤں کے جنگی تبصروں کے سلسلے میں تازہ ترین ہے، جس میں اسرائیل کے آرمی چیف نے مزید حملوں کے لیے تیاری کا عزم ظاہر کیا ہے اور ایران کے جنرل اسٹاف نے مستقبل میں امریکہ یا اسرائیل کے کسی بھی حملے کے لیے "بہت زیادہ سخت ردعمل" کا انتباہ دیا۔

مشرق وسطیٰ کے ایک ماہر کا کہنا ہے کہ کشیدگی بڑھنے کے بعد اگست کے آخر تک ایک مکمل جنگ دوبارہ شروع ہوسکتی ہے۔ کوئنسی انسٹی ٹیوٹ فار ریسپانسبل سٹیٹ کرافٹ کے ایگزیکیٹو نائب صدر ٹریتا پارسی کے بقول، اسرائیل اس طرح کے فوجی منصوبے کو امریکہ کی مکمل حمایت کے بغیر برقرار نہیں رکھ سکے گا۔ اس کے ساتھ ہی اسرائیل اور ایران دونوں اپنے ہتھیاروں کے ذخیرے کو چھپا کر رکھتے ہیں، پارسی نے کہا کہ مغربی انٹیلی جنس کے جائزوں سے پتہ چلتا ہے کہ ایران کے پاس "اب بھی 1,600 میزائل ہیں جو اسرائیل تک پہنچ سکتے ہیں۔" دوسری طرف اسرائیل کو بم شکن انٹرسیپٹرس کی کمی ہے۔ پارسی نے ایکسپریس یو ایس کو بتایا کہ صحیح تعداد معلوم نہیں ہے، لیکن بہت کچھ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسرائیل جنگ کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا تھا (جب تک کہ امریکہ اس میں مکمل طور پر داخل نہیں ہوتا)۔"

پارسی نے مزید کہا کہ ایران پہلے ہی اس کے خلاف ایک اور اسرائیلی حملے کی توقع کر رہا ہے اور تیاریاں کر رہا ہے۔ پہلی 12 روزہ جنگ میں، انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ کے ملک نے طویل کھیل کھیلا، اپنے میزائل حملوں کو تیز کیا کیونکہ اسے ایک طویل تنازعہ کی توقع تھی۔ "اس کا مطلب یہ ہے کہ دو چیزیں- پہلی یہ کہ ایران کے پاس ہتھیاروں کی جنگ لڑنے کے لیے کافی میزائل موجود ہیں، اور دوسری یہ کہ دوسری جنگ کی صورت میں وہ اپنی حکمت عملی کو تبدیل کر سکتا ہے۔ پارسی نے مزید لکھا، "اگلے دور میں، تاہم، ایران کے شروع سے ہی فیصلہ کن حملہ کرنے کا امکان ہے، جس کا مقصد اس خیال کو ختم کرنا ہے کہ اس پر اسرائیل اپنا فوجی تسلط قائم کر سکتا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ اس کے نتیجے میں آنے والی جنگ ممکنہ طور پر پہلی جنگ سے کہیں زیادہ خونی ہوگی۔ اور یہ امریکہ کے لیے ایک سنگین مسئلہ ہے، انہوں نے کہا، کیا ملک کو تنازع میں شامل ہونا چاہیے۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو تجزیہ کاروں کی یہ رائے غلط بھی ثابت ہوسکتی ہے کیوں کہ اس وقت اسرائیل کا اولین مقصد غزہ کو فلسطینیوں سے خالی کرانا ہے، جس کے خلاف کوئی بھی ملک اپنی آواز نہیں اٹھا رہا ہے۔ دوسری طرف امریکہ کی اپنی اندرونی معاشی اور سیاسی پریشانیوں کی وجہ سے ٹرمپ شاید ایسی کسی جنگ میں شامل نہ ہوں جو کہ بڑے پیمانے پر لمبے عرصے تک جاری رہے۔

(رابطہ کے لیے: www.asadmirza.in)

مودی سرکار کو مانسون اجلاس نے دھو ڈالا

ڈاکٹر سلیم خان

ایوان پارلیمان کے مانسون اجلاس میں موجودہ سرکار کی جو دھلائی ہوئی ہے ماضی میں اس کا تصور محال تھا۔ کون سوچ سکتا تھا کہ اختتامی دن وزیر اعظم نریندر مودی کے ایوان میں داخل ہوتے ہی ان کا استقبال 'ووٹ چور گدی چھوڑ' کے نعرے سے ہوگا۔ ایسے مواقع پر کیمرا ہٹا کر مائک بند کر دیا جاتا ہے مگر جب جہاں پناہ ہندو ہردیہ سمراٹ پدھار رہے ہوں تو کیمرے کی کیا مجال کہ دوسری جانب دیکھے اور ایک فرد نہیں بلکہ سیکڑوں لوگ نعرہ لگا رہے ہوں تو مائک کی کیا ضرورت؟ وزیر اعظم نریندر مودی کی رعونت ان کو ایوان پارلیمان کے اندر آ کر کسی کی تقریر سننے کی اجازت نہیں دیتی۔ اس لیے وہ پارلیمانی کارروائی کے دوران بڑی بے نیازی سے ملک کے اندر یا باہر دوروں میں مصروف رہتے ہیں۔ دہلی میں ہو کر بھی اپنے دفتر کے اندر تقریر کی مشق کر رہے ہوتے ہیں لیکن مخالفین کی تقریر سننے کی زحمت گوارہ نہیں کرتے اس لیے آخری دن ان کا آنا ضروری تھا لیکن قسمت میں لکھی ذلت و رسوائی ان کو کھینچ کر وہاں لے آئی اور کیمرے کی آنکھ نے اسے محفوظ کر کے دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ نام نہاد 'شو گرو' کو ارکان پارلیمان نے ایسی گرو دکشنا دی کہ جسے وہ زندگی بھر بھول نہیں سکیں گے۔ اس کے بعد کم از کم ایک بار تو انہوں نے اپنی 75/ ویں سالگرہ پر سبکدوشی کے بارے میں ضرور سوچا ہوگا؟

وزیر اعظم نریندر مودی اگر اس رسوائی کے بعد بفرض محال سبکدوش ہوجائیں تب بھی ان کے جانشین امیت شاہ کے لیے کوئی خوشخبری نہیں ہے کیونکہ ایوان بالا میں ان کی تقریر کے دوران 'تڑی پار، گو بیک' کے نعرے لگے۔ امیت شاہ کے لیے یہ لقب بہت عرصے تک استعمال ہوتا رہا ہے لیکن ۱۱ رسال قبل پارٹی کا صدر بن جانے کے بعد اس کا استعمال کم ہوگیا تھا۔ آگے چل کر جب وزیر اعظم نے ان کو وزیر داخلہ کے عہدے پر فائز کر دیا اور وہ ای ڈی وسی بی آئی کا بے دریغ استعمال کرنے لگے تو لوگ خوف کے مارے اس نعرے کو بھول ہی گئے مگر ایک ایسے وقت میں جبکہ وہ ہر دن وزیر اعظم کی کرسی پر براجمان ہونے کے سپنے سجا رہے ہیں 'تڑی پار' کے لقب کی واپسی ان کے لیے بہت بری خبر ہے۔ ایک زمانے میں ایوان بالا میں وزیر اعظم نے سینہ ٹھونک کر کہا تھا 'ایک اکیلا سب پر بھاری ہے' لیکن آج کل وہ راجیہ سبھا کے قریب نہیں پھٹکتے۔ آپریشن سیندور اور پہلگام جیسے سنگین مسئلہ پر بحث کا جواب دینے کی خاطر وہاں جانے کی ہمت نہیں جتا سکے ایسے میں یہ بوجھ ان کے جانشین کو ڈھونا پڑتا ہے مگر اس بار اس کی اجرت 'تڑی پار واپس جاؤ' کے نعرے سے ملی جو نہایت شرمناک صورتحال ہے۔

پارلیمانی اجلاس کے اختتامی لحات میں امیت شاہ قدرتی آفات کے بندوبست سے متعلق ترمیمی بل 2024 کو منظور کروانے کے لیے ایوان بالا میں گئے تھے۔ یہ کام ان کے نائب بھی کر سکتے تھے کیونکہ ایوان زیریں نے تو اس بل کو پچھلے سال دسمبر میں ہی منظوری دے دی تھی اس لیے ایوان بالا میں یہ ایک رسمی کارروائی سے زیادہ کچھ نہیں تھا۔ امیت شاہ نے سوچا ہوگا کہ اس پر بھی اپنی عادت و ضرورت کے مطابق حزب اختلاف شور شرابہ کرے گا تو وہ انہیں اپنی بھڑاس نکالنے کا موقع مل جائے گا۔ اپنی روایتی شان کے ساتھ وہ اس کو برا بھلا کہنے کے بعد ڈانٹ ڈپٹ کر رسوا کریں گے۔ آج کل ایوان پارلیمان کے اندر وہ یہی سب کر کے اپنا قد اونچا کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن کون جانتا تھا کہ ان کے منہ پر ایسا نعرہ لگے گا؟ امیت شاہ کو اس کا علم ہوتا تو وہ خود بھی اپنے گرو مودی جی کی مانند کنی کاٹ لیتے۔ ایوان بالا میں حزب اختلاف کو توقع تھی کہ وزیر اعظم خود تشریف لا کر آپریشن سیندور پر ارکان پارلیمان کو اعتماد میں لیں گے لیکن انہوں نے اپنے مداحوں کو مایوس کر کے وہاں جانے سے گریز کیا۔ ایسے ان کے مخالفین کو مودی جی کا مشہور چیلنج 'ایک اکیلا سب پر بھاری' یاد آ گیا۔ یہ وقت وقت کی بات ہے کہ مشیت ایک ایک غرور کو خاک میں ملا دیا۔

امیت شاہ جس بل کی توثیق کرانے کے لیے آئے تھے اس کا مقصد ملک بھر میں قدرتی آفات سے نمٹنے کی تیاریوں میں اضافہ کرنا ہے۔ آج کل آئے دن بادل پھٹنے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ہماچل پردیش میں تو سیلاب کا پانی اور کیچڑ ایک پورے گاؤں کو بہا لے گیا۔ سرکاری ادارے اس سے متاثرین کو راحت پہنچانے میں بری طرح ناکام رہے حالانکہ اس حوالے سے پہلے ہی ایک قانون موجود ہے جس پر موجودہ حکومت عمل نہیں کر پا رہی ہے اب ان قدرتی آفات کے بندوبست میں کام کرنے والی قومی اتھارٹی اور ریاستی اتھارٹیز کے کام کاج میں بہتری لانے کے لیے ایک ترمیم پیش کی گئی جس کی چنداں ضرورت نہیں تھی لیکن اس کی منظوری دراصل امیت شاہ کے لیے ایک سیاسی آفت بن گئی۔ اس بل پر بحث کا جواب دیتے ہوئے مرکزی وزیر امتو شاہ نے کہا کہ قدرتی آفات کے حجم اور رفتار میں تبدیلی آئی ہے لہٰذا ان سے نمٹنے کے طریقہ کار میں بھی تبدیلی ہونی چاہیے۔ مودی اور شاہ کو بارانی اجلاس میں احساس ہوا ہوگا کہ سرکار کے لیے سیاسی آفات کے حجم اور رفتار میں بھی غیر معمولی تبدیلی آئی ہے اور اس سے نمٹنے کے لیے اب ڈانٹ ڈپٹ اور مسخرہ پن کافی نہیں ہے۔

دنیا میں جب کوئی اقتدار عروج کی جانب رواں دواں ہوتا ہے تو وہ مشکلات کو بھی اپنے لیے مواقع میں بدل دیتا ہے۔ وزیر اعظم کا نعرہ 'آپدا میں اوسر' اسی حقیقت کا غماز ہے اور انہوں نے کورونا جیسی وباء کے دوران بھی اسے استعمال کیا تھا لیکن کوئی زوال پذیر اقتدار کا معاملہ اس کے برعکس ہوجاتا ہے۔ یہ پارلیمانی اجلاس آپریشن سیندور کے فتح کا جشن اس لیے قرار دیا گیا تھا کیونکہ اس میں مذکورہ فوجی مہم پر بحث ہونی تھی۔ مباحثے کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر دفاع نے حزب اختلاف کو یہ پوچھنے کے بجائے کہ ہمارے کتنے جہاز گرے الٹا دشمن کے کتنے جہاز گرائے یہ سوال کرنے کی نصیحت لگائی۔ سوال یہ ہے اس خوشخبری کا انکشاف کرنے کے لیے موصوف حزب اختلاف کی جانب سے استفسار کے محتاج کیوں ہیں؟ انہیں بغیر پوچھے یہ بات ملک اور دنیا کو بتانی چاہیے جیسے پاکستان کے وزیر خارجہ نے بتائی۔

وزیر دفاع کے نصیحت آمیز پروچن کے بعد وزیر خارجہ اور وزیر داخلہ نے بھی ایوان سے خطاب کیا۔ وہ دونوں بھی اس بابت خاموش رہے جبکہ اپوزیشن کی جانب سوالات کی بوچھار جاری رہی اور حملے ہوتے رہے۔ اپنے سارے سپہ سالاروں کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی آئے تو ان سے امید تھی کہ کم از کم وہی یہ مژدہ سنا دیتے لیکن ایسا بھی نہیں ہوا۔ اپنی طول طویل تقریر میں موصوف نے دنیا جہان کی باتیں کیں مگر یہ نہیں بتایا ہم نے پاکستان کے کتنے ہوائی جہاز گرائے۔ ایوان کا اجلاس ابھی ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ درمیان میں اچانک ہوائی فوج کے سربراہ جنرل اے کے سنگھ نے بنگلورو شہر میں جا کر ایک مذاکرے کے اندر پاکستان کے ۶/ جہازوں کو گرانے کا دعویٰ کر دیا اور اس کے حق میں کوئی ثبوت بھی پیش نہیں کیا۔ حیرت کی بات یہ بھی تھی کہ اس اہم ترین انکشاف سے اپنا خطاب شروع کرنے کے بجائے بالکل آخر میں اسے رکھا گیا ہے۔ اس سے بظاہر ایسا محسوس ہوا کہ گویا حکومت فوج کے پیچھے چھپ رہی ہے۔

حالیہ مانسون اجلاس میں شروع سے ہی حکومت کے ستارے گردش میں رہے۔ پہلے جسٹس یشونت سنہا کے مواخذے کی خاطر حزب اختلاف کی تحریک کو جگدیپ دھنکر نے ایوان بالا میں بحث کے لیے منظور کر لیا۔ اس جرم عظیم کی انہیں دوہری سزا ملی یعنی استعفیٰ دینے باوجود ہنوز لاپتہ کر دیئے گئے۔ اس کے بعد پہلگام میں حفاظتی کوتاہی اور آپریشن سیندور میں جہازوں کی تباہی کا جواب دینے میں حکومت ناکام ہوگئی۔ درمیان میں آپریشن مہادیو کے نام پر پہلگام کے حملہ آوروں کو ہلاک کر دینے کا امیت شاہ نے اعلان تو کر دیا مگر اس پر بھگتوں نے بھی اعتبار نہیں کیا ہوگا۔ ٹرمپ کی جنگ بندی کو لے کر راہل گاندھی کے چیلنج کا جواب دینے کے بجائے وزیر اعظم مودی پانی کے کڑوے گھونٹ پیتے نظر آئے۔ بہار کی ایس آئی آر پر الیکشن کمیشن کے خلاف سپریم کورٹ کے تبصروں نے حکومت و کمیشن دونوں کا وقار خاک میں ملا دیا۔ الیکشن کمشنر کی پریس کانفرنس کا داؤں الٹا پڑ گیا اور اختتام کے وقت 'ووٹ چور گدی چھوڑ' اور 'تڑی پار گو بیک' کے فلک شگاف نعروں نے پردہ گرایا۔ یہ ایسا اینٹی کلائمکس ہے کہ مبادہ وزیر اعظم اب دوبارہ اپنی تقریر کے علاوہ ایوان پارلیمان میں قدم رکھنے کی جرأت نہیں کریں گے۔ بیچارے امیت شاہ کا حال تو یہ ہے کہ 'نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن' یعنی کہا بھی نہ جائے اور سہا بھی نہ جائے لیکن اقتدار کی خاطر یہ سب کرنا پڑتا ہے۔ ان کی حالت زار پر غلام بھیک نیرنگ کے یہ دو اشعار صادق آتے ہیں۔

اک ہجوم غم و کلفت ہے خدا خیر کرے
جان پر نت نئی آفت ہے خدا خیر کرے
جائے ماندن ہمیں حاصل ہے نہ پائے رفتن
کچھ مصیبت سی مصیبت ہے خدا خیر کرے

☆☆☆

نقصان دہ آن لائن گیمنگ پر پابندی: ایک دانشمندانہ اور دور اندیش قدم

شمس آغاز

دنیا تیزی سے ڈیجیٹل انقلاب کی جانب بڑھ رہی ہے۔ ہر شعبہ؟ زندگی، چاہے وہ تعلیم ہو یا صحت، معیشت ہو یا سیاست، تفریح ہو یا سماجی تعلقات، سب پر ٹیکنالوجی کا گہرا اثر پڑا ہے۔ ایسے ماحول میں آن لائن گیمنگ ایک نئی صنعت اور تفریح کا مؤثر ذریعہ بن کر ابھری۔ ابتدا میں یہ کھیل محض وقت گزاری کے لیے بنائے گئے تھے، لیکن وقت کے ساتھ ان میں مالی داؤ اور سٹے بازی جیسے منفی عناصر شامل ہوگئے۔ اس رجحان نے ایک پوری نسل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، اور کھیل، جو دراصل ایک صحت مند سرگرمی ہونا چاہیے تھا، کئی انسانوں اور خاندانوں کے لیے ایک بحران بن گیا۔ بھارت جیسے بڑے ملک میں جہاں نوجوانوں کی بڑی تعداد موجود ہے، وہاں آن لائن منی گیمز نے بہت تیزی سے اپنی جڑیں مضبوط کر لی۔ یہ کھیل دلکش اور پرکشش وعدے کرتے تھے جیسے آسانی سے امیر بننے کا موقع اور مہارت سے پیسے کمانے کا بہترین طریقہ وغیرہ مگر ان دلکش دعوؤں کے پیچھے چھپی حقیقت یہ تھی کہ جتنے بھی کھیل کھیلے جائیں، اصل جیت ہمیشہ ان کمپنیوں کی ہوتی ہے جو یہ پلیٹ فارم چلاتی ہیں۔ عام صارف اکثر مالی، نفسیاتی، سماجی اور اخلاقی نقصان اٹھاتا ہے۔

کئی نوجوان ان گیمز کے عادی ہوگئے۔ یہ کھیل نشے کی مانند انسان کو بار بار اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ جیت کی صورت میں مزید جیت کی امید اسے کھیل میں الجھائے رکھتی ہے، اور ہار کی صورت میں نقصان پورا کرنے کی خواہش اسے دوبارہ کھیلنے پر مجبور کرتی ہے۔ یوں کھلاڑی ایک ایسے چکر میں پھنس جاتے ہیں جس کا انجام اکثر قرض، گھریلو مسائل، اور افسوسناک طور پر خودکشی کی صورت میں ہوتا ہے۔

اعداد و شمار کے مطابق، بھارت میں تقریباً 45 کروڑ افراد کسی نہ کسی سطح پر ان گیمز سے متاثر ہیں، جب کہ 20 ہزار کروڑ روپے سے زائد کا مالی نقصان ریکارڈ کیا گیا ہے۔ یہ محض اعداد و شمار نہیں بلکہ لاکھوں گھروں کی بربادی کی داستان ہے۔ ایسے میں حکومت کے پاس اس یلغار کو روکنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ، 21 اگست 2025 کو، پارلیمنٹ نے "آن لائن گیمنگ کا فروغ اور ضابطہ بندی بل، (پروموشن اینڈ ریگولیشن آف آن لائن گیمنگ بل 2025" منظور کیا جو کہ ایک انقلابی اور دانشمندانہ قدم ہے۔ یہ قانون نہ صرف غیر قانونی منی گیمز پر پابندی عائد کرتا ہے، بلکہ واضح بھی کرتا ہے کہ کون سے کھیل جائز ہیں اور کون سے ناجائز۔ بل کے مطابق، قسمت پر مبنی کھیل، مہارت کے نام پر پیش کیے جانے والے وہ کھیل جن میں پیسے کا لین دین شامل ہو، اور ان دونوں کا امتزاج، سبھی غیر قانونی قرار دیے گئے ہیں۔ اس کے برعکس، ای-اسپورٹس، تعلیمی اور سماجی گیمز کو فروغ دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس فرق سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ مقصد تفریح پر پابندی لگانا نہیں بلکہ استحصال سے بچاؤ ہے۔

اس قانون میں سخت سزائیں بھی شامل کی گئی ہیں۔ اگر کوئی فرد یا کمپنی ایسے گیمز پیش کرے یا ان کی تشہیر کرے، تو اسے تین سال تک قید اور ایک کروڑ روپے تک جرمانہ ہوسکتا ہے۔ اسی طرح، اگر کوئی شخص یا ادارہ ان گیمز کی تشہیری مہم یا پروموشن میں شریک ہو، تو اسے دو سال تک قید اور پچاس لاکھ روپے تک جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں، اگر کوئی بار بار یہ جرم دہراتا ہے، تو اس کے لیے سزائیں مزید سخت ہوں گی یعنی پانچ سال تک قید اور دو کروڑ روپے تک جرمانہ۔ یہ جرائم ناقابل ضمانت اور سنگین نوعیت کے قرار دیے گئے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ پولیس کو بغیر وارنٹ گرفتاری کا اختیار حاصل ہوگا۔ یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ بینک، یو پی آئی اور دیگر مالیاتی ادارے ایسے لین دین کی اجازت نہیں دیں گے جو ان غیر قانونی گیمز سے جڑے ہوں۔ حکومت کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ غیر قانونی ویب سائٹس اور ایپس کو بلاک کر دے۔ اس کے ساتھ ایک آن لائن گیمنگ اتھارٹی بھی قائم کی جائے گی، جو گیمز کو رجسٹر کرے گی، ان کی درجہ بندی کرے گی، اور یہ فیصلہ کرے گی کہ کون سا کھیل قانونی ہے اور کون سا نہیں۔ یہ قانون بھارت کی سماجی اور معاشی ترقی کے لیے کئی حوالوں سے سنگ میل ثابت ہو سکتا ہے۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ خاندان مالی بربادی سے محفوظ رہیں گے۔ نوجوان اپنی توانائیاں مثبت اور تعمیری میدانوں میں صرف کریں گے۔ قومی سلامتی کو لاحق خطرات کم ہوں گے کیونکہ ان گیمز کا تعلق منی لانڈرنگ اور دیگر جرائم سے بھی جڑا ہوا تھا۔ ڈیجیٹل معیشت کو استحکام ملے گا اور ای-اسپورٹس و تعلیمی گیمز کے ذریعے نئے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

یہ سوال بھی اہم ہے کہ کیا بھارت کا یہ قدم دنیا کے دیگر ممالک کے لیے مثال بن سکتا ہے؟ درحقیقت، کئی ممالک پہلے ہی اس مسئلے سے نمٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چین میں گیمنگ پر وقت کی پابندیاں لگائی گئی ہیں تاکہ بچے زیادہ دیر تک نہ کھیل سکیں۔ سنگاپور اور جنوبی کوریا میں بھی آن لائن گیمنگ کے لیے سخت قوانین موجود ہیں۔ یورپ کے کئی ممالک نے لوٹ باکسیس پر پابندی عائد کی ہے کیونکہ انہیں جوا تصور کیا جاتا ہے۔ بھارت نے اس بل کے ذریعے ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے، یعنی پورے منی گیمز سسٹم پر قانونی گرفت مضبوط کی ہے۔ اس طرح بھارت نہ صرف اپنے نوجوانوں کو تحفظ فراہم کر رہا ہے بلکہ عالمی سطح پر بھی ایک رہنما کے طور پر ابھر رہا ہے۔

ماہرین نفسیات کے مطابق، یہ کھیل انسانی دماغ کے ان حصوں کو متحرک کرتے ہیں جو انعام و سزا کے نظام کو منظم کرتے ہیں۔ بار بار جیتنے اور ہارنے کی کشمکش انسان کو اس طرح جکڑ لیتی ہے جیسے کسی نشے کی گرفت ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ان گیمز کے متاثرین اکثر ڈپریشن، اضطراب اور تنہائی میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اس پہلو کو دیکھتے ہوئے یہ قانون صرف قانونی ہی نہیں، بلکہ طبی اور نفسیاتی نقطہ نظر سے بھی ایک اہم قدم ہے۔ عدالتوں نے بھی وقتاً فوقتاً ایسے معاملات پر اپنی رائے دی ہے۔ کئی بار ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ آیا آن لائن رمی، پوکر یا فینٹسی گیمز محض کھیل ہیں یا جوا؟ مختلف فیصلوں میں یہ کہا گیا کہ اگر پیسوں کا لین دین شامل ہو تو یہ کھیل جوا کے زمرے میں آسکتے ہیں۔ پارلیمنٹ نے اس بل کے ذریعے اس ابہام کو ختم کر دیا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ پیسے والے کھیل غیر قانونی ہیں۔

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ آن لائن منی گیمز نے کس طرح دیہی اور نیم شہری علاقوں تک رسائی حاصل کر لی تھی۔ سستے اسمارٹ فونز اور انٹرنیٹ پیکجز کی بدولت چھوٹے شہروں اور دیہات کے نوجوان بھی ان جالوں میں پھنس گئے۔ تعلیم اور روزگار کے محدود مواقع کے باعث یہ کھیل ان کے لیے جلدی امیر بننے کا خواب بن گئے، لیکن انجام میں غربت اور بدحالی نے ان کا دامن تھاما۔ اس بل نے ان نوجوانوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ محنت اور تعلیم ہی کامیابی کے اصل راستے ہیں، نہ کہ سٹے بازی۔

اسی طرح خواتین، بالخصوص گھریلو خواتین، بھی ان کھیلوں کا شکار ہوئیں۔ گھریلو فراغت کے وقت جب وہ ان ایپس پر آئیں تو ابتدائی جیت نے انہیں اپنی طرف کھینچا، لیکن وقت کے ساتھ مالی نقصان اور گھریلو جھگڑے ان کی زندگی کا حصہ بن گئے۔ کئی رپورٹوں میں سامنے آیا ہے کہ ان کھیلوں نے خاندانی رشتوں میں دراڑ ڈال دی، طلاق کے معاملات میں اضافہ ہوا، اور گھریلو تشدد کی شرح بڑھی۔ اس قانون کے ذریعے حکومت نے نہ صرف نوجوانوں بلکہ خواتین اور خاندانوں کو بھی تحفظ فراہم کیا ہے۔

علاوہ ازیں، اس بل نے ڈیجیٹل کمپنیوں اور اشتہاری اداروں کو بھی واضح پیغام دیا ہے کہ منافع کمانے کے لیے معاشرے کو برباد کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ٹیکنالوجی کے شعبے میں اخلاقی معیارات قائم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس بل نے یہ اصول طے کر دیا ہے کہ ڈیجیٹل ترقی اور انسانی فلاح ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ معاون ہیں۔ اس قانون کے نفاذ سے ایک بڑی سماجی تبدیلی کی امید ہے۔ خاندان اپنی بچت محفوظ رکھ سکیں گے، نوجوان اپنی توانائیاں تعلیمی اور تخلیقی سرگرمیوں میں لگائیں گے، اور ملک کی معیشت مضبوط ہوگی۔ اس کے علاوہ، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر شفافیت اور اخلاقی معیار قائم ہوں گے، جس سے سماجی برائیوں اور مالی استحصال کا خاتمہ ممکن ہوگا۔ یہ قانون نہ صرف فرد کی فلاح و بہبود کا ضامن ہے بلکہ بھارت کو ایک ذمہ دار، محفوظ اور ترقی یافتہ ڈیجیٹل معاشرہ بنانے کی راہ ہموار کرے گا۔

Mobile:9716518126

خطرناک معاندانہ خاموشی

ملک میں کون سا ایسا شعبہ ہے جہاں فرقہ پرستی نے اپنے پاؤں پوری طرح نہ پھیلا لئے ہوں، یہ بات ہوا میں نہیں کہی جا رہی بلکہ اس کی حقیقت کا اندازہ مختلف ریاستوں میں پیش آ رہے عجیب و غریب بلکہ ناقابل تصور واقعات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے اور ہمارے ذہنوں میں جو کئی ایک سوالات اٹھتے ہیں ان میں سے ایک سوال یہ بھی ہے کہ کیا ہندو سماج نفرت میں اس قدر آگے بڑھ چکا ہے بلکہ اندھا ہو چکا ہے کہ وہ مسلمانوں کی دشمنی میں خود اپنے بچوں کی قربانی دینے انہیں موت کے منہ میں ڈھکیلنے کیلئے تیار ہے اور اگر اپنے بچوں کی زندگیوں کو خطرہ میں ڈال کر اس سے مسلمانوں کو ہراساں و پریشان کرنے کا کوئی بہانہ اسے ملتا ہو۔ مثال کے طور پر کرناٹک کے ایک سرکاری اسکول میں پیش آیا واقعہ یقیناً دل دہلا دینے والا ہے جہاں محض ایک مسلم ہیڈ ماسٹر کو ہٹانے کے لئے پانی کی ٹانکی میں زہر ملا دیا گیا تا کہ طلباء اس ٹنکی کا پانی پئیں، ان کی زندگیاں خطرہ میں پڑ جائیں اور اس بہانے سے مسلم ہیڈ ماسٹر کو پھنسا کر صرف اسکول سے ہی نہیں ملازمت سے بھی برخاست کروا دیا جائے۔ اس سے بڑی افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرہ نے اسے بری طرح نظر انداز کر دیا

اب سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے پانی کی ٹنکی میں زہر ملایا گیا کیا ان کی برادری کے بچے اس اسکول میں نہیں پڑھتے۔ کیا ان کی اس مذموم حرکت سے ان بچوں کی زندگیاں خطرہ میں نہیں پڑ گئی تھیں۔ اور پانی میں زہر صرف اس لئے ملایا جا رہا ہے کہ اس کا الزام ایک مسلم ٹیچر پر سر لگا دیا جائے اور اسے سماج میں ذلیل و رسوا کیا جائے اور اسے انسانیت کا دشمن ثابت کرتے ہوئے اسکول اور سماج اور برادری سے باہر کر دیا جائے۔ معاشرہ میں بدنام کیا جائے یا اسے عبرت ناک سزا دلائی جا سکے۔ اسی تناظر میں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا اپنے بچوں سے محبت کا جذبہ اہم ہے یا پڑوسی سے نفرت کا جذبہ جسے آپ نے قومی جذبہ بنانے کی کوشش کی ہے وہ اہم ہے؟ واضح رہے کہ یہ سوال یا سوالات پچھلے چند دنوں سے ہمارا مسلسل تعاقب کر رہے ہیں اور ہمارے ذہن میں کرناٹک کے اس اسکول کا واقعہ بار بار گردش کر رہا ہے، جس میں ایک مسلم ہیڈ ماسٹر کو بدنام کر کے اسے ہٹانے کیلئے کچھ لوگوں نے اسکول کے پانی میں زہر ملا دیا۔ ان لوگوں نے یہ نہیں سوچا کہ زہر ملا ہوا پانی کوئی اور نہیں بلکہ خود ان کے بچے پئیں گے۔ بعد میں پتہ چلا کہ اس طرح کی نہایت گھناؤنی بلکہ انسانیت سے گری حرکت مریادا پرشوتم کے نام پر بنی ہندوتوا تنظیم رام سینا کے کارکنوں نے کی۔

بتا دیں کہ رام سینا کے ایک لیڈر ساگر پاٹل اور اس کے دو دوستوں کی اسکول کی ٹنکی میں کیڑے مار دوا ملانے کے الزام میں گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ ساگر پاٹل نے اپنے دوست کرشنا کو بلیک میل کرتے ہوئے بتایا کہ وہ دوسری ذات کی عورت کے ساتھ اس (کرشنا) کے ناجائز تعلقات کے بارے میں جانتا ہے اور وہ یہ راز گاؤں والوں کے سامنے فاش کر دے گا۔ اس بلیک میلنگ سے ڈر کر کرشنا نے اپنے ایک دوست ماکن گوڑا پاٹل کے ساتھ جا کر کیڑے مار دوا خریدی اور دونوں نے اس اسکول کے ایک طالب علم کو چاکلیٹس دیئے، پانچ سو روپئے کی رقم دی اور کیڑے مار دوا کو پانی کی ٹنکی میں ڈالنے کیلئے کہا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جن بچوں نے پانی پیا ان میں سے کچھ بیمار پڑ گئے۔ تحقیقات پر پانی کی ٹنکی کے قریب ایک کیڑے مار دوا کی ایک بوتل پڑی ملی جس میں کچھ دوا باقی تھی۔ بچے تو بچے اور من کے سچے ہوتے ہیں جس بچے نے پانی میں کیڑے مار دوا ڈالی تھی اس نے صاف صاف بتا دیا کہ اسے یہ بوتل کس نے دی اور کیسے اسے پانی کی ٹنکی میں ڈالنے کیلئے کہا۔ اچھی بات یہ ہوئی کہ اس واقعہ میں کوئی ہلاکت نہیں ہوئی۔ بہر حال کرناٹک پولیس نے رام سینا کے ان کارکنوں کو بچوں کی زندگیاں خطرہ میں ڈالنے کے الزام میں گرفتار کر لیا اور امید ہے کہ پولیس اس انداز میں تحقیقات کرے گی کہ وہ مالیگاؤں دہشت گردانہ حملہ کے ملزمین کی طرح قانون کی پکڑ سے بچ نہیں پائیں گے۔ اس واقعہ کے کوریج میں میڈیا نے انتہائی تعصب و جانبداری کا بدترین مظاہرہ کیا۔ اگر واقعہ کے کردار مختلف ہوتے تو وہ اس واقعہ پر گھنٹوں نہیں بلکہ کئی دنوں تک چیختا چلاتا رہتا اور اسے قومی خبر میں تبدیل کر دیتا۔ اگر پولیس کی بروقت کارروائی اور اپنا فرض ادا کرنے میں ناکام ہوجاتی تو پھر بیچارہ ہیڈ ماسٹر کا برا حال ہوتا۔ اس واقعہ سے میڈیا کا انجان ہوجانا یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ میڈیا نے غنڈوں کی اس خطرناک حرکت پر پردہ کیوں ڈالا۔

میڈیا کی خاموشی سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کس قدر اخلاقی پستی کا شکار ہو گیا ہے۔ ساتھ ہی ہمیں ہمارے معاشرہ کے کھوکھلے پن کا بھی یہ واقعہ احساس دلاتا ہے۔ میڈیا نے تو خود کو مسلم مخالف پروپگنڈہ کیلئے وقف کر دیا ہے وہ ہندوتوا تنظیموں کے حقیقی چہروں کو بے نقاب کرنے میں کسی قسم کی دلچسپی نہیں رکھتا کیونکہ وہ خود ہندوتوا تنظیموں کی توسیع شدہ شکل میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ابھی کچھ ہی دن پہلے اتر پردیش کے فتحپور میں ایک دو سو برس پرانی خانقاہ پر کچھ غنڈوں نے چڑھ کر توڑ پھوڑ کی اووو۔ پولیس کھڑی تماشا دیکھتی رہی ویڈیو میں سب صاف نظر آ رہا ہے۔ ذرا سوچئے کہ یہی حرکت اگر کچھ بہکے ہوئے مسلمان کسی مندر پر چڑھ کر کرتے تو ان مسلمانوں ان کے گھر والوں اور ان کے گھروں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ کوئی ایسی کارروائی نہیں کی گئی کہ انصاف پسند لوگوں تک یہ پیغام جاتا کہ جرم کرنے والے ہندو یا مسلمان نہیں ہوتے۔ اور میدیا میں اس کی ایسی چرچا نہیں ہوئی جیسی کہ ہونا چاہئے تھی۔ میدیا کو ایسے معاملات کے بارے میں لکھتے وقت سانپ سونگھ جاتا ہے۔ یہ وہی میڈیا ہے جس نے کورونا وائرس کی عالمی وبا کے دوران ایک جھوٹی خبر کے ذریعہ معاشرہ میں بے چینی پیدا کی اور بے بنیاد طور پر یہ خبر پھیلائی کہ تبلیغی جماعت کے کارکن ملک میں کورونا پھیلانے کی سازش رچ رہے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ ایسی خبریں بھی نشر کی گئیں بلکہ پھیلائی گئیں کہ مسلمان پھیری والے ترکاریوں، میووں اور کھانے پینے کی چیزوں پر تھوکتے ہیں اور ان کا وہ جھوٹ اس قدر پھیلا کہ ہزاروں مسلمانوں کا روزگار چھن گیا۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

صُلح امام حسن علیہ السلام کا تاریخی منظر، پس منظر اور اس کا مطالعہ وتجزیہ

ڈاکٹر شجاعت حسین

زمانہ یہ سبق لے فاطمہ کے دل کے ٹکڑوں سے
کہاں پر صلح ہوتی ہے کہاں پر جنگ ہوتی ہے

حضرت ختمی مرتبتؐ کے نواسے اور حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کے دلبند حضرت امام حسن علیہ السلام نے معاویہ کے ساتھ صلح کر کے ملت اسلامیہ کو نہ صرف جنگ کی عظیم ہولناکیوں سے محفوظ رکھا بلکہ اپنی صلح کے دُور رس نتائج کی وجہ سے اپنی سیاسی بصیرت وفراست کی فوقیت کا لوہا بھی منوایا۔

ملت جعفریہ اس موضوع کے منظر و پس منظر کو بڑے فاضلانہ طور پر مطالعہ کریں، صلح امام حسنؑ کے بہترین نتائج سے آشنا ہونے کی ضرورت ہے۔ صلح حسنؑ کے بارے میں اپنوں کی اکثریت میں غلط فہمی پائی جاتی ہے جس کا مطالعہ خصوصاً آج کی دنیا میں حقیقتِ صلح سے واقف ہونا لازمی ہوجاتا ہے۔

امام حسن علیہ السلام کی صلح کی کامیابیاں جنگ کی فتوحات سے کم نہیں۔ فتح اسے نہیں کہتے جس میں قتل ہی کر دیا جائے بلکہ فتح اسے کہتے ہیں جس میں اہداف، ارادے و مقاصد عبور کئے جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ صلح اور جنگ میں بہت معمولی فرق ہوتا ہے۔ دونوں میں مقصد کسی اُلجھے ہوئے مسئلہ کو سلجھانا ہوتا ہے۔ سلجھانے کا طریقہ البتہ موقع کے لحاظ سے بدل جاتا ہے۔ عام تجربہ ورائے یہ ہے کہ کبھی کبھی جنگ سے زیادہ صلح ضروری ہوتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ میں نہ سمجھوں تو بھلا کیا کوئی سمجھائے مجھے۔ یہ واضح ہے کہ صلح امام حسنؑ سے جنگ سے زیادہ مقصد حاصل ہوا ہے۔ صلح اگر روشن خیالی اور اہداف کو مدنظر رکھی جائے تو جنگ سے زیادہ فیصلہ کن ہے۔ کیونکہ ہر بات اپنے وقت پر درست ہوتی ہے۔ صلح بھی اپنے محل پر کامیاب رہی۔

امیر شام کی اہلبیت علیہم السلام کے خلاف شازشیں امام حسن علیہ السلام کے سامنے تھیں۔ 40 ہجری میں حضرت امیر المومنینؑ کی زندگی کا چراغ گل ہوا تھا جس کے پیچھے امیر شام کا ہاتھ تھا۔ حالانکہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے ایک فوج جمع کی تھی کہ وہ امیر شام کی خفیہ ریشہ دوانیوں کا راز فاش کریں۔ امام حسنؑ کے سامنے یہ سب کچھ موجود تھا۔ وہ بنوامیہ کی خصوصیات سے بخوبی واقف تھے۔ آپؑ نے اپنے اردگرد معائنہ کیا تو دیکھا تو آپ کو اعوان وانصار کی کمی نظر آئی۔

یہ قابل ذکر امر ہے کہ دورِ خلافت کے تیسرے مرحلے سے ہی افواج اسلام مجاہدانہ نیت سے جنگ میں شریک نہ ہوتی تھیں۔ ان کا نظریہ بدل کر لوٹ مار اور دولت کی جانب رغبت ہوگئی تھی۔ سونے چاندی کے چند سکّوں کی چمک ایمان تھا۔ وہی زندگی کا وظیفہ و ہدف تھا۔ دوسری طرف حالات کی تدبر و تفکر سے مطالعہ کیا جائے تو آسانی سے اخذ کیا جاسکتا ہے کہ امام حسن علیہ السلام کے پاس مال ودولت نہ فوج اور نہ ہی وفادار و دیانتدار اصحاب تھے۔ آپؑ اپنی فوج کو لوٹ مار کی اجازت نہیں دے سکتے تھے۔ اب حالت یہ تھی اور آسانی سے مشاہدہ کیا جاسکتا تھا کہ اسلام نے بہت دلوں میں پوری طرح جگہ نہ کی تھی۔ آپؑ کے پاس فوج کی کمی، ان میں خون سے کھیلنے کے بجائے، تلواروں کی جھنکار کے بدلے سکّوں کی آواز نے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔ حالانکہ امام حسنؑ ان کو مخاطب کر ان کی برائیوں اور کمزوریوں کو بتاتے تھے۔ ان کے سامنے ان کی بزدلی کی داستانیں سناتے تھے۔ ان کی بیوفائی کا تذکرہ کرتے، ان کی عرب حمیت کو جوش میں لاتے تھے لیکن دلوں پر دولت کا قبضہ ہو گیا تھا۔ امام حسنؑ نے ایسا عمل اس لئے کیا کہ حجت تمام ہو جائے اور تاریخ کے صفحات گواہ رہیں کہ امام حسن علیہ السلام نے جنگ سے منہ نہیں موڑا۔ شیر خدا حیدر کرار کے فرزند نے ہر ممکن کوشش کی۔ واضح طور پر تحریر کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ جنگ سے نبرد آزمائی خودکشی کے مترادف تھا۔ جنگ ناممکن ہوگیا تھا۔ حقیقت یہ بھی ہے کہ حزب مخالف کی عسکری قوت اپنے شباب پر تھی۔

اب صرف صلح کو مفید اور کارگر بنانے سے کام چل سکتا تھا اور اسی میں امامؑ کی سیاسی قابلیت کا اندازہ ہر شخص کو ہوسکتا ہے۔ اس دوران آپ کوفہ سے مدائن کی طرف کوچ کر گئے۔ مدائن اپنے محل وقوع کے لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ایران، عراق اور حجاز سب کچھ قریب ہی تھے۔ آپؑ نے اس مقام خاص کا انتخاب اس لئے کیا کہ ساری اسلامی دنیا کے بیچ کھڑے ہوکر اپنا رُخ صاف کردیں۔ اس سے اور کوئی بہتر جگہ نہیں ہوسکتی تھی۔ اس مقام پر ساتھ دینے والے آسانی سے جمع ہوسکتے تھے۔ امام حسنؑ نے صلح کے اسباب پر پوری طرح اپنے خطبوں کے ذریعے آگاہ کیا کہ بعد میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ رہ جائے۔ یہ سب کرنے کے بعد صلح کے لئے آمادہ ہوئے۔ ایسا کیا لیکن اسلام آپؑ کے سینے سے لگا ہوا تھا۔ امامت کا تاج سر پر تھا۔ قرآن آپ کے قلب کی گہرائیوں میں تھا۔ اور اپنی نزع کی آخری سانسوں میں امام حسنؑ نے امام حسین علیہ السلام کو اپنا وصی اور ولی مقرر کیا۔

یہ ان باتوں سے آگاہ کرنا ضروری ہے کہ لوگ صلح چاہتے تھے۔ ہر طرف سے صلح کی آواز بلند ہوئی۔ مسلمانوں کو خون بہانا مناسب نہیں تھا۔ لوگ زندگی چاہتے تھے۔ علاوہ ازیں جو مٹھی بھر مددگار تھے وہ بھی جنگ میں ختم ہوجاتے اور جنگ میں شکست کا نتیجہ بھیانک ہوتا کہ حزب مخالف امام حسن علیہ السلام کو مجبور کرسکتا تھا کہ اس کی بات مانیں۔

شرائط صلح امام حسنؑ کی جانب سے پیش ہوئے۔ معاہدے کی شرطیں جامع اور انتہائی سیاست دانی اور فکر عمیق پتہ دیتی ہیں۔ اور ایک بات زیر غور ہونے چاہئے کہ جو صلح کی شرطیں پیش کر کے منوا سکے وہی فاتح خیبر وخندق کا فاتح پسر ہے۔

25 ربیع الاول، 41 ہجری کو کوفہ کے قریب مقام انبار میں فریقین کا اجتماع ہوا اور صلح نامہ پر امام حسن علیہ السلام اور امیر شام کے دستخط ہوئے اور گواہیاں ثبت ہوئیں۔ (نہایۃ العرب فی معرفۃ انساب العرب، صفحہ 80)

تکمیل صلح کے بعد امام حسن مجتبیٰ منبر پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: "اے لوگو! خدائے تعالیٰ نے ہم میں سے اول کے ذریعے سے تمھاری ہدایت کی اور آخر کے ذریعہ سے تمھیں خونریزی سے بچایا۔ حاکم شام نے اس امر میں مجھ سے جھگڑا کیا جس کا میں اس سے زیادہ مستحق ہوں لیکن میں نے لوگوں کی خونریزی کی نسبت اس امر کا ترک کر دینا بہتر سمجھا۔ تم رنج وملال نہ کرو میں نے حکومت اس نااہل کو دے دی اور اس کے حق کو جائے ناحق پر رکھا۔ میری نیت اس معاملہ میں صرف امت کی بھلائی ہے۔ (تاریخ خمیس، جلد2، صفحہ 325)

امام حسن علیہ السلام کی عظمت ان سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپؑ کی شان میں قرآن میں بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں جن میں آیت تطہیر، آیت انما ولیکم، آیت مباہلہ، آیت قربیٰ، سورۂ کوثر، اور سورۂ ھل اتیٰ زیادہ مشہور ہیں۔ اسی طرح بہت سی احادیث محمد مصطفیٰ ﷺ بھی تواتر سے ہیں۔ آپؑ کو جوانان جنت کا سردار کہا، حسنؑ مجھ سے ہیں اور میں حسنؑ سے ہوں، اپنی خنکی چشم اور جگر کا ٹکڑا بتایا۔ آپ بچپن سے تربیت رسولؐ، علیؑ وفاطمہؑ میں رہے اور طفلی میں ہی لوح محفوظ کا مطالعہ کرتے تھے۔ صلح حسنؑ آپ کا بڑا کارنامہ ہے جس سے مسلمانوں کی خانہ جنگی اور خون و خرابہ کا سد باب ہوا اور نقاب ملوکیت الٹ کر حق و باطل آشکار کیا۔

امام حسن علیہ السلام کی صلح کی مکمل شرائط قارئین و عزاداروں کے علم میں اضافہ کے لئے تحریر کیا جارہا ہے۔ اس صلح میں امت کی بھلائی تھی:

1. یہ کہ معاویہ حکومت اسلام میں، کتاب خدا اور سنت رسول پر عمل کریں گے۔ 2. یہ کہ معاویہ کو اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد کرنے کا حق نہ ہوگا۔ 3. یہ کہ شام و عراق و حجاز و یمن کا جگہ کے لوگوں کے لیے امان ہوگی۔ 4. یہ کہ حضرت علیؑ کے اصحاب اور شیعہ جہاں بھی ہیں ان کے جان و مال اور ناموس و اولاد محفوظ رہیں گے۔ 5. یہ کہ معاویہ حسن ابن علی اور ان کے بھائی حسین ابن علی اور خاندان رسول میں سے کسی کو بھی نقصان پہنچانے یا ہلاک کرنے کی کوشش نہ کریں گے نہ خفیہ طور پر اور نہ اعلانیہ اور ان میں سے کسی کو کسی جگہ دھمکایا اور ڈرایا نہیں جائے گا۔ 6. یہ کہ امیر المومنینؑ کی شان میں کلمات نازیبا جواب تک مسجد جامع اور قنوت نماز میں استعمال ہوتے رہے ہیں وہ ترک کردیے جائیں۔ آخری شرط کی منظوری میں مخالف کو عذر ہوا تو یہ طے پایا کہ کم از کم جس موقع پر امام حسن علیہ السلام موجود ہوں اس جگہ ایسا نہ کیا جائے۔ یہ معاہدہ ربیع الاول یا جمادی الاول 41 ہجری کو عمل میں آیا۔ (چودہ ستارے، صفحہ 192)

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ امام حسن علیہ السلام انسان کی حیات، عجز کی کائنات، سبب نجات، آبروئے رسالت، کمال امامت، اوج ولایت، سدرہ ہدایت، خلق حسن کی دلکشی، اخوت کی شبنمی، حکمت کی شگفتگی، عرفان کی چاندنی، زمزم امراض روحانی، عفوو درگزر کی جولانی، صفاتِ یزدانی، اوصاف حمیدہ کا گلدان، خدا کا خاص ارمغان، حسن عمل کا میزان، انسانیت کا ارمان، جرأت کی شان، ہدایت کی آن، محکم ایقان، آپؑ ہیں عاجزی کی آب وتاب، امن کا آفتاب، سخاوت کا ماہتاب، دل ملوکیت کا اضطراب، جوانان جنت کے سردار، صلح کا اوتار، امن کے کردگار، ضاعی خالق کے شاہکار، اخوت کے آبشار، نفاق کے لئے ضرب تلوار، عزم کا کہسار، مکارم اخلاق کا نشان، کعبہ صدق وصفا، طور کی تنویر، فخر قرآن جلی، شان خدا، رشک حرم، صبر وتحمل کا کمال:

یہ بشر ان کے سبب اشرف مخلوق ہوا
روبرو ان کے، خضر علم کا مرزوق ہوا
ان سے ہدیں کی عزت انھیں حرمت کہئے
فرق انسان یہ برستی ہوئی رحمت کہئے

یہی سب اسباب تھے جس کی بنا پر امام حسن علیہ السلام کو جعدہ بنت اشعث کے ذریعہ زہر دلوایا:

نوحہ کرتی تھیں یہ زینبؑ کہ دہائی اماں
بھائی بھائی میں ہوئی ہائے جدائی اماں

آپؑ کی شہادت 28 صفر المظفر 50 ہجری کو واقع ہوئی۔ (تاریخ ابوالفداء، جلد 1، صفحہ 182؛ عقد الفرید، جلد2، صفحہ 211؛ روضۃ المناظر، جلد 11، صفحہ 133)

امام حسنؑ کی وصیت کے مطابق انھیں سرور کائناتؐ کے پہلو میں دفن کرنے کے لئے جنازہ لے جایا گیا لیکن بنی امیہ خصوصاً مروان وغیرہ نے پہلوئے رسول ﷺ میں دفن ہونے سے روکا۔ اس وقت حضرت عائشہ بھی خچر پر سوار ہوکر آ پہنچیں اور اپنے گھر میں دفن ہونے سے روک دیا (روضۃ المناظر، جلد 11، صفحہ 133) یہاں تک بات بڑھ گئی کہ آپ کی تابوت پر تیر کی بارش کردی نتیجتاً آپؑ کی تابوت میں ستر تیر پیوست ہوئے تھے (تاریخ اسلام، جلد 1، صفحہ 28) آخر کار ناچار نعش مبارک کو جنت البقیع میں لا کر دفن کیا گیا۔ (تاریخ کامل، جلد3، صفحہ 182) آپؑ کی شہادت 47 سال کی عمر مبارک میں واقع ہوئی۔

موبائل 7060888223

ربیع الاول کا پیغام امن، اخوت اور رحمتِ مصطفی

مولانا قاری محمد یوسف عزیزی

ربیع الاول کی بہاریں آتی ہیں تو فضاؤں میں ایک عجب نورانیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ دلوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، زبانیں بے اختیار درود وسلام پڑھنے لگتی ہیں، اور ایمان والوں کے گھروں میں چراغاں کی کیفیت چھا جاتی ہے۔ یہ مہینہ وہ ہے جس میں کائنات کی سب سے عظیم نعمت عطا ہوئی، وہ رحمتِ مجسم جن کی آمد نے صدیوں کی اندھیری راتوں کو اجالے میں بدل دیا۔ جب میلاد النبیؐ کا ذکر ہوتا ہے تو دراصل ہم اس دن کی یاد تازہ کرتے ہیں جس نے تاریخ کے دھارے کو بدل ڈالا اور انسانیت کو حیات نو بخشی۔ اس دن کی یاد کو زندہ رکھنا اور اس پر خوشی منانا صرف جذباتی وابستگی نہیں بلکہ قرآنی حکم کی تعمیل بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوش ہو جانا چاہیے، اور اہلِ ایمان متفق ہیں کہ اللہ کا سب سے بڑا فضل اور سب سے بڑی رحمت خود حضور اکرمؐ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امت کے اکابرین ہمیشہ اس خوشی کو اظہار کا ذریعہ بناتے رہے ہیں اور اسے باعثِ برکت سمجھتے آئے ہیں۔

ہندوستان کی سرزمین پر جب ہم اپنے بزرگوں کو دیکھتے ہیں تو سب سے پہلا نام حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کا سامنے آتا ہے۔ وہ محض محدث نہیں بلکہ روحانیت کے امام تھے۔ انہوں نے میلاد النبیؐ کی محافل کو اہلِ ایمان کی پرانی روایت قرار دیا اور فرمایا کہ ان مجالس میں شرکت کرنے سے دلوں کو تازگی ملتی ہے، ایمان میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ یہ الفاظ کسی عام آدمی کے نہیں بلکہ اس عظیم شخصیت کے ہیں جنہیں 'شیخ المحدثین' کہا جاتا ہے۔ اسی دہلی میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے بھی میلاد کے تعلق سے ہمیشہ مثبت رویہ اپنایا۔ وہ جانتے تھے کہ امت کی بقا عشقِ رسولؐ میں ہے۔ انہوں نے اپنی تعلیمات میں بار بار بتایا کہ حضورؐ کی آمد پر خوشی منانا اللہ کے احسان کو تسلیم کرنا ہے۔ ان کے صاحبزادے شاہ عبدالقادر دہلویؒ نے اپنی تفسیر میں بھی یہی بات رکھی کہ رسول اللہؐ کی ولادت ایمان والوں کے لیے سب سے بڑی بشارت ہے۔ گویا دہلی کی فضا میلاد النبیؐ کے ذکر سے ہمیشہ معطر رہی۔

برصغیر کی تاریخ میں اگر کوئی شخصیت ایسی ہے جس نے میلاد النبیؐ کی شرعی حیثیت کو عام فہم انداز میں امت کے سامنے رکھا تو وہ امام احمد رضا خان بریلویؒ ہیں۔ ان کے قلم نے میلاد کے حق میں جو تحریریں دیں وہ آج بھی زندہ ہیں۔ انہوں نے میلاد کو محض جواز نہیں بلکہ ایمان کا سہارا قرار دیا۔ ان کے مطابق جب ایک مسلمان محفلِ میلاد میں بیٹھتا ہے تو اس کے دل میں عشقِ رسولؐ بڑھتا ہے، ایمان تازہ ہوتا ہے اور روح کو سکون ملتا ہے۔ امام احمد رضا قادریؒ نے صدیوں کی علمی وروحانی روایت کو اپنی فتاویٰ اور تحریروں کے ذریعے ایسا مضبوط سہارا دیا کہ آج بھی ان کا نام آتے ہی میلاد النبیؐ کی خوشبو پھیل جاتی ہے۔

یہ بات بھی اہم ہے کہ میلاد النبیؐ کا تعلق صرف علما یا صوفیا تک محدود نہیں بلکہ قوم کے مفکرین اور اہلِ قلم بھی اس کے قائل رہے ہیں۔ شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ کی مثال سب کے سامنے ہے۔ ان کی شاعری محض غزل یا نغمہ نہیں بلکہ ملت کا آئینہ ہے۔ اقبالؒ کے نزدیک عید میلاد النبیؐ امت کو اس کی اصل کی یاد دلاتا ہے، اسے بتاتا ہے کہ اصل قوت عشقِ مصطفی میں ہے۔ ان کا یہ اعتراف دراصل یہ پیغام دیتا ہے کہ میلاد کی خوشی ملت کے لیے محض ایک یادگار تقریب نہیں بلکہ نئی روح پھونکنے والی ایک حقیقت ہے۔ محافلِ میلاد میں جو کچھ ہوتا ہے، وہ اسلام کی اصل تعلیمات کی جھلک ہے۔ قرآن کی تلاوت سے محفل کا آغاز ہوتا ہے، درود وسلام کی صدائیں بلند ہوتی ہیں، حضورؐ کی سیرت بیان کی جاتی ہے، نعتیں پڑھی جاتی ہیں، اور آخر میں غربا ومساکین کے لیے دسترخوان سجتے ہیں۔ یہ سب کچھ دراصل اس بات کا اعلان ہے کہ مسلمان اپنے نبی کی آمد پر شکر بجالا رہے ہیں۔ یہ شکر یہی ایمان کی روح ہے، اور یہی قرآن کا پیغام ہے۔

مدینہ منورہ کی گلیوں میں جب حضور تشریف لائے تو اہلِ مدینہ نے دف بجا کر خوشی کا اظہار کیا اور "**طلع البدر علینا**" کے اشعار پڑھے۔ اگر خوشی منانا ناجائز ہوتا تو وہ منظر کبھی سامنے نہ آتا، لیکن تاریخ بتاتی ہے کہ حضورؐ نے اسے پسند فرمایا۔ پھر آپ نے خود پیر کے دن روزہ رکھا اور فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی۔ گویا ولادت کو یاد کرنا اور اس پر خوش ہونا خود سنتِ نبوی ہے۔

یہ تمام شواہد اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ میلاد النبیؐ کوئی وقتی ایجاد نہیں بلکہ ایمان کی علامت ہے۔ اس کا مقصد صرف چراغاں یا جلوس نہیں بلکہ ایمان کی تجدید اور محبتِ رسولؐ کا اظہار ہے۔ آج جب ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا بے سکونی اور بدامنی کا شکار ہے، اخلاقیات کا جنازہ نکل رہا ہے اور امت انتشار میں مبتلا ہے تو میلاد النبیؐ کی محافل ایک نئی امید کا چراغ ہیں۔ یہ ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ ہمارے زوال کا علاج صرف اور صرف عشقِ رسولؐ میں ہے۔

اگر ہم واقعی ان محافل سے سبق لیں تو یہ ہماری اجتماعی زندگی میں انقلاب لا سکتی ہیں۔ یہ ہمیں اخوت، بھائی چارے، خدمتِ خلق اور اطاعتِ رسولؐ کا پیغام دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں سے میلاد النبیؐ منانے کی روایت جاری ہے اور آج بھی دنیا کے ہر کونے میں جب ربیع الاول آتا ہے تو مسلمان خوشی وعقیدت کے ساتھ چراغاں کرتے ہیں، محفلیں سجاتے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا جینا مرنا مصطفی کے نام کے ساتھ ہے۔ یہ وقت ہے کہ ہم میلاد النبیؐ کو محض رسمی جلوس یا تقریر کی حد تک نہ رکھیں بلکہ اسے اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان محافل کے ذریعے اپنے بچوں میں عشقِ رسول کا چراغ روشن کریں، اپنی نوجوان نسل کو سیرتِ مصطفی کے پیغام سے روشناس کرائیں اور اپنے گھروں کو درود وسلام کی خوشبو سے مہکائیں۔ یہی میلاد کا اصل مقصد ہے اور یہی ہمارے بزرگوں کا پیغام ہے۔

جشنِ میلاد النبیؐ کا انعقاد ہمیں ہر سال یہ یاد دلاتا ہے کہ اللہ نے اپنے محبوبؐ کے ذریعے ہمیں کتنا بڑا انعام دیا ہے۔ شاہ عبدالحق دہلویؒ کی دعاؤں، شاہ ولی اللہؒ کی تعلیمات، شاہ عبدالقادرؒ کی تفاسیر، اقبالؒ کے اشعار اور امام احمد رضاؒ کے فتاویٰ سب ایک ہی بات پر جمع ہیں کہ حضورؐ کی آمد پر خوشی منانا ایمان کی علامت ہے اور یہی سعادت بندے کے لیے دنیا وآخرت کی کامیابی ہے۔ ربیع الاول کی یہ گھڑیاں ہمیں یہ عہد کرنے پر مجبور کرتی ہیں کہ ہم اپنی زندگی کو میلاد کی اصل روح کے مطابق گزاریں گے۔ اپنے گھروں میں، اپنی مسجدوں میں، اپنی محفلوں میں اور اپنی سماجی زندگی میں حضورؐ کی محبت کو سب سے بڑی طاقت بنائیں گے۔ یہی پیغام میلاد ہے اور یہی ہماری بقا کا راز ہے۔

بانی وناظم جامعۃ القراء، لکھنؤ، 9559100786

گزشتہ سے پیوستہ

زندگانئی عبداللہ بن جعفر علیہ السلام

سید سرفراز عباس رضوی کراروی

عبداللہ بن جعفر کے جنگی کارنامے: جناب عبداللہ بن جعفر امیر المومنین علی علیہ السلام کے ہمراہ ہر معرکہ میں شریک رہے جنگ جمل، جنگ نہروان اور صفین میں آپ کی کارکردگی و نبرد آزمائی مشہور ہے تاریخ میں ہے کہ "در جنگ صفین از امیران لشکر علی بود" آپ جنگ صفین میں حضرت علیؑ کے لشکر کے سپہ سالاروں میں سے تھے (تاریخ سیستان ،ص ۹۰، ناسخ التواریخ جلد ۳ ،ص ۳۳۹، الاعلام زرکلی جلد ۲ ،ص ۵۵۰ وعقد الفرید وفرہنگ دہخدا ،ص ۷۰ لفظ عبداللہ) سپہر کاشانی کا بیان ہے کہ عباس اللہ بن جعفر نے معرکہ صفین میں ایک لشکر کے ساتھ فوج شام پر زبردست حملہ کیا اور شمشیر براں کے ذریعہ کشتوں کے پشتے لگا دئے تھے (ناسخ التواریخ جلد ۳ ،ص ۳۳۹ طبع قدیم ایران) نیز جنگ صفین میں جنگ بندی کے عہد نامے پر حضرت علیؑ کی جانب سے شاہد تھے (حاشیہ الحسین عمرابوالنصر ،ص ۱۹۸ مطبوعہ الہ آباد)۔

امیر المومنین حضرت علیؑ کی تجہیز و تکفین میں آپ کی شرکت: علماء و مؤرخین قلم بند کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد امام حسنؑ، امام حسینؑ اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا اور محمد حنفیہ نے پانی ڈالنے میں مدد کی (الامامۃ والسیاسۃ جلد اول ،ص ۱۳۴ ، ینابیع المودہ ،ص ۲۴۴، البدایہ والنہایہ جلد ۷ ،ص ۳۶۳، ارشاد مفید ،ص ۷ ،کشف الغمہ ،ص ۱۳۱، تاریخ الخلفاء ،ص ۱۷۵، صواعق محرقہ، ومطالب السؤل) علامہ ابو الفرج اصفہانی اور علامہ مسعودی لکھتے ہیں "تولی غسلہ ابنہ الحسنؑ وعبداللہ بن جعفر" آپ کو آپ کے فرزند امام حسنؑ اور عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا (مقاتل الطالبیین ،ص ۲۶ ومروج الذہب جلد ۲، ۴۱۴) علامہ گنجی شافعی خامہ فرسائی فرماتے ہیں "ان الحسنؑ والحسین وعبداللہ بن جعفر غسلوا وکفنوا ثلثۃ اثواب" امام حسنؑ امام حسینؑ اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا اور تین پارچوں میں تکفین کا فریضہ ادا کیا (کفایۃ الطالب ،ص ۲۲۴ مطبوعہ بیروت) نور الابصار ،ص ۱۱۸، از عالم اہل سنت شبلنجی مصری طبع بیروت میں ہے کہ "غسلہ الحسن والحسینؑ وعبداللہ بن جعفر ومحمد ابن حنفیہ وکفن ثلثۃ اثواب لیس فیھا قمیص ولا عمامہ" نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ "وحسنین وعبداللہ بن جعفر غسل دادند ومحمد ابن حنفیہ آب می ریخت کفن آنجناب بدستور کفن نبوی بود نہ قمیص داشت نہ دستار ھمیں سہ لفافہ جامہ بود (الفرع النامی ،ص ۱۵ طبع بھوپال ۱۳۰۱ھ)

جنازۂ حضرت علیؑ میں آپ کی ہمراہی: کتب و تواریخ میں ہے کہ احباب واعزاء میں سے جو بھی جنازۂ امیر المومنین میں شرکت کی غرض سے حاضر ہوتا تھا امام حسنؑ اسے واپس کردیتے تھے اور وہ اشخاص جو جنازہ کے ہمراہ روانہ ہوئے امام حسنؑ، امام حسینؑ، عبداللہ بن جعفرؓ اور محمد حنفیہؒ تھے (طوفان البکاء ،ص ۱۰۳ شعلہ پنجم طبع ایران) مؤرخین کا کہنا ہے کہ جنازہ چلتے چلتے ایک مقام پر خود بہ خود رکا اور ذرا سی مٹی ہٹانے پر ایک تازہ قبر نمودار ہوگئی (تاریخ ابوالفداء وغیرہ) شیخ مفید علامہ طبرسی اور شیخ عباس قمی علیہم الرحمہ رقم طراز ہیں جنازۂ امیر المومنین کی تدفین کے لئے امام حسن وامام حسینؑ کے ہمراہ جناب عبداللہ بن جعفر بھی قبر میں اترے تھے (ارشاد مفید ،ص ۱۴ طبع ایران ۱۳۰۴ھ واعلام الوری ،ص ۲۰۲ وانوار البہیہ ،ص ۳۴ ومنتہی الآمال جلد اول ،ص ۱۸۴) علامہ سپہر کاشانی کا بیان ہے جنازۂ امیر المومنینؑ کو طلوع صبح صادق سے قبل دفنا دیا گیا و "با امام حسنؑ برادرانش امام حسینؑ ومحمد حنفیہؒ وعبداللہ بن جعفرؓ داخل قبر شدند" اور امام حسنؑ کے ساتھ آپ کے برادران امام حسینؑ، محمد حنفیہؒ اور عبداللہ بن جعفرؓ قبر میں داخل ہوئے تھے اور انھیں لوگوں نے آپ کو دفنایا تھا (ناسخ التواریخ جلد ۳ ،ص ۶۸۷)

آپ کے اوصاف و فضائل اور عادات و شمائل: جناب جعفر طیار کے نور نظر جناب عبداللہ بڑے فضائل و کمالات کے مالک ہیں آپ کے وہ اوصاف وکمال جو علماء ومؤرخین نے اپنی کتب میں زیب قرطاس فرمائیں ہیں ان کو ہم یہاں قلم بند کرتے ہیں۔ (۱) علامہ ابن عبدالبر قرطبی متوفی ۴۶۳ھ کا بیان ہے عبداللہ بن جعفرؓ سخی ظریف، خلیق، عفیف اور کریم النفس تھے (استعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد ۲ ،ص ۲۶۷) یہی کچھ اسد الغابہ جلد ۳ ،ص ۱۳۴ میں بھی ہے۔ محمد بن سعد الکاتب کا کہنا ہے آپ کے واقعات فضائل کثیر اور بہت زیادہ ہیں (طبقات الکبریٰ جلد ۴) علامہ یافعی تحریر کرتے ہیں آپ کے فضائل و مکارم اور آنحضرت ﷺ سے آپ کی قرابت قریبہ مانند آفتاب روشن وظاہر ہے (مرآۃ الجنان) عماد الدین طبری رقم طراز ہیں جناب عبداللہ عالم، فاضل ،شجاع و بہادر اور سخی انسان تھے (کامل بہائی جلد ۲ ، ص ۲۴۷) علامہ صدر الدین قزوینی کہتے ہیں آپ کی قدر ومنزلت اور آپ کے عقیدہ وایمان میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں (حدائق الانس جلد اول ،ص ۵۰) شیخ عباس قمی تحریر فرماتے ہیں "فضائلہ کثیرہ مشہورہ" آپ کے فضائل و مناقب بہت زیادہ اور نہایت مشہور ہیں (سفینۃ البحار جلد ۲ ،ص ۱۲۶) شیخ جعفر نزاری بیان کرتے ہیں "کان احسن الناس وجھاً وافصحھم منطقاً واکثرھم کفاً" عبداللہ بن جعفرؓ خوش منظر، خوش گفتار اور سخی ترین مردم تھے (انوار علویہ ،ص ۶۹) صاحب خصائص زینبیہ ،ص ۸۳ میں لکھتے ہیں آپ جلالت و بزرگی میں معروف اور کلام اللہ کی تفسیر پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ سپہر کاشانی تحریر کرتے ہیں آپ نہایت خوش شکل صبیح المنظر اور شجاعت وسخاوت میں بڑا کمال رکھتے تھے (ناسخ التوارخ جلد ۳ ،ص ۳۳۹) علامہ جزائری لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفرؓ کو وہ افتخار حاصل ہے جو قریش میں کسی کو بھی میسر نہیں اول یہ کہ آپ صباحت منظر میں عبداللہ بن عبدالمطلب کی ہوبہو شبیہ تھے، دوم ایسے عالم وفقیہ تھے کہ آپ کا شمار راویان احادیث اور مفسرین کلام اللہ میں ہوتا ہے نیز علم و معرفت، دانش وبینش اور فصاحت بلاغت ومناظرات میں آپ کا کوئی مقابل وثانی نہ تھا، سوم آپ کا نسبی شرف، آنحضرت سے آپ کی قرابتداری اور ذوی القربیٰ کے مابین آپ کی قربت منزل کمال پر تھی، چہارم آپ ایسے ثروت مند تھے کہ عوام الناس آپ کو "عبداللہ الجوادؓ" کے لقب سے خطاب کرتے تھے، پنجم جناب زینبؑ کی زوجیت وہمسری اور امیر المومنینؑ کی دامادی کا شرف اس پر مستزاد ہے۔

مؤرخ ابن عبدالبر کی ناانصافی: بعض مؤرخین اہل سنت کے درمیان یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ جناب جعفر بن ابی طالب کے چشم وچراغ اور زینب بنت علیؑ کے شوہر نامدار جناب عبداللہ بن جعفر نعوذ باللہ غناء وموسیقی کے دلدادہ تھے مثلاً پانچویں صدی ہجری کے نامور مؤرخ ورجالی علامہ حافظ ابو عمر یوسف بن عبداللہ اندلسی مغربی شفعی المتوفی ۴۶۳ھ کا بیان ہے "وکان عبداللہ لا یریٰ بسماع باساً" یعنی جناب عبداللہ غناء وموسیقی (گانا بجانا) کی سماعت میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں ایک واقعہ بھی تحریر کیا ہے، مؤرخ مذکور کی دیکھا دیکھی فخر الدین محمد حلبی نے بھی اپنی کتاب فوات الوفیات طبع بولاق مصر میں یہی بات کہی ہے۔ لیکن معلوم ہونا چاہئے کہ یہ جناب عبداللہ پر سراسر بہتان ہے عبداللہ بن جعفر جیسی پاکیزہ جلیل القدر اور پابند شرع ذات سے ہرگز بعید ہے کہ وہ اس طرح کی لغویات اور شرعی منہیات کے مرتکب ہوں ضرور یہ ہوائی کسی اموی نمک خوار نے اڑائی ہے۔

سخاوت عبداللہ بن جعفرؓ پر علمائے اسلام کا اجماع

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ عبداللہ بن جعفرؓ دنیا کے سخی ترین انسان تھے آپ کی عطا کے آگے دینائے سخاوت ہیچ اور اسخیائے زمانہ بخیل معلوم ہوتے ہیں آپ کی دریا دلی وفیاضی پر تمام علماء ومؤرخین کا اجماع واتفاق ہے علامہ ابن عبدالبر قرطبی لکھتا ہے "ان اجواد العرب فی الاسلام عشرۃ الخ۔۔۔" سرزمین عرب پر دس افراد سخی ترین مردم تھے جن میں نمایاں حیثیت جناب عبداللہ بن جعفرؓ کی ہے (استیعاب فی معرفت الاصحاب جلد ۲ ،ص ۲۶۷) دینائے اسلام کا قدیم ترین مؤرخ ابن قتیبہ دینوری المتوفی ۲۷۶ھ کہتا ہے عبداللہ بن جعفر تمام عرب میں سخی ترین انسان تھے (المعارف مطبوعہ مصر) علامہ تقی الدین بن ابی بکر بن علی المعروف بہ ابن حجت حموی کا بیان ہے کہ مکہ کے سخی ترین افراد میں تین اشخاص تھے عبید اللہ بن عباس، عبداللہ بن جعفر اور سعید بن عاص (ثمرات الاوراق ،ص ۱۲۷ برحاشیہ المستطرف مطبوعہ مصر) فخر الدین محمد حلبی رقم طراز ہیں "لم یکن فی الاسلام اسخیٰ منہ" مسلمانوں میں آپ سے بڑا کوئی سخی تھا ہی نہیں (فوات الوفیات ،ص ۲۱۰ طبع بولاق مصر) ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ کا کہنا ہے کہ "اخبارہ فی الکرم شہیرہ" آپ کے جود وکرم کے واقعات مشہور ومعروف ہیں (تہذیب التہذیب) شیخ الاسلام علامہ سلیمان قندوزی حنفی تحریر کرتے ہیں حضرت علی بن ابی طالبؑ، عبداللہ بن جعفرؓ اور ابن عباس کی سخاوت ایسی ہے جس کے آگے تمام روئے زمین کے اسخیاء بخیل معلوم ہوتے ہیں (ینابیع المودہ ،ص ۱۸۲ و کشف الغمہ ،ص ۱۲ طبع ایران ۱۲۹۴ھ) ابن اثیر جزری متوفی ۶۳۰ کا کہنا ہے جناب عبداللہ کی دریادلی کے واقعات اتنے زیادہ ہیں جنھیں شمار نہیں کیا جاسکتا ہے (اسد الغابہ جلد ۳ ،ص ۱۳۵) زرکلی لکھتا ہے آپ مرد سخی و کریم تھے شعراء نے آپ کی مدح کی ہے (الاعلام جلد ۲ ،ص ۵۸ طبع اول) علامہ علی بن ابی الغنائم العمری تحریر کرتے ہیں "لہ اخبار فی الجود ماثورہ" جود وسخاوت میں آپ سے متعلق واقعات منقول ہیں (المجدی ،ص ۲۹۶) علامہ رشید الدین وطواط کا بیان ہے "ومن الاجواد عبداللہ بن جعفر الطیار وکان یسمی بحر الجود لجودہ ویقال انہ لم یکن فی عصرہ اجود منہ" سخاوت مندوں میں سے ایک عبداللہ بن جعفر الطیار ہیں جنہیں ان کی سخاوت کی وجہ سے بحر الجود (دریائے سخاوت) کہا جاتا تھا کہتے ہیں کہ آپ کے وقت میں آپ سے بڑا سخی کوئی نہیں تھا (غرر الخصائص الواضحہ ،ص ۲۴۹ طبع بیروت) نسابۂ عصر ابن مھنا داؤدی حسنیؒ رقم طراز ہیں "لہ فی الجود اخبار کثیرہ" جود وعطا میں آپ کے واقعات بیشمار اور انگنت ہیں (عمدۃ الطالب ،ص ۷ ،۳ طبع نجف ۱۹۶۱ء) شیخ عباس قمی فرماتے ہیں کہ آپ کی عطا وبخشش ضرب المثل کے طور پر بیان کی جاتی ہے (سفینۃ البحار جلد ۲ ،ص ۲۶) علامہ مامقانی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں عبداللہ بن جعفر کی سخاوت کے قصص و واقعات اس سے کہیں زیادہ مشہور ہیں کہ ان کا تذکرہ کیا جائے کسی کتاب میں آپ کا ذکر نہیں ملے گا مگر یہ کہ سخاوت کا کچھ نہ کچھ تذکرہ اس کے ساتھ ضرور ہوگا (تنقیح المقال جلد ۲ ،ص ۱۷۳ طبع نجف اشرف) علامہ مؤرخ ہاشم خراسانی قلم بند کرتے ہیں عبداللہ بن جعفر کرم وبخشش میں شہرۂ آفاق ہیں (منتخب التواریخ ،ص ۱۲۳) علامہ قائنی خراسانی فرماتے ہیں عبداللہ کی سخاوت مثل ان کے نام کے مشہور ہے جس کے بیان کی چنداں ضرورت نہیں (کبریت احمر ،ص ۳۷۹) علامہ ابن جعفر جزائری لکھتے ہیں "حکایات جود وسخای او در کتب تواریخ عامہ وخاصہ بسیار است" آپکے جود وسخا کی داستانیں کتب عامہ وخاصہ (شیعہ وسنی) میں بیشمار ہیں (خصائص زینبیہ ،ص ۸۲ طبع نجف اشرف ۱۳۴۱ھ) مؤرخ محمد بن جعفر نقدی نزاری تحریر فرماتے ہیں کہ جناب عبداللہ رسول اکرم ﷺ کی دعا سے خاندان بنی ہاشم میں سب سے زیادہ متمول ثروت مند اور خوش حال زندگی کے مالک تھے مدینہ وغیر مدینہ میں آپ کی بہت سی جائدادیں بیشمار قریئے اور انگنت مراکز تجارت تھے آپ کا دولت کدہ ہمیشہ غرباء فقراء کی حوائج بر آری کا مرکز رہا کرتا تھا آپ کے در سے کبھی کوئی سائل محروم واپس نہیں ہوا آپ سائل کو قبل از سوال عطا کر دیا کرتے تھے جب اس کی وجہ آپ سے پوچھی گئی تو فرمایا "لا احبُ ان یریق ماء وجہہ بالسوال" میں نہیں چاہتا کہ اس کا سوال اس کے لئے باعث ندامت بنے اور اس کی عزت و آبرو پر حرف آئے (زینب الکبریٰ ،ص ۱۰۳ طبع ایران) شریف حبیب اللہ کاشانیؒ لکھتے ہیں "مشہور ترین آنھا عبداللہ بود وبجود معروف شد" جعفر طیار کے فرزندوں میں عبداللہ سب سے زیادہ مشہور ہیں جو جود وسخاء میں معروف ہوئے (تذکرۃ الشہداء ،ص ۱۳۶ طبع ایران)

نوٹ: یونس خالدی مولانا ابوالکلام آزاد کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ یہ بات واقف کاروں سے پوشیدہ نہیں مولانا بے انتہا مخیر تھے ہر وقت ان کی جیب میں سادہ لفافے رہتے تھے ان لفافوں میں کسی لفافے میں ۵۰ روپیہ ہوتے تھے اور کسی میں ۱۰۰ روپیہ مولانا جس کی مدد کرنا چاہتے تھے ایک لفافہ نکال کر دے دیتے تھے دیتے وقت نہ دیتے والے ہاتھ کو اس کا علم ہوتا تھا کہ میں کتنا دے رہا ہوں اور نہ لینے والا ہاتھ جانتا تھا کہ اسے کیا مل رہا ہے اور پھر وہ رسوائی سے بھی محفوظ رہتا تھا (گلستان تیموری ،ص ۱۸ طبع نامی پریس لکھنؤ)

☆☆☆☆☆

گوتم گمبھیر کو عدالت سے نہیں ملی راحت

نئی دہلی۔ دہلی ہائی کورٹ نے سابق ہندوستانی کرکٹر اور ہندوستانی ٹیم کے موجودہ ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر، ان کے ادارہ (گمبھیر فاؤنڈیشن) اور اہل خانہ کے خلاف چل رہی ٹرائل کورٹ کی کارروائی کو روکنے سے انکار کر دیا ہے۔ عدالت نے یہ فیصلہ پیر کے روز ایک معاملے پر سماعت کرتے ہوئے سنایا۔ جسٹس نینا بنسل کرشنا نے گوتم گمبھیر کے ذریعہ داخل عرضی پر سماعت کرتے ہوئے کہا کہ عدالت 29 اگست کو اس معاملے کو تفصیل سے سنے گی۔ گمبھیر نے ایف آئی آر کو رد کرنے اور 9 اپریل کو دیے گئے اس حکم کو واپس لینے کی اپیل کی تھی جس میں ٹرائل کورٹ کی کارروائی پر لگی روک کو ہٹا دیا گیا تھا۔ اس معاملے کی سماعت کے دوران جب گمبھیر کے وکیل نے ان کے سیاسی و کرکٹ کیریئر کا ذکر کیا تو عدالت نے سخت لہجے میں کہا کہ ”آپ بار بار نام اور پہچان ظاہر کر رہے ہیں، آپ یہ سمجھ رہے ہیں جیسے عدالت پر اس کا اثر ہوگا۔ عدالت میں نام نہیں، صرف دلائل اور قوانین اہمیت رکھتے ہیں۔“ گوتم گمبھیر کی طرف سے پیش وکیل جئے اننت دیہدرائی نے کہا کہ ان کے موکل سابق رکن پارلیمنٹ، سابق کرکٹ کپتان اور موجودہ کوچ ہیں۔

’پہلگام میں مسلح افواج نے مقررہ اہداف کو درستگی کے ساتھ حاصل کیا‘

آپریشن سندور کے دوران فورسز کو سرحدی علاقوں کے لوگوں کی مکمل حمایت حاصل ہوئی، ڈیفنس اینڈ اسپورٹس اکیڈمی کے افتتاح کے موقع پر بولے راج ناتھ

جودھ پور۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا ہے کہ آپریشن سندور کے دوران سرحدی علاقوں میں رہنے والے لوگوں نے فورسز کا بھرپور ساتھ دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک کا ہر شہری اپنی ذمہ داری کے تئیں آگاہ اور وقف ہے۔ پیر کو یہاں ڈیفنس اینڈ اسپورٹس اکیڈمی کے افتتاح کے موقع پر مسٹر سنگھ نے کہا کہ بحران کے وقت اگر شہری بالخصوص نوجوان اپنے فرائض سے آگاہ رہیں تو ملک ایسی صورتحال کا سختی سے سامنا کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن سندور کے دوران سرحدی علاقوں کے لوگوں نے مسلح افواج کا بھرپور ساتھ دیا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک کی حفاظت نہ صرف حکومت یا فوج کی ذمہ داری ہے بلکہ ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اگر شہری بالخصوص نوجوان اپنے فرائض سے باخبر اور لگن سے کام لیں تو ملک کسی بھی مشکل کا سامنا کر سکتا ہے اور مضبوط ہو سکتا ہے۔ وزیر دفاع نے آپریشن سندور کے دوران جوانوں کے جوش اور عزم کی تعریف کی۔ آپریشن سندور کے دوران ہندوستانی مسلح افواج نے پہلگام میں بزدلانہ دہشت گردانہ حملے کا منہ توڑ جواب دیا اور مقررہ اہداف کو درستگی کے ساتھ حاصل کیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ہندوستان ذات پات اور مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ پہلگام میں دہشت گردوں نے بے گناہوں کو ان کے مذہب کی بنیاد پر قتل کیا، جبکہ ہندوستانی مسلح افواج نے دہشت گردوں کو پناہ دینے والوں کو ان کے کرتوتوں کی بنیاد پر ختم کیا۔ انہوں نے اس آپریشن کو نیو انڈیا کی شناخت قرار دیا۔ دفاع اور کھیل اکیڈمی جیسے اقدامات کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے کہا کہ ایک محفوظ اور مضبوط ملک کی تعمیر کے لیے دفاع، تعلیم اور کھیلوں کا تال میل انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا، تعلیم علم فراہم کرتی ہے جب کہ کھیل دفاع سلامتی کو یقینی بناتا ہے۔ استقامت، نظم وضبط، صبر اور عزم جیسے اوصاف ایک سپاہی کے لیے اتنے ہی اہم ہیں جتنے ایک کھلاڑی کے لیے۔ دفاع، تعلیم اور کھیلوں کے اس سنگم سے نکلنے والے طلبہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔“ انہوں نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ ایک ایسی قوم کی تعمیر کریں جو علم، ثقافت اور طاقت کے لحاظ سے دنیا میں سرخرو ہو۔ ملک کے دفاع میں راجستھان کے فوجیوں کی اہم شراکت پر اظہار خیال کرتے ہوئے وزیر دفاع نے اس بات پر بھی زور دیا کہ یہ خطہ فوجیوں کے تناسب سے افسر پیدا نہیں کر رہا ہے۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ مسلح افواج میں بطور افسر شامل ہوں اور قومی سلامتی کو مزید مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ مرکزی ثقافت اور سیاحت کے وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت نے تقریب کی صدارت کی۔ اس موقع پر کئی معززین بھی موجود تھے۔

ووٹروں کے حقوق کی لڑائی کو آگے بڑھانا ہوگا: کھرگے

مبصرین کی رپورٹ کے بعد ضلع صدور کا تقرر کیا جائے گا

نئی دہلی۔) کانگریس کے صدر ملکارجن کھرگے نے پیر کو کہا کہ بہار میں انڈیا اتحاد کی جاری ووٹر ادھیکار یاترا کو عوام کی بھرپور حمایت مل رہی ہے اور ہمیں ووٹروں کے حقوق کے لیے اپنی لڑائی کو آگے بڑھانا ہے۔ مسٹر کھرگے نے یہاں کانگریس تنظیم سازی پروگرام کے تحت جھارکھنڈ، اڈیشہ، پنجاب اور اتراکھنڈ کے پارٹی مبصرین کی میٹنگ میں کہا کہ پارٹی کو رائے دہندوں کے حقوق کے لیے اپنی لڑائی کو آگے بڑھانا ہے اور ساتھ ہی لوگوں کو پیغام بھی دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کی تنظیم میں ضلع صدر کی بڑی اہمیت ہے۔ سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری، سابق وزیر اعلیٰ گووند ولبھ پنت، سابق وزیر اعلیٰ گنڈو راؤ، وزیر دھرم سنگھ ضلع صدر کے عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔ وہ خود وزیر رہتے ہوئے ضلع صدر بن گئے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی میں خواتین کی قیادت کو بڑھانا ہوگا، انہیں ذمہ داری دے کر قومی دھارے میں لانا ہوگا۔ کانگریس صدر نے پارٹی کے ان مبصرین کو ہدایت دی کہ وہ 2 سے 14 ستمبر تک اپنی اپنی ریاستوں کا دورہ کریں اور پارٹی کے نئے ضلع صدور کے ناموں کے حوالے سے رپورٹ پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ 8 ستمبر کو جائزہ اجلاس منعقد ہوگا جس کے بعد نئے ضلعی صدور کا اعلان کیا جائے گا۔

کھرگے نے مبصرین کو ہدایت دی ہے کہ وہ ستمبر کے پہلے پندرہ دن میں متعلقہ ریاستوں کا دورہ کریں اور اس کے بعد مختلف ریاستوں میں پارٹی کے ضلع صدور کی تقرری کے بارے میں رپورٹ پیش کریں۔ کانگریس تنظیم سازی پروگرام کے تحت جھارکھنڈ، اڈیشہ، پنجاب اور اتراکھنڈ کے لیے نو تعینات مبصرین کے ساتھ پیر کو یہاں منعقدہ میٹنگ میں مسٹر کھرگے نے کہا کہ وہ 2 سے 14 ستمبر تک اپنی اپنی ریاستوں کا دورہ کریں اور پارٹی کے نئے ضلع صدور کے ناموں کے بارے میں رپورٹ پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس تنظیم میں ضلع صدر کی بہت اہمیت ہے۔ سابق وزیر اعظم لال بہادر شاستری، سابق وزیر اعلیٰ گووند ولبھ پنت، سابق وزیر اعلیٰ گنڈو راؤ، وزیر دھرم سنگھ ضلع صدر کے عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں۔ وہ خود وزیر رہتے ہوئے ضلعی صدر بن گئے۔

کھرگے نے کہا کہ پارٹی میں خواتین کی قیادت کو بڑھانے کی ضرورت ہے اور انہیں ذمہ داریاں دے کر قومی دھارے میں لانا ہوگا۔ کانگریس صدر نے کہا کہ بہار میں انڈیا اتحاد کی جاری ووٹر ادھیکار یاترا کو لوگوں کی طرف سے کافی حمایت مل رہی ہے اور ہمیں ووٹروں کے حقوق کے لیے اس لڑائی کو آگے بڑھانا ہے۔

اسٹینڈ اَپ کامیڈین سمے رینا کو سپریم کورٹ کی سخت پھٹکار

معذوروں کا مذاق اڑانے کے لیے بلاشرط معافی مانگنے کی ہدایت

نئی دہلی۔ اسٹینڈ اَپ کامیڈین سمے رینا، وپل گوئل اور دیگر کو سپریم کورٹ نے سخت پھٹکار لگائی ہے۔ عدالت نے انہیں معذوروں (پی ڈبلیو ڈی ایس) اور نادر بیماریوں سے متاثر لوگوں کا مذاق اڑانے والے غیر حساس چٹکلے سنانے کے لیے بلاشرط معافی مانگنے کی ہدایت دی ہے۔ کیور ایس ایم اے (Cure SMA) کی طرف سے دائر کی گئی ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے سپریم کورٹ نے اس کامیڈین کی سخت سرزنش کی۔ عرضی میں الزام لگایا گیا تھا کہ ان کامیڈین نے اپنے شو میں معذوروں اور نادر بیماریوں کا مذاق اڑایا، جس سے لوگوں کے جذبات مجروح ہوئے۔ عدالت میں سماعت کے دوران سبھی کامیڈین جن میں سمے رینا بھی شامل ہیں، ذاتی طور سے موجود تھے۔ اٹارنی جنرل آر وینکٹ رمنی نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ سبھی نے معافی مانگ لی ہے۔ جسٹس کانت نے تبصرہ کیا- ”مذاق زندگی کا حصہ ہے اور ہم اپنے اوپر بنے مذاق کو قبول کر سکتے ہیں لیکن جب آپ دوسروں کو مذاق بنانا شروع کرتے ہیں تو یہ حساسیت کی خلاف ورزی ہے۔“ سپریم کورٹ نے سمے رینا، وپل گوئل، بلراج پرمیت سنگھ گھئی، سونالی ٹھکر اور نشانت جگدیش تنور کو بلاشرط معافی شائع کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے انہیں سوشل میڈیا پلیٹ فارمس، یوٹیوب چینل پر بھی عوامی طور سے معافی مانگنے کے لیے کہا ہے۔ ساتھ ہی ان سے ایک حلف نامہ داخل کرنے کو کہا ہے جس میں یہ بتایا جائے کہ انہوں نے نادر بیماریوں اور معذوریت کے لیے کیا کام کیا ہے۔ عدالت نے ان سے یہ بھی سوال کیا کہ ان پر کتنا جرمانہ لگایا جانا چاہیے؟ جسٹس باغچی نے کہا کہ انفلوئنسر کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اپنی بولنے کی صلاحیت کو تجارتی بنا رہے ہیں، اور اسے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ جسٹس کانت نے مزاح نگاروں سے بھی کہا کہ وہ معذوری کے حقوق کے بارے میں بیداری پھیلانے کے لیے اپنے پلیٹ فارم کا استعمال کریں۔

ایوانوں کو زیادہ شفاف اور جوابدہ بنانے کی ضرورت ہے: برلا

نئی دہلی (یو این آئی) لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے ایوانوں میں ارکان کے طرز عمل میں بگاڑ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ایوانوں کو مزید شفاف اور جوابدہ بنانے کی ضرورت ہے۔ برلا نے پیر کو یہاں دہلی اسمبلی میں آل انڈیا اسپیکرس کانفرنس کی اختتامی تقریب میں کہا کہ ہم جس چیمبر میں بیٹھے ہیں وہ آزادی سے پہلے قانون ساز اداروں کا آڈیٹوریم، قانون سازی کے کام اور جمہوریت اور ملک کی آزادی کے لیے لڑنے والوں کی آواز ہے۔ آج ہم اس اسپیکر کا صد سالہ سال منا رہے ہیں جنہوں نے 1925 میں پہلی قومی اسمبلی کے اسپیکر کی حیثیت سے اسپیکر کی روایت کو ایک آزاد، غیر متنازعہ اور منصفانہ انداز میں لیکن اداروں کے تئیں ذمہ داری اور وقار کے ساتھ نظام کی سمت دی۔ ان کی ذاتی اور عوامی زندگی کا سفر ہم سب کو متاثر کرتا ہے۔ اس ایوان کے اندر ہمارے مجاہدین آزادی نے نوآبادیاتی قانون کے خلاف آواز بلند کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم اپنی تاریخ اور ورثے کی بات کریں تو وٹھل بھائی پٹیل کے دیے گئے نظام کے نظریات آج بھی سمت دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ سکریٹریٹ آزاد ہونا چاہیے تاکہ عوام کا اظہار رائے ملک کے عوام تک صحیح طریقے سے پہنچ سکے۔ وٹھل بھائی پٹیل نے جمہوری اداروں کو جو نظام دیا ہے وہ سو سال بعد بھی رہنمائی کرتا ہے۔ اسپیکر نے کہا کہ جب آئین بنایا گیا تو یہ فراہم کیا گیا کہ ہر کسی کو ایوان میں اظہار خیال کی آزادی ہے۔ آئین بنانے والوں کی نیت اور سوچ میں گراوٹ آئی ہے، یہ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ ایوان میں آزادانہ اور منصفانہ فیصلہ ہونا چاہیے۔ ان توقعات اور خواہشات پر بحث کریں جن کے ساتھ عوام نے انہیں منتخب کیا ہے اور اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ حکومت کے احتساب کا فیصلہ ایوان کے ذریعے ہونا چاہیے لیکن ایوان کے وقار میں بتدریج گراوٹ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہم سب، قانون ساز اداروں کے چیئرمین، اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کریں گے کہ قانون بناتے وقت بامعنی بات چیت کے لیے ایوانوں کے اندر خیالات کا اظہار ہو۔ اتفاق اور اختلاف ہماری جمہوریت کا حصہ ہے۔ اس سے جمہوریت مضبوط ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں سب کو سوچنا ہوگا کہ عوام ہمارے طرز عمل کو دیکھتے ہیں، اس لیے ایوان ہو یا ایوان سے باہر، اپنے خیالات اور اپنی زبان کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہے۔ آزادی اظہار کو محدود رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایوانوں کے اندر خوش اسلوبی اور وقار کے ساتھ ملکی فلاح کی سمت کا تعین کرنا چاہیے۔ ایوان میں بنائے گئے قوانین عوام کی فلاح و بہبود کے لیے ہمارا باہمی تعاون ہونا چاہیے۔ جو بھی ایوان کے اسپیکر کے طور پر بیٹھتا ہے اس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ آزاد اور غیر جانبدار ہوگا۔ برلا نے کہا کہ آزادی سے پہلے بھی ایوان میں ایسے اسپیکر تھے جو منصفانہ فیصلے کرتے تھے۔ انہوں نے ایک روایت قائم کرنے کی کوشش کی جہاں چیئرمین پر کوئی الزام نہ لگایا جائے۔ آزادی کے 75 برسوں میں جمہوریت مضبوط ہوئی ہے اور امید ہے کہ ایوانوں کو مزید شفاف اور جوابدہ بنا کر ارکان ایوان کے وقار کو برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوں گے۔

ہندوستانی معیشت مستحکم اور امید افزا ہے: آر بی آئی گورنر

ممبئی (یو این آئی) ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کے گورنر سنجے ملہوترا نے پیر کو کہا کہ ملک کی معیشت مضبوطی اور امید کی علامت بنی ہوئی ہے اور آنے والے برسوں میں ہم دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بن جائیں گے۔ مسٹر ملہوترا نے یہاں صنعت کے ادارے فکی اور انڈین بینک ایسوسی ایشن (آئی بی اے) کی مشترکہ طور پر منعقد دو روزہ کانفرنس فیبی ک کے افتتاح کے موقع پر کہا کہ آزادی کے بعد ملک نے کافی ترقی کی ہے۔ ہم نے تعلیم، صحت، زراعت، صنعت، بنیادی ڈھانچہ، سائنس و ٹیکنالوجی، دفاع، انتظامیہ اور مالیات کے شعبوں میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ انہوں نے کورونا وباء، امریکہ کی طرف سے لگائے گئے درآمداتی محصولات اور موجودہ جغرافیائی سیاسی حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا، ’ہندوستانی معیشت کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ یہ مضبوطی اور امید کی علامت بنی ہوئی ہے۔ گزشتہ کچھ سالوں میں غیر معمولی چیلنجز کے باوجود ہندوستانی معیشت کی کامیابیاں بے مثال رہی ہیں۔ ہم آنے والے سالوں میں دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بننے والے ہیں۔‘ آر بی آئی کے گورنر نے کہا کہ رواں مالی سال میں مالیاتی خسارہ مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کے 9.2 فیصد سے کم ہو کر 4.4 فیصد تک آنے کی امید ہے۔ خدمات کے شعبے کے برآمدات میں جاری مضبوطی کے سبب موجودہ کھاتہ خسارہ گزشتہ مالی سال میں جی ڈی پی کے 6.0 فیصد پر رہا۔ 15 اگست 2025 کو ختم ہونے والے ہفتے میں ملک کے غیر ملکی ذخائر 695 بلین ڈالر تھے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کے ہدف کے حصول کے لیے ریزرو بینک تین امور پر توجہ دے رہا ہے: مالی استحکام کو فروغ دینا، کاروبار میں آسانی کو فروغ دینا، پیداواری شعبوں میں قرض کی فراہمی کو فروغ دینا۔

’شاہ نے راز کو اور گہرا کر دیا‘، دھنکھڑ ایک مہینے سے رابطے سے باہر کیوں؟ جے رام رمیش نے حکومت سے پوچھے سوال

سابق نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ کو لے کر وزیر داخلہ امت شاہ نے پیر کو ایک بیان دیا، اس پر کانگریس رہنما جے رام رمیش نے اپنے ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ دراصل امت شاہ نے کہا تھا کہ اپوزیشن کو نائب صدر جمہوریہ کے استعفیٰ پر ہنگامہ نہیں کرنا چاہیے، اس کہانی میں اور بھی کچھ ہو سکتا ہے۔ اس پر کانگریس رہنما نے دھنکھڑ کے اصول و آداب، اور پروٹوکال پر عمل کرنے اور کسانوں کی فلاح اور عدالتی جوابدہی کے لیے بے خوف ہو کر بولنے کی تعریف کی۔ جے رام رمیش نے اپنے ’ایکس‘ پوسٹ میں کہا، ”آج وزیر داخلہ نے اور بھی کچھ کہنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن انہوں نے صرف راز کو اور گہرا کر دیا ہے۔ اس بات کی کوئی وضاحت نہیں ہے کہ کسانوں کے مفاد کی وکالت کرنے والے ناقابل تسخیر اور پُرجوش دھنکھڑ ایک مہینے سے بھی زیادہ وقت سے پوری طرح سے رابطہ سے باہر کیوں ہیں۔“ کانگریس رہنما نے مزید کہا کہ جگدیپ دھنکھڑ نے 21 جولائی 2025 کی رات کو اچانک اور غیر متوقع طور پر ہندوستان کے نائب صدر جمہوریہ کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ یہ غیر معمولی واقعہ تھا۔ ایک دن بعد وزیر اعظم نے صرف ان کی اچھی صحت کی تمنا کی۔ مودی اور شاہ پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے جے رام رمیش نے لکھا- ”استعفیٰ کا یہ پورا معاملہ واقعی عجیب ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ جی 2 کیسے کام کرتا ہے۔“ واضح رہے کہ وزیر داخلہ امت شاہ نے جگدیپ دھنکھڑ کے استعفیٰ کو زیادہ طول نہ دینے کا انتباہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس سب کا بتنگڑ نہیں بنانا چاہیے۔ انہوں نے لوگوں سے دھنکھڑ کے آئینی کردار اور ان کے عہدہ چھوڑنے کے فیصلے کا احترام کرنے کی گزارش کی۔ شاہ نے کہا کہ دھنکھڑ صاحب کا استعفیٰ نامہ اپنے آپ میں واضح ہے۔ انہوں نے اپنے استعفیٰ کے لیے صحت وجوہات کا حوالہ دیا ہے۔

آل انڈیا محمدی مشن کے وفد نے وزیر دفاع راجناتھ سے کی ملاقات

ہم اپنے پیارے ملک کی عزت اور تحفظ کے لیے سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہیں: محمدی مشن کے پرنسپل سکریٹری

نئی دہلی۔ لکھنؤ پارلیمانی حلقہ میں تیز رفتار ترقی - فلائی اوور، میٹرو، پارکس اور شہری خوبصورتی سے لے کر گنگا جمنی تہذیب کے تحفظ اور فروغ تک - وزیر دفاع کی طرف سے ادا کیا گیا غیر معمولی کردار۔ راجناتھ سنگھ خطے اور سماج دونوں کے لیے ناقابل فراموش ہیں۔ ان کی خدمات کو لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ اس موقع پر آل انڈیا محمدی مشن کے پرنسپل سکریٹری سید بابر اشرف کچھوچھوی نے کہا کہ وزیر دفاع نے آپریشن سندھ کی کامیابی، براہموس میزائل کی ترقی اور ہندوستان کے دفاعی شعبے کو خود کفیل بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ کامیابیاں صرف فوجی کامیابیاں نہیں ہیں، بلکہ ہندوستان کی شناخت، فخر اور خودمختاری کی ایک مستقل علامت ہیں، جو آنے والی نسلوں کے لیے تحریک کا باعث بنیں گی۔ پرنسپل سکریٹری بابر اشرف نے مزید کہا کہ جس طرح ماضی میں صوفیائے کرام ملک کی عزت اور وقار کی حفاظت کے لیے مضبوطی سے کھڑے رہے، آج بھی مشن اور اس کے ارکان مادر وطن کے وقار اور سلامتی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ وزیر دفاع کے ساتھ 17، اکبر روڈ، نئی دہلی میں ملاقات کے دوران، مشن کے وفد نے کئی اہم امور پر تبادلہ خیال کیا۔ سید بابر اشرف نے خصوصی طور پر کہا، صوفی نظریہ ہندوستان کی تنوع میں اتحاد کی حقیقی شناخت ہے۔ اس نے ہمیشہ معاشرے میں امن، بھائی چارے اور محبت کو مضبوط کیا ہے اور قومی اتحاد کو نئی طاقت دی ہے۔ اس پر راج ناتھ سنگھ جی نے اتفاق کیا اور کہا، صوفی روایت نے ہمیشہ ملک میں امن اور ہم آہنگی کو فروغ دینے میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ سید بابر اشرف نے حضرت محمد ﷺ کے یوم ولادت کو ”امن دیوس“ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ دن پوری دنیا کو سچائی، انصاف، دیانت اور کمزوروں کی مدد کا پیغام دیتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ برسوں سے لکھنؤ میں جلسہ محمدی کا جلوس بڑی شان و شوکت کے ساتھ نکلتا رہا ہے جس کا اختتام جیوجھیا پھولے پارک میں امن کی دعا کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن حالیہ برسوں میں ایل ڈی اے کی جانب سے پارک کو پارکنگ اور شادی بیاہ کی تقریبات کے لیے مختص کرنے کی وجہ سے اس تاریخی روایت میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔

بی جے پی جمہوریت کا مذاق بنا رہی ہے: اے اے پی

نئی دہلی (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے کہا کہ اسٹاف سلیکشن کمیشن (ایس ایس سی) امتحان سے متعلق طلباء کی آواز سننے کے بجائے رات کی تاریکی میں ان پر لاٹھیاں برسا کر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے جمہوریت کا مذاق اڑایا ہے۔ مسٹر کیجریوال نے پیر کو کہا، یہ طلباء ایس ایس سی امتحان میں بے قاعدگیوں کو لے کر مہینوں سے انصاف کے لیے لڑ رہے تھے۔ ان کی آواز سننے کے بجائے رات کے اندھیرے میں ان پر لاٹھیاں برسا دی گئیں۔ ذرا تصور کریں... جن ہاتھوں میں کل کتابیں ہونی چاہیے تھی، آج ان پر زخموں کے نشان ہیں۔ میڈیا والوں کو بھی خبروں کی کوریج کرنے سے روک دیا گیا“۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں کھلم کھلا غنڈہ گردی جاری ہے، بی جے پی پر سوال اٹھانے والوں پر لاٹھی چارج کیا جاتا ہے اور ان کی آواز کو دبایا جاتا ہے۔ کسی کو بھی اٹھا کر جیل میں ڈال دیا جاتا ہے، جب چاہے کوئی بھی قانون بدل دیا جاتا ہے۔ اگر کوئی بی جے پی کو ووٹ نہیں دیتا تو اس کا ووٹ منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے نہ صرف جمہوریت بلکہ پورے نظام کا مذاق بنا کر رکھ دیا ہے۔ اے اے پی لیڈر آتشی نے کہا، ”بی جے پی حکومت نے دہلی کے رام لیلا میدان میں ایس ایس سی کے طلباء اور اساتذہ پر پولیس کے ڈنڈوں کا استعمال کیا۔

اردو اکادمی، دہلی کے تعلیمی وثقافتی مقابلے جاری

ڈگریوں سے عہدہ تو مل سکتا ہے لیکن وہ انسان بنا دے یہ ضروری نہیں: پروفیسر خواجہ اکرام

نئی دہلی۔ دہلی کے اردو اسکولوں کے طلبہ وطالبات کی یہ خوش نصیبی ہے کہ ان کے اندر اردو فن وثقافت کا ذوق وشوق بیدار کرنے اور اس مسابقتی دور میں خود اعتمادی وحوصلہ بڑھانے کے لیے اردو اکادمی، دہلی ہر سال تعلیمی وثقافتی مقابلے منعقد کرتی ہے، جن میں سیکڑوں طلبہ و طالبات شریک ہوتے ہیں۔ ان مقابلوں میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیے جاتے ہیں، جب کہ بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے تشجیعی انعامات بھی پیش کیے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ سب سے زیادہ شرکت کرنے والے اسکول کو Best Participating School (بہترین شرکت کرنے والا اسکول) اور سب سے زیادہ انعامات حاصل کرنے والے اسکول کو Best Performing School (بہترین کارکردگی کا حامل اسکول) کی ٹرافی اور نقد انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ ان مقابلوں میں تقریر، فی البدیہہ تقریر، بیت بازی، اردو ڈراما، غزل سرائی، کوئز، مضمون نویسی، خطوط نویسی، خوشخطی، امیج پینٹنگ، گروپ سانگ (پرائمری زمرہ) اور بلند خوانی (پرائمری زمرہ) شامل ہیں۔ یہ تعلیمی مقابلے دہلی کے پرائمری سے لے کر سینئر سیکنڈری سطح کے اردو اسکولوں کے درمیان منعقد کیے جاتے ہیں اور 8 ستمبر 2025 تک جاری رہیں گے۔ مقابلے اب دوسرے ہفتے میں داخل ہو چکے ہیں۔ آج سینئر سیکنڈری زمرے کے تحت دو تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ صبح کے سیشن میں ہونے والے مقابلے کا عنوان تھا: ”آج کے ہندوستان میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کی قیادت سے کیا سیکھا جا سکتا ہے“۔ اس مقابلے میں 19 اسکولوں کے 34 طلبہ وطالبات نے حصہ لیا، جن میں سے 11 طلبہ وطالبات کو انعام کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس موقع پر معروف صحافی جناب شعیب رضا فاطمی اور ڈاکٹر ارشاد نیازی نے جج کے فرائض انجام دیے۔ دوسرا فی البدیہہ تقریری مقابلہ دو پہر ڈھائی بجے منعقد ہوا۔ پہلے مقابلے کے اختتام پر ڈاکٹر ارشاد نیازی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسٹیج پر آ کر اپنی بات پیش کرنا بہت بڑی بات ہے، کیونکہ بعض اوقات اساتذہ کے بھی قدم لرزنے لگتے ہیں۔ اس کے باوجود تمام طلبہ نے بھرپور اعتماد کے ساتھ اظہار خیال کیا۔ ان کے مطابق اس سے بہتر گفتگو ممکن نہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ ایک آئینہ ہوتے ہیں، جس میں استاد کی محنت اور شخصیت جھلکتی ہے۔ بچوں کی تیاری، مواد، ادائیگی اور اعتماد میں اساتذہ کی محنت شامل ہے، اس لیے اساتذہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سردار کی سب سے بڑی خصوصیت ان کی سچائی، ایمانداری، انصاف پسندی، بے لوث خدمت اور ملک سے محبت تھی۔ تمام شرکاء نے ان کی شخصیت وخدمات پر روشنی ڈالی، لیکن آج کے تناظر میں ان کی اہمیت پر کم توجہ دی گئی۔ مزید کہا کہ زندگی میں ہمیشہ سچائی کو اپنائیں، کیونکہ یہ آپ کے ضمیر کو بلند رکھے گی، اگرچہ مشکلات آئیں گی۔ آج کا دور مکاری اور فریب کا ہے، جو زندگی کو تباہ کرتا ہے۔ جناب شعیب رضا فاطمی نے سردار ولبھ بھائی پٹیل کی شخصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ان کی سب سے بڑی خوبی ان کی ضد تھی، جس نے انہیں ”مرد آہن“ بنایا۔ آزادی کی تحریک میں شامل ہونا عہدہ حاصل کرنے کے لیے نہیں تھا بلکہ قید و بند، سزاؤں اور قربانیوں کے لیے تیار رہنا تھا۔ آزادی کی جنگ کے سپاہی سب ایک جیسے تھے۔ طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسی موضوع پر تقریر کرتے وقت اس کی خوبیوں اور خامیوں دونوں کو پیش کریں، اس سے ججز پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

امید ہے کہ عدالت عظمیٰ ریاستی درجے کی بحالی کیلئے وقت کی حد مقرر کرے گی: عمر عبداللہ

سری نگر (یو این آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ریاستی درجے کی بحالی کا مطالبہ ایک بار پھر دہراتے ہوئے کہا کہ دس ماہ قبل ہماری حکومت معرض وجود میں آنے کے باوجود بھی ہم ریاستی درجے کی بحالی کے لئے کوشاں ہیں انہوں نے کہا: ہم نے پہلی کابینی میٹنگ میں ریاستی درجے کی بحالی کے لئے قرارداد منظور کی اور جو وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے میری پہلی ملاقات وزیر اعظم نریندر مودی سے ہوئی تو میں نے سب سے پہلے یہ قرارداد ان کے سپرد کی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ جب ریاستی درجے کی بحالی کا معاملہ 10 اکتوبر کو عدالت عظمیٰ کے سامنے آئے گا تو اس کی بحالی کے لئے وقت کی ایک حد مقرر کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے ان باتوں کا اظہار پیر کو یہاں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ عدالت عظمیٰ کی طرف سے جموں وکشمیر کے ریاستی درجے کی بحالی کے معاملے کی سماعت 10 اکتوبر کو رکھنے کے بارے میں پوچھے جانے پر انہوں نے کہا: مجھے یہ نہیں معلوم ہے کہ کون لوگ وہاں اس معاملے کی فوری سماعت کرانے کے لئے گئے تھے، ہم چاہتے کہ اس فیصلے پر مزید دیر نہ ہو جائے۔ ان کا کہنا تھا: ہم بھی اب دس ماہ سے حکومت چلا رہے ہیں، پہلے دن سے ہی ہم ریاستی درجے کی بحالی کے لئے کوشاں ہیں، پہلی کابینی میٹنگ میں ہم نے ریاستی درجے کی بحالی کے لئے قرارداد پاس کی، اور جو وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے میری پہلی ملاقات وزیر اعظم نریندر مودی سے ہوئی تو میں نے سب سے پہلے یہ قرارداد ان کے سپرد کی۔ انہوں نے کہا: عدالت عظمیٰ نے الیکشن کرانے کے لئے وقت کی حد مقرر کی تھی یہی وجہ کہ میں آج وزیر اعلیٰ ہوں، امید ہے کہ عدالت عظمیٰ 10 اکتوبر کو ریاستی درجے کی بحالی کے لئے بھی وقت کی ایک حد مقرر کرے گی۔

عصری درسگاہوں میں اسلامی علوم پر مطالعہ وتحقیق

منہج و مقصد کے عنوان پر اے ایم یو میں دو روزہ قومی سیمینار کی تکمیل

علی گڑھ، 25 اگست: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ سنی دینیات میں اسلامک فقہ اکیڈمی کے اشتراک سے دو روزہ قومی سیمینار بعنوان "عصری درس گاہوں میں اسلامی علوم پر مطالعہ وتحقیق منہج و مقصد" کی آخری نشست، شعبہ سنی دینیات کے سینٹرل ہال میں منعقد ہوئی۔ پروفیسر کفیل احمد قاسمی، سابق ڈین، فیکلٹی آف آرٹس نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا کہ پندرہویں صدی کے اوائل سے عالم اسلام میں عربی تہذیب وتمدن کے تاریخ ساز کارناموں اور اسلامی تاریخ میں ان کے راہ نما کرداروں کو واضح کرنے کی مختلف جہات سے کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔ جہاں ایک طرف مستشرقین اور جملہ معاندین کی غلطیوں کی نشان دہی کی جائے وہیں دوسری طرف مسلم فضلاء اور جواں سال محققین کی توجہ معاندین اور مستشرقین کی دسیسہ کاریوں کی طرف مبذول کرائی جائے اور الحمد للہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، جامعہ ہمدرد اور اس کے مماثل وہ تمام ادارے جہاں اسلامیات کے شعبے قائم ہیں وہاں کے اساتذہ اور طلبہ اس کام کو بہتر طریقے سے انجام دے سکتے ہیں۔ مہمان خصوصی پروفیسر اختر الواسع، ایمریٹس پروفیسر، شعبہ اسلامیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ محقق کو سیاق وسباق پر بھی توجہ دینی چاہئے، صرف متن پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے ورنہ گمراہی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ انھوں نے کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نئے زمانے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وجود میں آئی، بانی درس گاہ سرسید احمد خاں کی یہی منشا تھی۔ مہمان اعزازی پروفیسر عبدالرحیم قدوائی نے منہج تحقیق پر زور دیتے کہا کہ ریسرچ کے طالب علم کو پورے انہماک کے ساتھ اپنی ریسرچ کو اعلی پیمانے پر لے جانے کی کوشش کرنی چاہئے، سرسری اور سطحی تحقیق سے اجتناب کرنا چاہئے تاکہ اس کی تحقیق معیاری کہلانے کی مستحق ہو۔ کامیاب محقق وہ ہے جو مستقل اپنے موضوع میں منہمک رہے۔ سیمینار کے ڈائرکٹر، فیکلٹی کے ڈین اور صدر شعبہ سنی دینیات پروفیسر محمد حبیب اللہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ سیمینار چھ نشستوں پر مشتمل تھا جس کی افتتاحی اور پہلی علمی نشست آرٹس فیکلٹی کے لاؤنج میں جب کہ باقی تمام نشستیں شعبہ سنی دینیات میں منعقد ہوئیں جن میں ملک کی مختلف جامعات اور علمی اداروں سے تعلق رکھنے والے 55 محققین نے اپنے مقالات پیش کیے۔ اکثر مقالے اردو میں پڑھے گئے، تاہم انگریزی مقالات کے لئے مستقل ایک نشست منعقد ہوئی، جب کہ ایک مقالہ عربی میں پڑھا گیا۔ اس کثیر لسانی تنوع نے سیمینار کو زیادہ جامع اور ہمہ جہت بنا دیا۔ مقالات میں جن پہلوؤں کو زیرِ بحث لایا گیا ان میں ملک کی مختلف جامعات میں اسلامی علوم کی تدریس اور منہج تحقیق، اسلامی علوم پر لکھے گئے تحقیقی مقالات اور ان کا منہج، عصری اداروں کے نصاب میں اخلاقی تعلیم کی ضرورت واہمیت، اسلامی علوم کی تدریس میں جدید ٹکنالوجی کا استعمال، شعبہ سنی دینیات میں اسلامی علوم اور مطالعہ مذاہب پر لکھے گئے تحقیقی مقالات کا منہج جیسے موضوعات شامل تھے۔ ان کے علاوہ متعدد دیگر علمی عنوانات پر مقالات پیش کیے گئے، جو اپنی انفرادی خصوصیات کے باعث نمایاں اہمیت کے حامل ہیں۔ ڈائریکٹر سیمینار نے سیمینار کے موضوع سے متعلق سفارشات وتجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس سیمینار کے مقالات، مباحث اور علمی گفتگو کی روشنی میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں: تحقیقی مناہج کا عملی انطباق: طلبہ و محققین کو محض مواد جمع کرنے پر اکتفا نہ کرنے دیا جائے بلکہ انہیں تحقیقی طریق ہائے کار کے عملی انطباق کی تربیت دی جائے تاکہ وہ اپنی تحقیق کو عالمی سطح کے معیار پر پیش کر سکیں۔ عالمی شہرت یافتہ زبانوں میں تحقیق کی ترغیب: اردو کے ساتھ ساتھ عربی اور انگریزی میں بھی تحقیقی کام کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ ہماری تحقیقات بین الاقوامی سطح پر زیادہ مؤثر طریقے سے پہنچ سکیں۔ جدید مسائل پر توجہ: فقہ، تفسیر، حدیث اور دیگر اسلامی علوم کے تحقیقی مقالات میں معاصر معاشرتی، سماجی، سائنسی اور قانونی مسائل پر زیادہ زور دیا جائے تاکہ اسلامی علوم کی عملی افادیت سامنے آئے۔ درسگاہوں اور اساتذہ وطلبہ کا آپسی تعاون: ملک کی مختلف یونیورسٹیوں اور تحقیق اداروں اور وہاں کے اساتذہ وطلبہ کے درمیان باہمی تعاون کو فروغ دیا جائے تاکہ طلبہ اور محققین ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ڈیجیٹل وسائل اور جدید ٹکنالوجی کا استعمال: اسلامی علوم کی تدریس وتحقیق میں ڈیجیٹل ٹکنالوجی، آن لائن مخطوطات اور جدید سافٹ ویئر کے استعمال کو عام کیا جائے تاکہ تحقیق زیادہ منظم اور آسان ہو سکے۔ تحقیقی رسائل کی اشاعت: اس نوعیت کے سیمینار میں پیش کیے گئے مقالات کو مرتب کر کے تحقیقی رسائل یا کتابی شکل میں شائع کیا جائے تاکہ یہ افکار وسیع حلقوں تک پہنچیں۔ اخلاقی وفکری رہنمائی کا پہلو: عصری درسگاہوں میں اسلامی علوم کو صرف نصابی تقاضا نہ سمجھا جائے بلکہ ان کے ذریعے طلبہ کو فکری رہنمائی، اخلاقی بصیرت اور سماجی شعور فراہم کرنے پر بھی زور دیا جائے۔ پروگرام کے کنوینر سابق ڈین فیکلٹی آف تھیالوجی پروفیسر سعود عالم قاسمی نے مہمانوں کی امتیازات بیان کرتے ہوئے کلمات تشکر پیش کئے۔ پروگرام کا آغاز قاری محمد اجمل کی تلاوت سے ہوا اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر محمد ناصر نے بحسن وخوبی انجام دئے۔

فیڈریشن آف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی الومنائی ایسوسی ایشنز کی نئی قیادت نے ذمہ داریاں سنبھالیں

علی گڑھ، 25 اگست: فیڈریشن آف علی گڑھ مسلم یونیورسٹی الومنائی ایسوسی ایشنز (ایف اے اے اے) نے مسٹر افضل عثمانی کو اپنا نیا صدر مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وہ اے ایم یو کے نمایاں سابق طالب علم اور کمیونٹی رہنما ہیں، اور 20262025 کی مدت کے لیے علی گڑھ الومنائی ایسوسی ایشن، واشنگٹن ڈی سی کے صدر کے طور پر بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کی ٹیم میں محترمہ نائلہ سعید (ٹورنٹو) بطور سکریٹری اور جناب علی فخرالدین صدیقی (ٹیکساس) بطور خازن شامل ہیں۔ دونوں جولائی 2024 سے ایف اے اے اے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں فعال خدمات انجام دے رہے ہیں اور اپنی نئی ذمہ داریوں کے لیے بھرپور تنظیمی تجربہ رکھتے ہیں۔ اپنے عہدے کا چارج سنبھالتے ہوئے جناب عثمانی نے کہا "مجھے فیڈریشن کا صدر بننے پر فخر ہے۔ اے ایم یو نے ہمیں علم اور کردار کی مضبوط بنیاد دی ہے۔ اب وقت ہے کہ ہم اپنی مادر علمی کی حمایت کر کے، اپنی کمیونٹی کو بلند کر کے، اور سرسید کی میراث کو شمالی امریکہ میں سابق طلبہ کی مشترکہ کوششوں سے زندہ رکھ کر ادارے کی خدمت کریں"۔ ان کی قیادت میں فیڈریشن کئی نئے اقدامات کا منصوبہ رکھتی ہے، جن میں نوجوانوں کی شمولیت کے پروگرام، رہنمائی کے مواقع، وظیفہ اسکیمیں، ڈیجیٹل روابط، اور اے ایم یو انتظامیہ کے ساتھ قریبی تعاون شامل ہیں۔ ان کا وژن نہ صرف امریکہ اور کینیڈا میں سابق طلبہ کے درمیان اتحاد کو فروغ دینے پر مرکوز ہے بلکہ اے ایم یو کے طلبہ کے لیے وظائف اور تعلیمی اشتراک کے مواقع کو بڑھانے پر بھی ان کی توجہ ہے۔ فیڈریشن نے سبکدوش ہونے والی قیادت کی شاندار خدمات کو بھی سراہا۔ سبکدوش صدر ڈاکٹر نوشاد خان غلزئی (اٹلانٹا) کو فیڈریشن کو نئی بلندیوں تک لے جانے پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔ سبکدوش سکریٹری ڈاکٹر شعیب احمد (اٹلانٹا) اور سبکدوش خازن جناب کوثر زیدی (اپ اسٹیٹ نیویارک) کا بھی ان کی وابستگی اور خدمت پر شکریہ ادا کیا گیا۔ فیڈریشن نے اپنے حالیہ بورڈ انتخابات کے نتائج کا بھی اعلان کیا، جہاں تمام عہدوں پر متفقہ طور پر انتخاب عمل میں آیا۔ منتخب ہونے والے نئے اراکین میں ڈاکٹر عبدالجبار خان (اے اے اے یو این وائی، البانی، نیویارک) بطور صدر منتخب، جناب شاہ فیصل خان (اے اے اے گریٹر شکاگو) بطور سکریٹری، جناب شاہ شعیب فیضان (اے اے اے نیویارک) بطور خازن، جناب کوثر عثمانی (اے اے اے نیویارک) بطور رکن بورڈ آف ٹرسٹیز شامل ہیں۔ پروفیسر سرتاج تبسم، چیئرمین، اے ایم یو الومنائی افیئرز کمیٹی نے سبھی عہدیداروں اور اراکین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا "جناب عثمانی کی اے ایم یو الومنائی کمیونٹی کے تئیں وابستگی قابل تعریف ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ان کی قیادت میں یہ نیٹ ورک عالمی سطح پر ترقی کرتا رہے گا اور اثر انداز ہوتا رہے گا"۔ قابل ذکر ہے کہ مذکورہ فیڈریشن، شمالی امریکہ میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی الومنائی ایسوسی ایشنز کا اتحاد ہے جس کا مقصد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی میراث کو محفوظ رکھنا، تعلیمی ترقی پر زور اور دنیا بھر میں اے ایم یو کے سابق طلبہ کے درمیان اتحاد واشتراک کو فروغ دینا ہے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ بزنس ایڈمنسٹریشن میں ایم بی اے کے نئے طلبہ کے لیے اورینٹیشن پروگرام منعقد

علی گڑھ، 25 اگست: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ بزنس ایڈمنسٹریشن نے ایم بی اے کے نووارد طلبہ کے لیے ایک اورینٹیشن پروگرام منعقد کیا جس کا مقصد نئے طلبہ کو خوش آمدید کہنا اور انہیں شعبے کے وژن، نصاب، وسائل، اور دستیاب مواقع سے آگاہ کرنا تھا۔ صدر شعبہ پروفیسر سلمیٰ احمد نے طلبہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ اپنے تعلیمی سفر کو محنت، لگن اور سنجیدگی کے ساتھ جاری رکھیں۔ انہوں نے اساتذہ اور معاون عملے کا تعارف بھی کرایا جو طلبہ کی مکمل رہنمائی کریں گے۔ پروفیسر جمال اے فاروقی نے نصاب اور یونیورسٹی کے قواعد وضوابط سمیت تعلیمی ڈھانچے اور اسسمنٹ کے طریقہ کار پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر ولید احمد انصاری نے طلبہ کو تعلیمی وسائل اور مینٹر - مینٹی اسکیم سے روشناس کرایا اور اساتذہ کی رہنمائی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ڈاکٹر آصف علی سید نے "کلاس روم سے آگے ہم نصابی سرگرمیاں" موضوع پر گفتگو کی اور طلبہ کو ہمہ جہت ترقی کے تمام مواقع میں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دی۔ پروفیسر فضا تبسم اعظمی نے صنعتوں میں انٹرن شپ کی اہمیت پر روشنی ڈالی، جبکہ ڈاکٹر اسد رحمان نے ملازمت کے مواقع اور کریئر کی تیاری کے متعلق تفصیل سے بات کی۔ سینئر طلبہ فاطمہ انتخاب اور امام صدیقی نے اپنے تجربات بیان کیے اور نووارد طلبہ کو مفید مشورے دیے۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر زرین حسین فاروق نے کی، جبکہ ڈاکٹر لمے بن صابر نے شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کے دوران اینٹی ریگنگ آگہی ہفتہ کے تحت ایک مشترکہ سرگرمی کا اہتمام کیا گیا، جس میں سینئر اور جونیئر طلبہ نے مل کر مختلف آرٹ وکرافٹ پروجیکٹوں پر کام کیا۔ اس کا مقصد ریگنگ کی روک تھام کے سلسلہ میں بیداری پیدا کرنا اور ہم آہنگی واحترام کو فروغ دینا تھا۔

آسام کی جابر سرکار کو سپریم کورٹ کی پھٹکار بلڈوزر نہیں چلے گا

مسلم افراد کے قاتلوں اور مقدس مقامات کے گنہگاروں کو سزا ضرور ملے گی!

سہارنپور (احمد رضا) مظلوم مسلمانوں کی آہیں رائے گاں نہی جائیں گی قابل احترام سپریم کورٹ کی دو رکنی بینچ نے کل آسام میں بلڈوزر چلا کر مسلم آبادی کو تباہ و برباد کرنیوالے آسام سرکار کے فیصلہ پر روک لگادی اور مسلم آبادی کے گھروں کو مسمار کرنے کے عمل کو غیر قانونی اور غیر آئینی قرار دیا قابل احترام دو رکنی بینچ نے کہا کہ سرکار من مانی نہی کر سکتی جو لوگ 70 سے زائد عرصہ سے وہاں آباد چلے آتے ہیں انکو سرکار طاقت کے استعمال سے کیسے بے گھر کر سکتی ہے سپریم کورٹ کے فیصلے نے ہیمنت بسوا سرما کا گھمنڈ چور چور کر کے رکھ دیا ہے آسام سرکار اور وہاں کے ظالم سربراہ کی اس قدر مزاق اڑ رہی ہے کہ یہ حقیقت میں آسام سرکار کی کھلی ہوئی مسلم آبادی سے دشمنی کا نتیجہ ہے، آسام کے بیشتر اوپری علاقوں میں ہمنت بسوا سرما کی سرکاری مشینری نے لاکھوں مسلمانوں کی زندگی تباہ برباد کر کے رکھ دی ہے لاکھوں مسلمان اپنے ساز و سامان کے ساتھ کھلی ہوئی جگہوں پر دھوپ اور بارش کے تھپیڑوں کے بیچ زندگی گزارنے کو مجبور ہیں آسام سرکار کی مسلم آبادی سے اس قدر نفرت شاید کہیں اور نہیں ملے گی اس سرکار نے فرقہ پرستی کے سارے گھنونے ہتھ کنڈے اپنا کر لاکھوں مسلمانوں کو بلڈوزر چلا کر زمین بوس کر دیا ہے پواڑہ میں گزشتہ ماہ جب مسلمانوں کے گھروں پر بلڈوزر چل رہا تھا تو مسلمان سڑک پر اتر آئے آسام کی بسوا سرما پولیس نے مسلم بھیڑ پر سیدھے گولی چلادی دو مسلم نوجوان موقع پر دم توڑ گیا جبکہ سات سے زائد کی حالت گولی لگنے سے نازک بنی رہی عام اطلاعات ہیں کہ آسام کے چیف منسٹر مسلم آبادی سے نفرت کرتے ہیں اسلئے اب تک چھ ہزار سے زائد مسلم افراد کے مکانات کو نیست و نابود کر دیا گیا لاکھوں افراد سڑکوں پر زندگی گزارنے کو مجبور ہیں آسام میں مسلم آبادی پر کھلے عام گولیاں چلائی جارہی ہیں جس قوم نے لگاتار ایک صدی کی مسلسل کوششوں سے وطن عزیز کو بڑی سے بڑی جانی اور مالی قربانیاں پیش کرتے ہوئے انگریزوں کے پنجوں سے آزاد کرایا آج انگریزوں کے مخبر انہی مسلم افراد کو جانی اور مالی نقصان پہنچا کر ڈھول بجا بجا کر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں پوری دنیا اس تلخ حقیقت سے خوب واقف ہے کہ مسلم آبادی کی قربانیوں سے تنگ آ کر انگریزوں نے وطن عزیز کو ہم ہندوستانیوں کے حوالہ کرنیکا فیصلہ کیا ہے انگریزوں کے تلوے چاٹنے والوں میں ملک کو آزاد کرانے کا دم خم وجگر کہاں تھا؟ مسلم افراد سے دشمنی اور حسد اس سے زیادہ پختہ ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ آسام سرکار نے بلاوجہ چھپار اور ڈبری علاقوں میں رہنے والے افراد کے سیکڑوں مکانات توڑ کر ہزاروں افراد کو کھلے آسمان کے نیچے رہنے کو مجبور کر دیا ہے اور پورا ملک تماشائی بنا ہوا ہے!

اے ایم یو کے شعبہ کامرس نے انٹرپرینیئر شپ کو فروغ دینے کے لیے شیور پروگرام کے پانچویں ایڈیشن کا کیا آغاز

علی گڑھ، 25 اگست: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ کامرس نے "اسٹیمولیٹنگ اربن رنیول تھرو انٹرپرینیئر شپ" (شیور) پروگرام کے پانچویں ایڈیشن کا آغاز کردیا ہے۔ شہری ترقی میں پائیدار کاروباری اقدامات کو فروغ دینے کے مقصد سے بارہ ہفتوں پر مشتمل یہ ورکشاپ، امریکہ کی یونیورسٹی آف ہیوسٹن کے باؤر کالج آف بزنس کے اشتراک سے منعقد کی جارہی ہے۔ شعبہ کامرس کی پروفیسر آسیہ چودھری (اے ایم یو) اور پروفیسر صالحہ کھمباوالا (یونیورسٹی آف ہیوسٹن) کے مابین یادداشت مفاہمت (ایم او یو) کے تحت یہ ورکشاپ ہورہی ہے۔ افتتاحی تقریب میں اے ایم یو کے پرووائس چانسلر اور شیور پروگرام کے چیئرمین پروفیسر محمد محسن خان نے اظہار خیال کرتے ہوئے جدید شہری مسائل کے حل میں انٹرپرینیئر شپ کی اہمیت پر زور دیا اور شرکاء کو وقت کی قدر کرنے اور اپنا کاروباری برانڈ بنانے کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ اے ایم یو کے رجسٹرار جناب محمد عمران آئی پی ایس نے کاروباری صلاحیت کو معیشت کی ترقی اور سماجی تبدیلی کا محرک قرار دیا۔ انہوں نے ورکشاپ کے شرکاء کو تلقین کی کہ وہ ڈیجیٹل مارکیٹنگ اور ٹکنالوجی میں جدت کو اپنی کاروباری کوششوں کا حصہ بنائیں، اور صارفین کی تسکین اور قدر کی تخلیق پر توجہ دیں۔ پروگرام کی کنوینر، پروفیسر آسیہ چودھری نے شیور پروگرام کا تعارف کرایا اور اس کے مقاصد و دستیابیوں پر روشنی ڈالی۔ 2022 میں آغاز کے بعد سے، اس پروگرام کے تحت اب تک تقریباً 250 شرکاء کو تربیت دی جاچکی ہے، جن میں سے 45 نے کامیابی کے ساتھ اپنے کاروبار شروع کردئے ہیں۔

امبیڈکر نگر میں گورنر آنندی بین پٹیل نے مستحقین میں اسناد و چیک تقسیم کیے

آنگن واڑی کارکنان کو اعزاز، ڈی ایم کو کتابیں پیش کی گئیں، او ڈی او پی مصنوعات کا تحفہ بھی ملا

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) صوبہ اتر پردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل دوشنبہ کو جہانگیر گنج بلاک ہیڈ کوارٹر پہنچیں۔ جہاں انہوں نے مختلف سرکاری فلاحی و ترقیاتی اسکیموں کے تحت منتخب مستحقین کو منظوری نامے، سرٹیفکیٹ اور چیک تقسیم کیے۔ اس موقع پر آنگن واڑی کارکنان کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ گورنر نے ان سے کہا کہ وہ بچوں کی تعلیم وتربیت اور سماجی ترقی میں سرگرم کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم ہی بچوں کے روشن مستقبل کی کنجی ہے، اس لیے آنگن واڑی کارکنان خاص طور پر تعلیم اور بیداری پر توجہ دیں تاکہ خاندان اور معاشرہ مضبوط ہو سکے۔ تقریب کے دوران گورنر نے ضلع مجسٹریٹ کو راج بھون سے لائی گئی کتابوں کا تحفہ دیا۔ جبکہ ضلع مجسٹریٹ نے گورنر محترمہ کو او ڈی او پی مصنوعات، خود امدادی گروپوں کے تیار کردہ سامان، تصویری کہانیاں اور حوصلہ افزا کتابوں کا سیٹ پیش کیا۔ صبح 10 بج کر 50 منٹ پر گورنر کے پہنچنے پر ایم ایل سی ہری اوم پانڈے، رکن اسمبلی دھرم راج نشاد اور ضلع پنچایت صدر شیام سندر ورما سمیت عوامی نمائندوں نے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے قیام کے بعد گورنر دوپہر 12 بج کر 15 منٹ پر گورکھپور کے لیے روانہ ہوگئیں۔ اپنے خطاب میں گورنر نے مستحقین کو مشورہ دیا کہ وہ حکومت کی اسکیموں کا صحیح استعمال کریں اور محنت ولگن کے ساتھ ترقی کی راہ پر آگے بڑھیں۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں عوام، افسران اور عوامی نمائندے موجود رہے۔

جلال پور میں مرحوم سید محمد افتخار کی مجلسِ چہلم کا انعقاد

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) جلال پور کے موضع حسین پور بی بی پور میں مرحوم سید محمد افتخار عرف لڈن ابن شیر علی کے ایصالِ ثواب کے لیے مجلسِ چہلم کا انعقاد مرحوم کے خانوادے کی جانب سے کیا گیا۔ تلاوتِ کلامِ پاک سے مجلس کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد زوار حسین و ہمنوا نے مرثیہ خوانی کی۔ پہلی مجلس سے مولانا ذیشان صاحب قبلہ کان پوری نے خطاب کیا۔ بعد ازاں دوسری مجلس میں مرثیہ خوانی کے بعد حجۃ الاسلام مولانا سید حیدر مہدی صاحب قبلہ بستی نے خطاب کیا۔ انہوں نے والدین کی عظمت واہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ماں باپ کی خدمت کو اولاد اعزاز سمجھے، کیونکہ اللہ کے نزدیک والدین کا مقام نہایت بلند ہے اور ان کی خدمت بجالانا ہر اولاد پر فرض ہے۔ دورانِ خطاب انہوں نے فضائلِ اہل بیت بھی بیان کیے اور مومنین کو ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ آخر میں مولانا نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے مصائب کا تذکرہ کیا۔ جس پر مجمع زار و قطار رونے پر مجبور ہوگیا۔ اس روحانی اجتماع میں قرب وجوار کے مومنین کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ نظامت کے فرائض میر طالب عباس نے انجام دیے۔ جبکہ آخر میں مرحوم کے فرزند سید محمد نثار آصف نے تمام شرکائے مجلس کا شکریہ ادا کیا۔

لینگویج یونیورسٹی میں بیڈمنٹن اور شاٹ پٹ کھیلوں کا انعقاد

طلبہ نے بھرپور جوش و خروش کا مظاہرہ

لکھنؤ، 25 اگست 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں چانسلر آنندی بین پٹیل کی ہدایات کے مطابق قومی کھیلوں کے دن کے موقع پر کیمپس میں بیڈمنٹن اور شاٹ پٹ کے مقابلوں کا انعقاد کیا گیا جس میں طلبہ نے نہایت جوش وخروش اور مہارت کے ساتھ حصہ لیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے فزیکل ایجوکیشن کے انچارج ڈاکٹر محمد شارق کو کھیلوں کے مقابلوں کے انعقاد کے لئے کہتے ہوئے طلبہ کے لئے یہ پیغامات بھی دیئے کہ کھیل صرف تفریح یا وقت گزاری نہیں ہیں بلکہ یہ زندگی کو منظم کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ کھیل جسمانی صحت کو تندرست اور مضبوط بناتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ ذہنی توازن اور استحکام بھی فراہم کرتے ہیں۔ ایک کھلاڑی مشکل حالات میں صبر، ہمت اور اعتماد پیدا کرتا ہے، جو زندگی کے دوسرے میدانوں میں بھی کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ کھیلوں میں شرکت سے ٹیم اسپرٹ یعنی باہمی تعاون کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ جب کھلاڑی ایک ٹیم کا حصہ بنتا ہے تو وہ صرف اپنی کامیابی نہیں بلکہ پوری ٹیم کی کامیابی کے لیے محنت کرتا ہے۔ اسی طرح کھیل ہمیں نظم و ضبط اور محنت کی اہمیت بھی سکھاتے ہیں۔ میدان میں جیتنے کے لیے سخت محنت، لگن اور مستقل مزاجی ضروری ہے، اور یہی خصوصیات ایک کامیاب زندگی کی بنیاد ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد شارق نے کہا کہ کھیل محض جسمانی سرگرمی نہیں ہیں بلکہ یہ اپنی زمین اور اپنی مٹی سے جڑنے کا ایک وسیلہ بھی ہیں۔ ہر کھیل کی جڑیں ہماری ثقافت اور تہذیب سے منسلک ہیں۔ کھیل ہمیں نہ صرف صحت مند بناتے ہیں بلکہ ہماری شناخت اور ہماری جڑوں سے بھی قریب لے جاتے ہیں۔ پروگرام کے تحت منعقدہ بیڈمنٹن مقابلے میں سبھی شرکاء نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ شاٹ پٹ مقابلے میں کل 30 شرکاء نے حصہ لیا اور اپنی طاقت اور مہارت کا مظاہرہ کیا۔ کھیل کے اس پروگرام کا کامیاب انعقاد ڈیپارٹمنٹ آف فزیکل ایجوکیشن نے کیا جس میں سبجیکٹ انچارج محمد شارق اور ڈاکٹر حسن مہندی نے خصوصی تعاون کیا۔

دیوبند پولیس نے بڑے پیمانہ پر چیکنگ اور تلاشی مہم کا آغاز کیا

دیوبند: 25 / اگست (فیروز خان) علاقہ میں مشتبہ نقل و حرکت کی اطلاعات کے بعد دیوبند کوتوالی پولیس ٹیم نے بڑے پیمانہ پر چیکنگ اور تلاشی مہم شروع کر دی ہے۔ اسی تناظر میں پولیس ٹیم نے شہر کے مختلف علاقوں میں واقع سرکاری اور پرائیویٹ بینکوں سمیت مخصوص چوک چوراہوں پر پہنچ کر مشتبہ افراد کی تلاشی لی۔ کوتوالی انچارج نرندر کمار نے بتایا کہ مشتبہ نقل وحرکت کی اطلاعات اور جرائم پیشہ افراد کے خلاف شروع کی گئی مہم کے تحت پورے علاقہ میں سخت نگرانی رکھی جا رہی ہے ساتھ ہی پیٹرول پمپس، گاڑی چیکنگ، بینک چیکنگ، جرائم پیشہ افراد اور وارنٹیوں کی گرفتاری سمیت رات کے گشت کے لئے پولیس کی چار ٹیم تشکیل دی گئی ہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ اگر وہ کسی مشتبہ سرگرمی کا مشاہدہ کریں تو فوری طور پر قریبی پولیس چوکی کو اطلاع دیں تاکہ علاقہ میں امن وامان کی فضاء برقرار رکھی جاسکے۔

ٹرین کی زد میں آکر ایک شخص کی موت

دیوبند: 25 / اگست (فیروز خان) ٹرین کی زد میں آکر ایک شخص کی موت ہوگئی۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کی شناخت کرانے کی کوشش کی لیکن اس کی پہچان نہیں ہو سکی۔ اطلاع کے مطابق صبح قریب ساڑھے نو بجے کے درمیان پولیس کو راہگیروں کے ذریعہ خبر ملی کہ نور پور ریلوے پھاٹک کے نزدیک کسی شخص کی ٹرین کی زد میں آکر موت ہوگئی ہے، اطلاع ملتے ہی ایس آئی ونے سینی کی سربراہی میں موقع پر پہنچی پولیس ٹیم نے لاش کو ریلوے ٹریک سے ہٹوا کر آس پاس کے لوگوں سے اس کی شناخت کرانے کی کوشش کی لیکن لاش کی پہچان نہیں ہو سکی، ایس آئی ونے کمار سینی نے بتایا کہ متوفی شخص کی عمر قریب پچاس سال کے قریب ہے، جس نے سینڈو بنیان اور پاجامہ پہنا ہوا ہے، متوفی کے ہاتھ پر کلاوہ بندھا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والے شخص کا تعلق ہندو مذہب سے تھا۔ انہوں نے بتایا کہ لاش کی شناخت کرانے کی کوشش کی جارہی ہے، شناخت ہونے یا پہچان نہ ہونے کی صورت میں لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے ضلع ہسپتال بھیج دیا جائیگا۔

عوام کی آواز کو ترجیح دی جائے گی: نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ

جنتا درشن عوامی مکالمے کا طاقتور ذریعہ بن گیا، مسائل کے حل کے لیے ہدایات جاری

لکھنؤ: 25 اگست۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے پیر کے روز اپنے کیمپ آفس، 7-کالی داس مارگ، لکھنؤ میں جنتا درشن کے ذریعے مختلف اضلاع کے شہریوں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل سنے اور متعلقہ حکام کو فوری، موثر اور منصفانہ حل کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہدایات دیں۔ جنتا درشن پروگرام کے دوران نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے ریاست کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں لوگوں کے ذاتی اور عوامی مسائل کو غور سے سنا اور متعلقہ محکموں کے افسران کو ان کے فوری اور موثر حل کے لیے واضح ہدایات دیں۔ جنتا درشن میں بڑی تعداد میں مرد، خواتین، بزرگ اور نوجوان موجود تھے جنہوں نے اپنے مسائل براہ راست ڈپٹی چیف منسٹر کے سامنے پیش کئے۔ زیادہ تر مقدمات میں زمین کے تنازعات، ریونیو سے متعلق مسائل، طبی امداد، پنشن، رہائش، سڑک، بجلی پانی کے مسائل، پولیس کارروائی سے متعلق، تعلیم اور روزگار سے متعلق معاملات تھے۔ شری موریہ نے کہا کہ جنتا درشن عام لوگوں سے براہ راست رابطے کا ایک ذریعہ ہے، جس کے ذریعے زمینی حقیقت سامنے آتی ہے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی قسم کی کوتاہی یا کوتاہی برتی نہ جائے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ضرورت پڑنے پر موقع پر معائنہ کیا جائے اور متاثرین کو بروقت امداد فراہم کی جائے۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے کہا کہ ضرورت مند اور اہل افراد کو ہر ممکن سرکاری سہولت کا بھرپور فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لیے پوری طرح پرعزم ہے اور عوامی مفاد سب سے مقدم ہے۔ مسٹر موریہ نے وہاں موجود لوگوں کو یقین دلایا کہ حکومت ان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ہر ممکن اقدام کرے گی اور کسی بھی شکار کو مایوس واپس نہیں جانا چاہئے۔ یہ ریاستی حکومت کی ترجیح ہے۔ مسٹر موریہ نے جنتا درشن کے لئے آئے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ہر شخص کی ہر مشکل کا ہر ممکن حل تلاش کیا جائے گا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ہر شکایت کنندہ کے مسئلہ کا فوری اور تسلی بخش حل فراہم کریں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ مسائل کا مکمل حل کیا جائے اور مسائل کے حل کے لیے متعلقہ افراد کا احتساب کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ عوامی مسائل کے بروقت حل کو یقینی بنایا جائے۔ کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہراساں کرنے، زمینوں پر ناجائز قبضوں کے معاملات کو انتہائی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ حل کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو سخت کارروائی کی جائے۔ عوامی سماعت کے دوران انہوں نے ہر فرد کے مسائل انتہائی سنجیدگی سے سنے اور متعلقہ حکام کو مسائل حل کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے شکایت کرنے والوں کو یقین دلایا کہ وہ پریشان نہ ہوں مسائل حل ہوں گے اور حکومت کی طرف سے فراہم کی جانے والی سہولیات بھی دستیاب ہوں گی۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ مسائل کو اس طرح حل کیا جائے کہ مسائل میں گھرے عوام مکمل طور پر مطمئن ہوں اور انہیں بار بار کہیں بھٹکنا نہ پڑے۔ انہوں نے خواتین، معذور افراد، بزرگوں وغیرہ کے مسائل اور شکایات سنے اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر تیز رفتاری سے حل کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات دیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر خود شکایت کنندگان کے پاس گئے اور ہر فرد سے براہ راست بات چیت کرتے ہوئے ان کے مسائل سنے۔ جنتا درشن میں مختلف اضلاع کے لوگوں نے اپنے مسائل پیش کئے۔ ڈپٹی چیف منسٹر جناب کیشو پرساد موریہ نے مرزا پور، فیروز آباد، وارانسی، مظفر پور نگر، اوریا، امروہہ اور پریاگ راج کے ضلع مجسٹریٹوں، غازی آباد کے پولیس کمشنر، علی گڑھ کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، ہاپوڑ، ہمیر پور، شاہ پور کے پولیس سپرنٹنڈنٹ اور راجہ پور کے سینئر افسران سے فون پر بات کرتے ہوئے مناسب ہدایات دیں۔ مسائل کے حل کے حوالے سے۔ زمین سے متعلق زیادہ تر معاملات میں، انہوں نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹس کو ہدایت کی کہ وہ محکمہ ریونیو اور پولیس کے افسران اور ملازمین کی ایک مشترکہ ٹیم تشکیل دیں اور انہیں موقع پر بھیج کر با معنی حل تلاش کریں۔

عوام کے مسائل کا حل حکومت کی اولین ترجیح ہے: وزیر توانائی اے کے شرما

لکھنؤ: 25 اگست۔شہری ترقی اور توانائی کے وزیر اے کے۔شرما نے آج اپنی رہائش گاہ پر منعقد جنتا درشن پروگرام میں آئے لوگوں کے مسائل کو غور سے سنا۔مختلف علاقوں کے شہریوں نے بجلی، نکاسی آب، میونسپل باڈی کی خدمات اور ترقیاتی کاموں سے متعلق شکایات اور تجاویز پیش کیں۔اس دوران وزیر شری شرما نے عہدیداروں کو واضح ہدایات دیں کہ عوام کے مسائل کو تیزی سے معیاری اور شفاف طریقے سے حل کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ عام آدمی کے مسائل کے حل میں کسی قسم کی کوتاہی یا کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔شری اے کے شرما نے افسران کو ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ ہر مسئلہ کو مقررہ وقت کے اندر حل کیا جانا چاہئے اور سنگین اور ترجیحی شکایات کو فوری طور پر حل کیا جانا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ عوام سے موصول ہونے والی شکایات کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے اور ان کی نگرانی کی جائے اور حل کے بعد متعلقہ شکایت کنندہ کو آگاہ کیا جائے۔جنتا درشن کے دوران ماحول بہت پرجوش تھا۔وہاں موجود شہریوں نے اپنے مسائل براہ راست وزیر شری شرما کے سامنے رکھے اور ان کے فوری ادراک پر اطمینان کا اظہار کیا۔لوگوں کا کہنا تھا کہ وزیر کی حساسیت اور جلد بازی سے عوام کا اعتماد مضبوط ہوا ہے۔بہت سے شہریوں نے سنا اور حل کی یقین دہانی پر شکریہ ادا کیا۔شہری ترقی اور توانائی کے وزیر نے کہا کہ عوام کی توقعات پر پورا اترنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔افسران کو چاہیے کہ وہ حساسیت سے کام کریں اور عوام کو ریلیف فراہم کرنا اپنی اولین ترجیح بنائیں۔وزیر توانائی اے کے شرما نے ایگزیکٹو انجینئروں کے ساتھ ورچوئل میٹنگ کی اور شکایات کے فوری حل پر زور دیا۔وزیر توانائی جناب اے کے شرما نے لکھنؤ میں اپنی رہائش گاہ سے تمام ایگزیکٹو انجینئروں کے ساتھ ورچوئل میٹنگ کی اور سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع سے موصول ہونے والی صارفین کی شکایات کا جائزہ لیا۔اجلاس میں وزیر توانائی نے صارفین کی شکایات کے بروقت اور معیاری ازالے کو اولین ترجیح قرار دیتے ہوئے ضروری ہدایات دیں۔اجلاس میں وزیر توانائی نے خاص طور پر ان معاملات پر برہمی کا اظہار کیا جن میں صارفین متعدد بار شکایات کے باوجود حل سے محروم رہے۔انہوں نے واضح ہدایات دیں کہ ایسی شکایات کا فوری ازالہ یقینی بنایا جائے اور غفلت برتنے پر متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کی جائے۔اجلاس میں افسران کو ہدایات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمام ایگزیکٹو انجینئرز اپنے اپنے علاقوں میں صارفین کی زیر التوا شکایات کو فوری طور پر حل کریں، ساتھ ہی بار بار شکایت کرنے والے صارفین کے کیسز کو خصوصی ترجیحی بنیادوں پر نمٹا دیں۔انہوں نے 1912 اور دیگر ذرائع سے آنے والی شکایات کا باقاعدگی سے جائزہ لینے اور انہیں فوری حل کرنے کی ہدایت کی۔اس دوران تمام ایگزیکٹو افسران توانائی اور شہری ترقی کے محکمے کے متعلقہ افسران کے ساتھ عملی طور پر جڑے رہے۔

ریاست میں دودھ کی پیداوار کمیٹیوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے: مسٹر دھرم پال سنگھ

لکھنؤ: 25 اگست۔اتر پردیش کے مویشی اور دودھ ترقیات کے وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے ریاست کے تمام گاؤ شیلٹرز میں گائے تحفظ کے لیے تمام ضروری سہولیات کو یقینی بنانے اور حکومت کو تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کرنے کے لیے ٹیم-9 تشکیل دینے کی ہدایات دی ہیں۔ یہ کمیٹی 01 ستمبر سے 12 ستمبر تک ریاست کے 18 ڈویژنوں میں تمام گاؤ شیلٹرز کا معائنہ کرے گی اور اپنی حقائق پر مبنی رپورٹ پیش کرے گی۔ جناب سنگھ نے ہدایات دی ہیں کہ سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں گائے پناہ گاہوں میں رکھی گئی گائیں گیلی نہ ہوں، ان کے لیے خشک حالت میں بیٹھنے کا مناسب انتظام کیا جائے، چارہ، بھوسے، روشنی، پینے کے پانی اور ادویات کا مناسب انتظام کیا جائے۔ کوئی بھی گائے بھوکی نہ رہے اور ان کی ویکسینیشن اور دوائیوں کا مناسب انتظام کیا جائے۔ مسٹر سنگھ نے آج ودھان بھون میں اپنے دفتر میں ریاست میں گائے تحفظ اور دودھ کی پیداوار میں اضافے کے بارے میں تازہ ترین صورتحال کے بارے میں طلب کی گئی میٹنگ میں افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ مسٹر سنگھ نے بریلی ضلع کے بڑے گاؤ تحفظ مراکز، ادھکٹا نظرانہ اور مدھونا گلا میں گائے تحفظ سے متعلق موصول ہونے والی شکایات کی جانچ کرنے اور لاپرواہی برتنے والے متعلقہ افسر کے خلاف سخت کارروائی کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ گائے تحفظ کے کاموں میں کسی قسم کی غفلت اور لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے ریڈیم بیلٹ مہم میں مسلسل سرگرم اور تیز رہنے کی ہدایت بھی کی۔ اس وقت ریاست میں 7624 گائے پناہ گاہوں میں 1236217 گائیں محفوظ ہیں۔ وزیر اعلیٰ سہوگیتا یوجنا کے تحت اب تک کل 177083 گائیں اہل استفادہ کنندگان کے حوالے کی گئی ہیں۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ ٹیم-9 اضلاع میں ضلع مجسٹریٹ کی سربراہی میں گائے تحفظ سے متعلق تمام 6 محکموں (محکمہ محصولات، پنچایتی راج، شہری ترقیات، دیہی ترقیات، داخلہ اور محکمہ مویشی پروری) کی تشکیل کردہ کمیٹیوں (ضلع سطح، تحصیل سطح، بلاک سطح اور گاؤں کی سطح) کی میٹنگوں کا اہتمام کرے گی۔ کمیٹیوں کو ہر ضلع کے گائے پناہ گاہوں کے دورے کے دوران سامنے آنے والی حقیقی صورتحال سے بھی آگاہ کیا جائے گا۔ ٹیم-9 میں پرنسپل سکریٹری، مویشی پروری، اسپیشل سکریٹری، مویشی پروری، ڈائرکٹر، ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ، ڈائرکٹر، ڈیزیز کنٹرول اینڈ فیلڈ، چیف ایگزیکٹیو آفیسر، دودھ کمشنر، اسپیشل سکریٹری، دودھ، منیجنگ ڈائریکٹر، پی سی ڈی ایف، ایڈیشنل ڈائریکٹر، گودھن اور جوائنٹ ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن ہوں گے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ ریاست میں دودھ کی پیداوار بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ریاست میں دودھ کی پیداوار کمیٹیوں کی تعداد میں اضافہ کیا جانا چاہیے۔ غیر فعال کمیٹیوں کو فعال بنا کر چلایا جائے۔ جو کمیٹیاں اس وقت کام کر رہی ہیں انہیں بند نہیں کیا جانا چاہیے۔ کسانوں اور مویشی پروروں کو تربیتی پروگراموں کے ذریعے دودھ کی پیداوار بڑھانے کی ترغیب دی جائے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ نند بابا دودھ مشن کے تحت 2250 کمیٹیاں بنانے کے ہدف کے مقابلے میں 1342 کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ مجموعی طور پر 1532 کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ میٹنگ میں ڈیری ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کے منیجنگ ڈائرکٹر مسٹر دھیشر یواستو، ڈیری کمشنر مسٹر راکیش کمار مشرا اور محکمہ مویشی پروری کے ڈائرکٹر ڈیزیز کنٹرول زون ڈاکٹر راجیو کمار سکسینہ اور ڈیری اور اینمل ہسبنڈری ڈپارٹمنٹ کے سینئر افسران موجود تھے۔

انڈیا ایکسپو مارٹ میں اسکیموں کا انوکھا سنگم، سب کی نظریں ہوں گی نئے کاروباریوں پر

لکھنؤ: 25 اگست (پی این ایس) انڈیا ایکسپو مارٹ میں 25 سے 29 ستمبر تک منعقد ہونے والا یوپی انٹرنیشنل ٹریڈ شو-2025 اس بار اور بھی شاندار ہونے جا رہا ہے۔ تیسرے ایڈیشن میں نہ صرف کاروباری بلکہ یوپی حکومت کے مختلف محکمے اپنی اسکیموں، پروجیکٹوں اور کامیابیوں کا مکمل بلیو پرنٹ مہمانوں کے سامنے پیش کریں گے۔ پنڈال میں اسٹالز کے لیے کل 085,37 مربع میٹر رقبہ مختص کیا گیا ہے، جس میں سے 649,28 مربع میٹر جگہ پہلے ہی بک ہو چکی ہے۔ یہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اس بار ریکارڈ شرکت دیکھنے کو ملے گی اور یوپی کی اقتصادی اور ثقافتی طاقت کو ایک نئی شناخت ملے گی۔ اس شو میں انویسٹ یوپی، یوپی سیڈا، جی نیڈا، ایڈا اور نوئیڈا اتھارٹی جیسے صنعتی محکموں کے ساتھ ساتھ IT اور الیکٹرانکس، توانائی، شہری ترقی، سیاحت، ثقافت اور کلین گنگا مشن سے متعلق محکمے بھی اپنی اسکیموں کی نمائش کریں گے۔ زراعت، ڈیری، ماہی پروری، حیوانات سے متعلق و دیگر اسٹال دیہی معیشت کی مضبوطی کو ظاہر کریں گے۔ اس بار ایم ایم ای، نیو انٹرپرینیور اور پارٹنر کنٹری پویلین کو بھی خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گنے، ٹیکسٹائل، بینکنگ فنانس، ٹرانسپورٹ (آٹو اور ای وی)، اعلیٰ تعلیم اور صحت کے شعبے سے متعلق اسٹالز بھی اس میں شرکت کریں گے۔

صفا انسٹی ٹیوٹ فار میڈیا لٹریسی اینڈ جرنلزم کے تحت 'نیوز پورٹل' پر مذاکرہ

ماہرین نے صحافتی ذمہ داری، اخلاقیات و نیوز پورٹل بنانے کی تفصیلات پر ڈالی روشنی

لکھنؤ: 25 اگست (پی این ایس) صفا انسٹی ٹیوٹ فار میڈیا لٹریسی اینڈ جرنلزم کے تحت انجمن فلاح دارین گولہ گنج کے پروگرام ہال میں اقلیتوں کے مسائل کی نمائندگی میں نیوز پورٹل کا کردار: امکانات اور چیلنجز کے موضوع پر ایک مذاکرہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں متعدد سینئر صحافی، یوٹیوبر اور نوجوان علماء شریک ہوئے۔ پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے مولانا جہانگیر عالم قاسمی نے کہا کہ میڈیا کی اہمیت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے، سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل میڈیا کے دور میں میڈیا کے ادارے کا قیام آسان ہو گیا ہے، اقلیتوں اور بالخصوص مسلمانوں کے مسائل کو پیش کرنے کے لئے اس طرح کے ادارے کا ہونا ضروری ہے، صحافت سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کو آگے بڑھنا چاہئے۔ مولانا نے کہا کہ جو نوجوان ملی جذبہ سے صحافت کے میدان میں آتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی بھی ضروری ہے، اس کے بغیر وہ اپنی منزل تک کیسے پہونچ سکتے ہیں۔ سینئر صحافی غفران نسیم نے کہا کہ صحافت کا کام جتنا ضروری ہے انتہائی نازک بھی ہے، بڑے بڑے صحافیوں پر مقدمات ہوئے ہیں، اس لئے ثبوت کے بغیر کوئی بات نہیں کہنی چاہئے، سوشل میڈیا کے توسط سے جو مواد ہم تک پہونچتا ہے اس کی تحقیق بھی ضروری ہے، موجودہ وقت میں کئی ادارے فیکٹ چیکنگ کا کام کر رہے ہیں، اس سمت میں بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ سینئر صحافی خورشید احمد مصباحی نے کہا کہ ڈیجیٹل میڈیا کا یہ حال ہے کہ مین اسٹریم کے صحافی اب ڈیجیٹل پلیٹ فارم سے خبریں لے رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو میڈیا کے میدان میں ضرور آگے آنا چاہئے، مگر اس میدان میں قدم رکھنے کے لئے بنیادی تربیت بہت ضروری ہے، ہر شخص صحافی نہیں بن سکتا، جو نوجوان صحافت سے دلچسپی رکھتے ہیں انہیں جرنلزم کا کورس کرنا چاہئے، یا کم سے کم تربیتی ورکشاپ میں شامل ہونا چاہئے، اسی طرح صحافتی اخلاقیات کا لحاظ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ مولانا مصطفی ندوی مدنی نے کہا کہ مسلمانوں کو جن جن میدانوں میں کام کی سخت ضرورت ہے ان تمام میدانوں میں خصوصی مہم کے تحت اور پوری دلچسپی سے قدم آگے بڑھانا چاہئے، صحافت کے میدان میں افراد تیار کرنے کی سخت ضرورت ہے، اس سے نوجوانوں کی صلاحیت بھی سامنے آئے گی اور ملت کی ضرورت بھی پوری ہوگی۔ مفتی منور سلطان ندوی، پروفیسر ادریس ندوی، فرید الحسن، سعود الحسن، ڈاکٹر محمد عمر، خلیق الزمان، مزمل اور دیگر لوگوں نے بھی اظہار خیال کیا۔ پروگرام کے کوآرڈینیٹر سلیم آزاد نے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کرتے ہوئے نیوز پورٹل بنانے کی پوری تفصیل بیان کی۔ نظامت سلمان صدیقی ندوی نے کی جبکہ جمشید قادری ندوی نے نعت شریف پیش کی۔

نبی کریم ؐ کی حیات مبارکہ پوری انسانیت کے لیے عظیم تحفہ: مولانا خالد رشید

دار العلوم فرنگی محل میں "۱۲ روزہ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ و سیرت صحابہؓ و تحفظ شریعت" کا انعقاد

لکھنؤ: 25 اگست (پی این ایس) نبی پاکؐ کی زندگی تمام انسانوں کے لیے اسوہ ہے، وہ سارے جہاں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ انہوں نے پوری دنیا کو توحید و رسالت اور امن وسلامتی کا پیغام دیا۔ صحابہ کرام کی جماعت اسلام سے قبل جہالت و گمراہی کی زندگی بسر کر رہی تھی۔ آپؐ کی تربیت اور فیض سے وہ دنیا کی قابل رشک وقابل تقلید جماعت بن گئی۔ ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی ناظم دار العلوم فرنگی محل نے کیا۔ وہ آج اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام دار العلوم فرنگی محل میں ہونے والے "۱۲ روزہ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ و سیرت صحابہؓ و تحفظ شریعت" کے پہلے جلسے کو خطاب کر رہے تھے۔ مولانا نے کہا کہ رسولؐ کی تابع داری اور پیروی کرنے والے دنیا کے ہر خطے میں ہیں۔ آپؐ کی پیروی ہی میں اصل کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اکرمؐ کی حیات طیبہ کے جتنے بھی اعمال ہیں وہ سب کے سب رضائے الٰہی حاصل کرنے کے ذرائع ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اکرمؐ کے معاملے میں ہمیں بہت احتیاط کرنی چاہیے اگر ہمارے کسی بھی عمل وقول سے ایسی کوئی بات سرزد ہو جائے جس سے خدانخواستہ رسول اکرمؐ کی شان میں گستاخی ہو تو سمجھ لیجیے ہمارا سب کچھ تباہ ہو گیا۔ مولانا نے علم صحیح حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا اگر صحیح علم نہیں ہے تو گمراہی پھیلے گی۔ انہوں نے کہا کہ اطاعت الٰہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو حکم جیسا دیا ہے ویسا ہی اس کو کیا جائے۔ اپنی طرف سے اس میں کچھ بھی کمی زیادتی نہ کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اکرمؐ کے صحابہ کرامؓ نے سیرت رسولؐ کا ہر گوشہ ہم تک پہنچا دیا ہے۔ ہمیں اپنے اخروی اور دینی فائدے کے لیے اس کو اپنانا چاہیے۔ مولانا نے کہا کہ تمام صحابہ کرام "عشق رسولؐ" کے پیکر تھے۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے ہم کو سیرت النبیؐ، خلفائے راشدین، اہل بیت اطہارؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کے حالات مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے گھروں اپنی محفلوں میں سیرت پاکؐ اور صحابہ کرامؓ کے حالات پڑھنے اور سنانے کا مشورہ دیا تاکہ نئی نسل کی تربیت ہو سکے۔ جلسے کا آغاز قاری عبد المغیث استاد دار العلوم فرنگی محل کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظامت کے فرائض مولانا محمد ہارون نے انجام دیے۔ جلسے کا اختتام مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی دعا پر ہوا۔ اس موقع پر مولانا اظہر الدین، مفتی عتیق الرحمن، قاری قمر الدین، قاری تنویر عالم، مولانا شمیم احمد، مولانا عبد اللطیف اور طلبہ موجود تھے۔

رسول اکرم کی تعلیمات آج بھی فلاح انسانیت کی ضامن: مولانا خالد رشید

آل انڈیا سنی یوتھ فیڈریشن کے تحت صدیقی ہاؤس میں جلسہ استقبال آمد ماہ و لادت باسعات

لکھنؤ: 25 اگست (پی این ایس) اللہ تبارک تعالیٰ نے رسول اکرم صلعم کو تمام عالموں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ کے کسی بھی قول، کسی بھی عمل سے اس بات کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے۔ آج ساری دنیا آلودگی سے پریشان ہے۔ ختم الرسل نے ماحولیات کے تحفظ، پانی کے تحفظ، شجر کاری کے جو اقدامات بتائیں ہیں۔ اس پر عمل کر کے پوری انسانیت کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ کا فرمان ہے کہ عمر کے آخری حصہ میں بھی اگر موقع ملے تو درخت لگاؤ تاکہ اس کا فائدہ بعد میں آنے والوں کو ملے۔ یہ پیغام آج بھی اتنا ہی متقاضی ہے بلکہ آج اس کی اہمیت اور افادیت پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے۔ لہٰذا ہمیں فلاح انسانیت کے لیے اس پر عمل کر کے دکھانا ہے۔ یہ جشن آمد رسول صلعم کے استقبال کا ایک بہترین عملی نمونہ ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار قاضی شہر امام عیدگاہ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے صدیقی ہاؤس، روشن آباد کالونی میں جلسہ استقبال جشن ماہ آمد رسول صلعم میں کیا۔ اس سے قبل آل انڈیا سنی یوتھ فیڈریشن کے تحت ہوئے جلسہ کا آغاز معلم محمد یمان مصطفی نے قرآن کریم کی تلاوت سے کیا۔ جلسہ میں مولانا خالد رشید نے کہا کہ خدمت خلق کا وہ عظیم پہلو ہمارے پاس ہے جس کے توسط سے ہم پوری فضا کو خوشگوار بنا سکتے ہیں۔ ہمیں بلا تفریق تمام انسانوں کی بھلائی کے لیے کام کرنا ہے۔ یہ ہی رسول اللہ کی آمد کا مقصد ہے جس پر ہمیں عمل کر کے دکھانا ہے۔ مولانا نے کہا کہ رسول اکرم نے اللہ کے آفاقی پیغام پر عمل در آمد کا عملی نمونہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام کی ایک پوری جماعت کی تربیت فرمائی اور اللہ نے جماعت صحابہ کے اپنے پسندیدہ دین اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچنے کا ذریعہ بنایا۔ جلسہ کے صدر تحریک مدح صحابہ کے بزرگ مجاہد محمد احمد خاں ادیب نے صدارتی خطاب میں کہا کہ جب حضرت حسان بن ثابت نے رسول اللہ کی شان میں اشعار پیش کئے تو رسول اللہ نے اسے سماعت فرمایا اور اس موقع پر انہیں اعزاز سے نوازا نیز ان سے فرمائش کی کہ جس طرح میرے لیے اشعار کہے ہیں اسی طرح میرے دوست ابوبکر کے لیے بھی کہیں۔

فیس بک لائیو ہو کر شوہر نے کھایا زہر، پرائیویٹ اسپتال میں زیر علاج

علی گڑھ: 25 اگست (پی این ایس) علی گڑھ تحصیل کھیر کے تحت ٹپل بلاک کے جلال پور گاؤں کے رہنے والے سنجے سنگھ گھریلو تنازعہ کے سبب گومت چوراہا کے قریب بل کھورا گاؤں کے قریب اپنے سسرال آئے اور 25 اگست کی صبح 10 بجے دکان سے خریدا گیا زہر کھا لیا۔ کھانے کے دوران اس نے اپنی فیس بک آئی ڈی پر لائیو ویڈیو بھی بنائی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق سنجے سنگھ کے چار بچے ہیں، ان کی بیوی 6 اگست کو اسی گاؤں کے ایک نوجوان کے ساتھ گئی تھی۔ اطلاع کی بنیاد پر گھر والوں نے 20-21 اگست کو الہ آباد سے اس کی تلاش کی۔ سنجے کا الزام ہے کہ اس کے ساتھ گئے گھر والوں نے نوجوان کی پٹائی کی اور اسے وہاں سے بھگا دیا اور خاتون کو لے کر اس کے میکے چھوڑ گئے۔ اب وہی خاندان والے اور سسرال والے سنجے پر اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھنے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اسی وجہ سے سنجے نے 25 اگست کو زہر کھا لیا اور اپنے بھائی جیتیش کو فون کیا۔

رشید بارہ دری میں "عکسِ قرآن" کا اجراء کل

لکھنؤ: 25 اگست (پی این ایس) مشہور صحافی، ادیب و شاعر ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی کے تازہ ترین حمد، نعت و منقبت کے مجموعے "عکسِ قرآن" کا اجراء بدھ 27 اگست 2025 کو کیا جائے گا۔ یہ تقریب سہ پہر ڈھائی بجے رشید بارادری، اسلامک سینٹر آف انڈیا عیش باغ، لکھنؤ میں منعقد ہوگی۔ تقریب کی صدارت جسٹس عطا الرحمن مسعودی کریں گے جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظم مولانا سید بلال عبد الحئی حسنی ندوی شریک ہوں گے۔ صدر استقبالیہ کے فرائض اسلامک سینٹر آف انڈیا کے چیئرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی انجام دیں گے۔ اس موقع پر پروفیسر سید وسیم اختر (چانسلر انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ)، مولانا عتیق احمد بستوی، مولانا عبد العلی فاروقی، مولانا سید کفیل اشرف لکھنوی، مولانا خالد غازی پوری ندوی، مولانا سید عارف میاں نقشبندی، مولانا جہانگیر عالم قاسمی، فاروق جاذب لکھنوی، پروفیسر خان محمد عاطف، واصف فاروقی، مولانا عبد الباری فاروقی اور مولانا یاسر عبد الرحیم فاروقی اعزازی مہمانان کے طور پر شریک ہوں گے۔ تقریب کی نظامت مولانا ظفر الدین ندوی کریں گے۔ اس ادبی و دینی پروگرام کے کنوینر رضوان احمد فاروقی اور ڈاکٹر منصور حسن خان ہیں۔ "عکسِ قرآن" کے اجراء کی اس تقریب کو علمی و سماجی حلقوں میں ایک بڑی پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے اور مختلف طبقات کی نمائندہ شخصیات کی بھرپور شرکت متوقع ہے۔

رحمان کھیڑا کے قریب تیندوے کی دہشت، جنگلی حیات کے محکمہ نے لگائی چار ٹیمیں اور کیمرے

جنگلی حیات کے محکمہ نے گاؤں والوں کو کیا ہوشیار، پیر کو نہیں ملے کوئی نئے پگ کے نشان، علاقے چھوڑنے کی امکان

کاکوری، لکھنؤ: ** رحمان کھیڑا جنگل کے ارد گرد کے گاؤں میں ایک خطرناک جانور، جس کا امکان ہے کہ وہ تیندوا یا شیر ہو، کی موجودگی سے گاؤں والوں میں شدید دہشت پھیل گئی ہے۔ افواہوں کے باعث لوگ اپنے گھروں سے باہر نکلنے میں بھی خوف محسوس کر رہے ہیں۔ جنگلی حیات کے محکمہ نے اس صورت حال کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے علاقے میں سکیورٹی اور احتیاطی تدابیر بڑھا دی ہیں۔ اودن وائلڈ لائف ایریا کی رینجر سونم دکشت ** نے بتایا کہ خطرناک جانور کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لیے محکمہ نے چار ٹیمیں تشکیل دی ہیں، جو باری باری پورے علاقے کی نگرانی کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ، جانور کی نقل و حرکت کو ریکارڈ کرنے کے لیے چار سی سی ٹی وی کیمرے بھی لگائے گئے ہیں اور اسے پکڑنے کے لیے دو پنجرے بھی لگائے گئے ہیں۔ تاہم، پچھلے کچھ دنوں سے کوئی بھی تازہ پگ کے نشان یا جانور کے شکار کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ ہفتہ، اتوار اور پیر کو بھی اس نوعیت کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ محکمہ جنگلی حیات نے اس بات کا امکان ظاہر کیا ہے کہ جانور شاید اس علاقے سے جا چکا ہے، لیکن پھر بھی احتیاطی تدابیر کے طور پر مسلسل نگرانی جاری رکھی جا رہی ہے۔ جنگلی حیات کے محکمہ نے گاؤں والوں کو آگاہ کرنے کے لیے متعدد ملاقاتیں اور سیمینارز کا انعقاد کیا ہے۔ ڈوگولی، اُلرہ پور، رحمان کھیڑا اور میٹھے نگر سمیت متعدد گاؤں میں آگاہی مہم چلائی جا رہی ہے۔ ان ملاقاتوں میں گاؤں والوں کو خطرناک جانور سے بچاؤ کے طریقے بتائے جا رہے ہیں۔ مقامی گاؤں والے ** گجراج یادو ** نے اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بزرگ حضرات تو ہمت کر کے اپنا کام کر رہے ہیں، مگر بچوں اور مویشیوں کی حفاظت کے حوالے سے لوگ کافی پریشان ہیں۔ جنگلی حیات کے محکمہ نے گاؤں والوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے لیے چند احتیاطی تدابیر اپنائیں۔ ضروری نہ ہو تو گھر سے باہر نہ نکلیں اور اکیلے جنگل یا سنسان علاقوں میں نہ جائیں۔ رات کو گھر کے برآمدے یا چھپر کے نیچے نہ سوئیں اور ہمیشہ دروازے بند کر کے سوئیں۔

گریٹر نوئیڈا: خوفناک سڑک حادثے میں چار کی موت

گریٹر نوئیڈا: 25 اگست (یو این آئی) اتر پردیش کے گوتم بدھ نگر ضلع میں ایکوٹیک III تھانہ علاقہ کے گاؤں کلیسرا اے پشتا روڈ پر پیش آئے سڑک حادثے میں چار افراد کی موت ہو گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ ٹی وی ایس رائڈر بائیک پر سوار سمت، لوکش، ریحان اور مونو ٹھا کر کہیں جا رہے تھے کہ یہ حادثہ پیش آ گیا۔ چاروں موٹر سائیکل سواروں کی عمریں 16 سے 18 سال کے درمیان تھیں۔ اسی دوران سامنے سے آنے والی ویگن آر کار نمبر یو پی 16 سی آر 3293 کی موٹر سائیکل سے آمنے سامنے ٹکرا گئی۔ گاڑی سے ٹکرانے کے بعد موٹر سائیکل پر سوار چاروں لڑکے پشتہ کنارے 10 فٹ نیچے گر گئے اور بری طرح زخمی ہو گئے۔ تصادم اور چیخ و پکار کی آواز سن کر آس پاس کے لوگ موقع پر پہنچ گئے اور پولیس کو اطلاع دی جس کے بعد پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے زخمی نوجوانوں کو نزدیکی اسپتال میں داخل کرایا جہاں ڈاکٹروں نے علاج کے دوران چاروں لڑکوں کو مردہ قرار دے دیا۔ جیسے ہی متوفی نوجوانوں کے اہل خانہ کو اطلاع ملی، ان کے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ اہل خانہ جیسے ہی موقع پر پہنچے تو ہر طرف سے چیخ و پکار کی آوازیں سنائی دیں۔ پولیس نے چاروں لاشوں کا پنچنامہ بھر کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ پولیس نے کار کو قبضے میں لے کر کار ڈرائیور کو حراست میں لے لیا ہے۔ پولیس نے متاثرہ خاندان کی جانب سے شکایت موصول ہونے کے بعد مزید ضروری کارروائی شروع کر دی ہے۔